



# خلیل ہفتہ وار

جلد ۲، ۲۱ جنوری ۱۹۲۹ء عیسوی نمبر ۲۵۲

## زندگی کا طلسم

دنیا حادث ہے۔ دنیا واسطے بھی حادث۔ دنیا کی ہر شے فنا ہونے والی۔ یہی محدث اور یہی فنایت ہماری تلون آدائیوں اور جنت طرازیوں کا باعث ہے۔ اگر تری اور پائی کی یہ گہونے والی دنیا پنی کسی حالت اور کسی حیثیت میں لم نیرل یا نہ مٹ نہ والی ہوتی تو ناممکن تھا کہ اس مختلف پردوں پر فطرت کا صمد مختلف اور رنگ رنگ کے مناظر پیش کرتا۔ دفتر کائنات کو یہ درق سادہ نظر آتا اور سو کائنات خود میں مدگوندہ قہر بریں اس پر نہ لکھتا یہ سلسلہ دنیا کی ابتدا سے ہر انتہا تک رہیگا۔ اسی طرح اور اسی جدت اسی بے صبری اور ہی نیرنگی کو دنیا کی ترقی سے تو یہ کیا ہے۔ اولیں مہم انسان کا غار و غنہ کا کلمہ و ریائی کا لباس و اتار اور کپا لوں اور پتوں کے جامہ سادہ میں سکونت و دانش کا پہلا سبق پڑھا آج نہ صرف انسانی دنیا میں بلکہ ہر اس دنیا میں جو انسان سے متعلق ہے ایک بحر التعلیل فرق نظر آتا ہے۔ علم و حکمت کے ایسے ایسے خزانے انسان نے مسلم کر لئے جن کا ختم جو نا غیر معلوم۔ نذرین و معاشرت کی وہ بلندیاں حاصل کر لیں جنکی رتی مفقودہ فطرت کے رازوں کو کھول کر دکھایا اور جو بکی دولت پر قبضہ کر لیا۔ ہم فطرت اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ انسان کہاں سے کہاں پہنچ رہا ہے۔ آپ محسوس کرتے ہوئے کہ یہ ضیعت انبیان خطا و گنہگار کا پندہ عقل اور اندک کی میدان میں کوس بس ملک بجا رہا ہے مغرب اور مشرق کی

مذہب کے کوس بندہ کی دنیا کی سائنس خواب و خیال ہو گئی ہے۔  
جلد عام و ہر تاب ہے یہ...  
علم و حکمت کا آفتاب ہے یہ

ہم آج اپنے ملک اور وطن کے انسانوں سے دریافت کرتے ہیں کہ انسان کی اس ترقی بے محایا اور اس بلند ترقی نظر میں آپ کا کتنا حصہ ہے۔ وہ شکی جو آج دیش کے پریم سے ہر دے میں آگ کی پٹ پیدا کر دیتی ہے اور جو انسان کی نگارنگی کا ایک فرد پیدا ہونے والا جذبہ ہے تمہارے اندر لگتی ہے۔ ان آنکھوں نے پرتوی کے چاروں طرف سب کو ان بدھی کے نظارے دیکھے ہیں اور یہ پورے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ انسانی فطرت و عوہب اور انسانی ترقی کا راز یہی ہے کہ ترقی اور وطن کا پریم مہا ہے طلسم زندگی کا سب سے بڑا راز یہی ہے کہ انسان کے اندر راز و کجی اور رازوں کی تپ پیدا ہو جب یہ جنوں یہ تروپ اور یہ تپ پیدا ہو جاتی ہے تو کوئی کام شکل نہیں رہتا۔ کوئی منزل دور نہیں رہتی۔ کوئی راہ دشوار نہیں ہوتی۔

و حسب آسایوں کی جان سے

غیر فانی مستقل ارمان ہے...

ایسی آرزو اور ارمان پیدا کر لیا اور اصفیہ جو محبت ہے۔ انفرادی حیثیت میں یہ محبت کسی صورت کے ساتھ جو اخلاق و عادات کو راز و اعمال پر اثر کرتی ہے لیکن اجتماعی حیثیت میں اس محبت کا متغیر اور سدا رہ سب سے بہتر وطن اور ملت ہے جس وقت کسی جماعت یا ملت کے اندر محبت بوقت کسی جاتی کے اندر جس وقت کسی قوم کو اندیش کا پریم اور دیش کی محبت پھر کٹھنٹی ہے تو وہ طلسم زندگی کے بہت سے رازوں کو حل کر جاتی ہے اور انسان صحیح طور پر فطرت کا راز دار بن جاتا ہے۔

اب اگر ہم ایک باور ہندوستان اپنے عزیز وطن ہندو لیٹریٹ کا کچھ اوشاکر دیکھتے ہیں تو اس کی مختلف ہندو اند پریم کی آگنی کے شعلے ہر وقت بوبے نظر نہیں آتے اس کی رنگا رنگ کی جماعتیں ایک دوسرے سے۔ ہر پیکار میں۔ اس کے ان غرضوں میں اس قدر متباہ ہیں کہ وہ ایک ملت کیلئے بھی یہ نہیں سوچ سکتے کہ وطن اور قوم کی ضروریات کیا ہیں۔ اور اس نسبت کے حصول کے لئے کیا عمل کرنا چاہئے۔ اگرچہ بیشتر کی دین سے اب یہ فطرت کم ہو رہی ہے اور سنسار کی قوت دہاتیوں کے اعمال ہندیوں کے سامنے ہی ایک زبردست مقصد لاؤ لگاؤ گردہ و گردہ جب وطن کے نقشے میں چور نظر رہے ہیں اور وطن کو خدمت کا جذبہ فامی قوت کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے لیکن ابھی وہ منزل نہیں آئی جہاں انسان کی حدت طرائیوں اور تلون۔ انیاں اپنی مراد کو پہنچ جاتی ہیں۔ ہم آج اس طلسم زندگی کو جو ہندوستان کے اندر ہی ملک و دھرمی وجود بنا ہوا ہے محض ان وہ فطرت میں لور ویرنا چاہتے ہیں۔ یعنی حب وطن، دیش سے پریم، اور ہندو دھرم کی خدمت۔

اپنے فطرتی کے حضور میں موجودہ تمام بلاؤں اور آفتوں کا علاج جو طلسم زندگی کے نہ بچنے سے پیدا ہو رہی ہیں پنی پسیشن کر سکتے ہیں کہ، حب وطن، کے مقصد عظیم کو پیش نظر رکھا جائے اور دنیا کی ترقی کی لڑ میں یوں شکتی ہو کہ کیسا تھ شریک ہو جائے۔ جس وقت ہمارے اندر یہ جذبہ صداقت اچھو و قیامت کے ساتھ پیدا ہو گیا تو پھر ہمارے لئے ترقی اور تہذیب کی وہ تمام مایں کھلی ہوتی ہیں جن پر گامزن ہو کر اقوام ارضی نے موجودہ اتیار اور قدرت حاصل کی ہے۔ اور اس عالم میں ایک خاص جگہ اعلیٰ قوموں میں حاصل کی ہے۔

مختصر تاریخ

تھوڑے دنوں کی یاد بہت چہین دیا کرتی ہے۔ خصوصاً اس وقت کہ فطرت کے عکاسی کے لیے اس کی طبیعت میں جو حالات سے جھٹکتی ہو۔ اس وقت کی اندیشہ کی اور حالات اور حوادث جو اس کے سامنے ہوتے ہیں جیسے نہیں دیتی۔ اب مرثیہ پڑھتے ہیں یا کسی شے پر سوچتے ہیں۔ جو ہر طرح کی کین کا سبب اور صورت میں خوش نہا تاجت ہوں۔

اگر امانی تکلیف اور تنگی میں نہ آدے تو یہ خوشی ہے کہ وہ گذر گیا اب لوٹ کر نہیں آئے گا۔ اگر بعد رفتہ مسرت اور فراغت کے ساتھ پھر وہاں تو اس کی یاد ہر طرح مسرت اور اس کا نقش و ملاوینہ ہم چو نکھن اتفاق سے ذرا خوش دل واقع ہوئے ہیں اور ہمیشہ دل کی کوٹھری میں آئینہ دھنوں سے بھری دیکھتے ہیں اس نے ماضی کی مسرتوں اور تکلیفوں سے بیک پیچہ اندھ اچھا بہت پاتے ہیں۔ موجودہ پر فانی اور مستقبل کے لیے تیار اور آمادہ رہتے ہیں۔

کیوں دوستو یہ غلط اُصول نہیں ہے، ہر سونے کا قاعدہ ایسی ہے کہ ہر وقت بیدار رہے ہر سانسہ کو بیدار مینکے ہر چیز کو اکھیں کھل کر دیکھے اور خواب میں ہونے کی گھل رکھے، احساسات کو نہ سونے دے۔ یہ ہے سونے کا قاعدہ، یعنی گو لٹن دول ہم نہ ایسے کا سناں اُپہد ڈھیلے ہوں اس، سو سیکے قاعدے، اسے مطابق ہفتہ روزہ حوادث پر گہری نظر دانی یہ تیرہ تیسہ تانتے طر آب جس کے چند سین ہیں۔

و سہرے آخری ہفتہ میں ہمارے قوس حیرت یا تسلی خبریہ ہندوستان کے سابق دارسلطنت۔ کالی دیوی کی پڑی راہنہ ملی اور بگالی بالو کی نئی کالہ ہر سانسہ کی کھانہ فریب میں معروف تماشہ رہی۔ بڑے کر سیں قاعدہ کی رنگ رطوبت دیکھتے ہیں ہندوستان کہ اس سبب سے شکر کو عروس نوکیر طرح بجا رکھا تھا اس پر خود اپنے کی رائی کے اوپر

سوئے پر سہاگہ کا کام کیا۔ ایک دو نہیں جیسوں سہا میں نہ کافر حسین انہا اپنے مستدیراٹے یہاں ڈیرے گا دی گئی ہیں۔ ہالڈ سے پارک سے چلو۔ البرٹ بال ہوتے ہوئے پورٹی کو نکل ماؤد ہاں سے پارک سرکس کا کٹھ لوتو تم کو بہت سے ہوش کرنے دے دیش بہکت نظر آئیگے جو بیا نہت بیا نہتکا جانوروں کی طرح مختلف جلیاں بول رہے ہوں گے۔

سب سے پہلے ایک سہا تہی جس کا نام کونیشس یہ کہ میں آتا سہا۔ یا موغر ہندی یا اتحاد کافر نہیں بہت سی اُٹھاکے میٹھا کے بعد نندہ۔ دلی۔ ہنس۔ لکھنؤ۔ وغیرہ ہوتی تھی کلکتہ میں لائے لائے سانسوں کے ساتھ جی ٹھرا ہی تھی۔ اور اس کے اندر وہ فساد کی پڑا سوزن آنا سنس میں تھی جسکو ہندو پورٹ، کھتے ہیں۔ یعنی وطن کی ہونے والی اولا کیلئے اندھوں کے بخوی نے ایک زائچہ یا جرمیز لیا کیا تھا اور تقدیم پائینہ کے اور قی پر نوروز کی آمد کا فردہ سنایا تھا۔

آئی ہے آئی کے ایک شہر ڈاکٹر صاحب قمار احمد صاحب صاحب اس کے مدد سے پہلی خوب آدمی تھے کھلی ۱۱۔ بھرے ہوئے جم۔ ڈٹے ہوئے چہرے۔ اور ذرا کھٹی ہوئی بہت کے انسان ہیں۔ سب سے ذہن کی مشن کے بعد ۱۹۱۲ء کے یہ سہاست کی بساط پر آئے۔ اور آج رفتہ رفتہ زیاد سے کم فریب س گئے تھے۔ ہشیاری اسے کھتے ہیں ان ڈاکٹر صاحب نے سہا تہی ہوتے ہوئے ایک سدر داکھان بھی دیا اور باجوہ اس کے کڈ آدی کامل یا سدر سو مختصر کے قائل تھے ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات قبول کیا اور اپنی جمنو سے آشنائی کہ وہ پینڈت موٹی لال ہنرو جی کے بنائے ہوئے دندو کو قبول کر لیں۔

یہ کونیشس کھنے کو تو بہت پہاڑی تھا در کھنے کو کھتے ہیں کہ

اس میں بڑے بڑے سورا اور ہر گھ کے دیر جیسے تھے ہندوستان کے ہر مذہب اور ملت کے لوگ جن چہ کہ یہاں لائے گئے تھے گویا نوکری ایک بھرتی تھی ہندوستان کی آئینہ نست کا فیصلہ کرتی تھی۔ ہم نے تو عرف ایک بات دیکھی کہ ہر ہندو بہاویوں کے اور کوئی اس بڑی سہا میں برا جہان نہ خانہ جیسا ہی۔ نہ پارسی۔ نہ ہند۔ نہ مسلمان نامہ حارے کہ البتہ اکا دو کو فریب دیکھیں نظر آتے تھے۔

تھوڑے دنوں کی یاد بہت چہین دیا کرتی ہے۔ خصوصاً اس وقت کہ فطرت کے عکاسی کے لیے اس کی طبیعت میں جو حالات سے جھٹکتی ہو۔ اس وقت کی اندیشہ کی اور حالات اور حوادث جو اس کے سامنے ہوتے ہیں جیسے نہیں دیتی۔ اب مرثیہ پڑھتے ہیں یا کسی شے پر سوچتے ہیں۔ جو ہر طرح کی کین کا سبب اور صورت میں خوش نہا تاجت ہوں۔

ایک ہی دوسری سڑی سہا یعنی کانگریس سہا تہی جی دی لال اٹھنے والے جواہر سارنگھو پر فروش ہر جی تھے۔ جنہوں نے پیش کے لئے حکومت بنائی تھی۔ چار روز تک خوب طوفان رہا اور امیدوں کے سمندر میں جواہر سہا ناہا کیا۔ آزادی کامل ایک طرف دھرو آبادیات ایک طرف۔ حقوق۔ جماعتی ایک طرف۔ اکثریت کی خاطر داری ایک طرف۔ ہندوؤں کی بڑھتی ہوئی زمینیں، ایک طرف مسلمانوں کے مطالبات، ایک طرف سکھوں کی ناراضی۔ ایک طرف۔

پہلے دارمطلب کی مجلس میں ایک طرف اپنی سبقت کی کاسبک کہیں کہیں  
کچھ کو مرکز میں ایک طرف سب سے اوپر اور جو اس کا ایک ایک ایک کر  
اوپر ہو چکا تھا ایک طرف - ایک طرف مہمان کا مذہبی کا اپنی  
سبقت کی کو ہاتھ پکڑ کر اوپر کو چڑھانا - دوسری طرف موتی  
لال جی کا جو ہر سوسا بن کی ٹانگ پکڑ کر نیچے کیچنا - تیسری  
طرف قرار داد کی ہر راہ پر رفتی طرف مزدور دن کا لینا -  
غرض کانگریس کی اتنی چھا خاصہ ایک بانڈی میں میں طرح  
طرح کی سیاسی محسوس موجود تھی - لیکن جب گراں قیمت اور  
قریبیوں کے بھی سے باہر -

————— ❦ —————

سب سے بڑی مجلس یہاں آپس کا اختلاف تھی جس کے خلاف نہیں  
تقریباً ہر لیڈر اسے کوستانہ دیا چاہتا تھا لیکن ہمارے پر  
انہماک والے لیڈر مہمان کا مذہبی جی نے ایک اڑنگے میں سب کو  
چت کر دیا اور ۱۹۲۰ء کا تجربہ عدم تعاون اور غلامانہ مذہبی  
قانون کی دھمکی دیتے ہوئے معبر نوادیات کے ٹکیرے لڑنے  
دھمکی جو اب ہو گئے مہمان کا مذہبی جی ہیں - پچھ آدمی -  
یقین تو ہے کجا گئے ہی ڈوئی میں لینے یا پھر تہیہ نگہ کا  
ذرا مزہ دے بیگا - لو کانگریس بھی ختم -

————— ❦ —————

مسلم لیگ اسے سبحان اللہ - بلکہ نہیں کے حرم عشرت کی  
ایک صورت آئی اور ۱۳۵۵ء کا قادیان قادیان قادیان کے چہرے  
میں چپہ اٹھی سید ہی باتیں سنا گئی - سبھی کے ایک -  
مفتی بابر دینہ عداوت متقبل کا مصلحت پچھتے مسلم لیگ  
مسلمانوں کا نمائندہ گروہ اور سب سے بڑا - سب سے زیادہ  
انتہا زدہ بناتے ہی - ہے - لیکن بھلا ہو یہ ان نانی کی  
فوش مذاقی کا کہ کوئی بھی کسی کی بات نہ سجا ایک علم طلبا  
لیکھ ، مان ، مان میں تیر امان ، نیکو شری سبھا اپنی موٹر  
ہندی میں جا دھکے - بھلا ہاں کون سننا - بھلا ان کی  
کریا سے ہاتی کے بڑے بڑے سود پر ہاں موجود تھے

لگے ہاتھوں چلے گئے کے دارمطلب کی مجلس میں - یہی کے  
مفتی صاحب کی ایسی تواضع کی کہ بھر باقاعدہ واپسی کے  
کچھ اور نہ بنا روتے سورتے گھڑائے ایک نامعلوم  
دست سے لئے مسلم لیگ ختم کر دی -

————— ❦ —————

بابیڈے پارک اور البرٹ ہال میں تھوڑا فاصلہ تھا لیکن  
مقام اور نتائج میں جواڑ - تین مسلم لیگ نے کوئی درجہ  
حکومت پسند نہ کیا لیکن خلافت کا جھنڈا مانس پر چڑھ گیا  
یہی عمل آزادی فطوح سے کم نہ منظور - راجپور کے مشہور  
محل والے محمد علی صاحب جواب ملت کی خدمت کی وجہ سے

مولانا محمد علی صاحب کے واقعی خطاب سے - کو جاچ  
اپنے خطبہ عداوت کے لئے بیکہ مقبول ہوئے تین دن کی  
نشستوں میں خلافت کانفرنس نے بھی قرار دادوں کے  
ڈھیر لگائے اگرچہ ہندو مسلم سوال کی ٹیڑھ لگنے نے جبر  
رسانا بھنسیو کو بہت کچھ موقع دیا کہ وہ پنجاب کے چپ -  
عہدہ اور انتقام پسند حضرات کی تو تو میں میں کی اشاعت  
کریں اور پچھ کو یہ ہے کہ پنجابی بہانیوں نے وہ خلافت میں  
شراب سے کوئی کسر بھی اٹھانہ رکھی خوب خوب کچھ اچھالی  
اور تہذیب و مناسکت کی بولی کہیں - یہاں تک کہ خفا ہو کر  
اٹھ آئے اور ایک اعلان کے ذریعہ ہندوستان کے مسلمانوں  
غزت افزائی فرمادی کہ ہم خوش میں مسلمانوں کی طرف سے  
شریک ہو رہے ہیں - مگر کسی نے نہ سنی - اور خلافت  
کانفرنس نے بھی کوئی نالی ردی اور آگے برادری سے خارج  
کر دیا - کنونشن سے نکلے گئے - کانگریس بس داخل نہیں -  
خلافت سے رشتہ ٹوٹا - بہت سیسے نمٹ گئے - اسی کو  
کھتے ہیں

————— ❦ —————

۱۰ - مذہبی ملا نہ دھال نہ نہ اوہرے جو وہ اوہرے  
خلافت کانفرنس کے نہ ہی پنڈا لپٹے پہلو انوں کا جھوم بھوم

سیاسی اکھاڑ ختم ہو چکا تھا کہانی انکوائس نے گروہ  
کہانی اور اچھی جوتے ہے ہم بھی ننگے ننگے خالی خالی  
آدھے آدھے اور سرخاٹھائی کی صدارت کے جلوے جاتے جاتے  
برائے ایک ٹیٹ کی پنڈال میں ملا فطریا ہے - باتیں یہاں  
یہی پٹے کی ہیں سر افغانان کی فراخ دل نے گائے کی قرانی  
غیر فردی قرار دیدی - معلوم نہیں مسلم کانفرنس کو اس سال  
کیا رہا تھا - ہر حال جو کچھ تمکنت تک شائع آچو بڑا  
ماشتاقانہ و مشتاقانہ کا ڈیر خلاصی ہندوستان کے نظریہ  
ہم نے تو محمد علی اور فتح علی کا ایک عجیب پیوند دیکھا گو  
کھاڑے اور ملے کا بعضہ تعلق منسلک ہو جائی قوم کی  
سبزی کی علامت بنے گئے تو کہیں سے - یہی ہمت اچھا ہو کہ  
کانفرنس دہلی آزادی اور نوادیات سے یہ محسوس  
نہ ہوئی بلکہ دو ایک گہری کہی باتیں طے کریں اور رخصت -

————— ❦ —————

اگر سکون کا نام موت اور جود کا نام فنا ہے تو ہماری سبب  
پوری ہو گئیں - ہندوستان کا یہ اختلاف کچھ ہی کیوں نہ ہو  
قوائے معقول میں حرکت پیدا کر رہا ہے اور حرکت علامت  
بیداری کی بیداری زندگی کو کہتے ہیں - اگر زندگی غریب تو  
ہمارا اگلے سال کا سفتہ زار انتہا خوشیوں اور سرتو کا  
جین زار ہو گا - اور جو وہ جنگ مقاصد و غراض کے  
گرم دوسرے دفاہر مقاصد ہو کر دھل جوں گے اور ایک  
مقتدر چیز ہمارے سامنے آئے گی - انتہا باقی مقصد زندگی -  
اسی اشارہ میں خزانہ کی باتیں آئیں گے جدید بادشاہ خانہ ی سے  
ملک بریتویہ اسٹیٹ و شہر اندازے اور ہوتے ہیں پر ہنات ہو گا  
بنات بھی العطف اشارہ کا بل - درجہ آباد کی صورت ہی بدل چکا  
امان اشارہ جیسا شریل پریشان ہو گا - وہ تو خیریت ہو گی دسب شریل  
مان میں اصابت انفاذ میں اس پر - چھ ہے تھب اور تختہ لڑی  
تھا مذہبی ننگ کی نہ - کی کا ایک راز ہے -

————— ❦ —————



## افغانستان میں انقلاب عظیم

افغانستان میں انقلاب کی خبر کے بعد متحوش اور پریشان کن تھیں۔ لیکن اس کا نتیجہ اس سے زیادہ قابل افسوس اور بے رحم برآمد ہوا۔ انکار ہمارے افغانی بہانوں کے نصب اور قدامت پسندی نے امان اللہ خاں جیسے بیدار مقرر سادہ مزاج اور عصب وطن کو ہاتھ سے کھو دیا۔ غازی امان اللہ نے مہاراجہ کی دوست برداری دیکھی اور ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۹ء تک جس مختصر اور بیحدی کے ساتھ امان اللہ خاں نے اپنی ملت کو باہم ترقی پر چھوڑنے کی مدد و جہد کی تھی وہ غالباً تاریخ میں نمایاں رہیگی۔ اگر اس جدید کام میں غازی موصوف مستعد محنت نہ فرماتے اور غیر ضروری امور کے لئے ملت کو مجبور کرتے تو بہت ممکن تھا کہ یہ نتیجہ پیدا ہوتا لیکن اس کے ساتھ دنیا اس قدرانی اور تیار کو نہیں ہوں سکتی جو امان اللہ خاں نے اس موقع پر دکھایا ہے انہوں نے سب سے زیادہ تھاکو میر نظام ملت کو منظور نہیں اور وہ اس راستہ پر چلے گئے اور انہوں نے اپنی سب سے بڑی باتیں کر دیں اور انہوں نے اپنی ملت کے سب سے بڑے طاقتور بادشاہ جسے سب سے بڑا بہتر خیال کیا کہ تخت و تاج سے دست برداری دیدی جائے چنانچہ وہ الگ ہو گئے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ غم باقی ہے کہ وہ اپنی ملت کے سب سے بڑے پروگرام کو رکھتے رہیں گے جبکہ وہ وطن کے استقلال کے لئے طرہی خیال کرتے ہیں ہم جدید شہریار افغانستان پر غیبت غایت اللہ خاں کا غیر مقدم کرتے ہوئے ملت افغانستان کو تیار بنا جاتے ہیں کہ یہ ترقی اور اصلاحات کے ملک کی ترقی نہیں ہو سکتی البتہ وہ مزہبیت مزہ قابل ترک ہے جو حد تک اندہ بے حیائی کا نہ ہو سکتا ہے۔

امید ہے کہ جدید دور کامیابی کے ساتھ ملت کی ترقی میں مصروف رہیگا۔ غازی امان اللہ خاں کیلئے اب بھی ہمارے قلوب میں جگہ موجود ہے اور ہم خیال کرتے ہیں کہ وہ پچھلے

زیادہ اپنی اصلاحات کے قبول نہ کرنے کی مدد دیکھیں گے۔ اللہ کا شکر ہے کہ افغانستان کشت و خون سے بچ گیا۔ یہ بھی امان اللہ کی ملت پر مددی اور صوب وطن تھی کہ وہ بغیر کسی حرج و اعتدال پرستی کی تمنا کے ایسے جلیل القدر منصب سے بے نیاز نہ الگ ہو گیا۔ یہ دوسری شہادت ہے امان اللہ کے عشق و محبت کی جو وطن کے ساتھ اس ملت کی سپاہی کو ہے۔ یہ انقلاب فرد قابل افسوس ہے لیکن دنیا میں یہ کوئی نئی بات نہیں۔

بیک گرد شش چہر خیلو نری  
نہ نامہ بجایا ماند نہ نامہ سی۔

## بھٹی میں قزو کی بحر متی

آہ یہ عقد روح فرسا اور بکرا خاں واقعہ ہے۔ ہمارے دنیا میں دنیا کی کوئی بھی فیرت مندر قوم اس بے قوتی کو گواہ نہیں کر سکتی جہاں تک انسانیت کا تعلق ہے۔ اس عالم کا پائیدار کار کوئی شخص خوش کی اس عبرت انگیز اور سبق آموز بے حرجی پر فوج کے وہ آنسو بہا بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور کم از کم قوم کے لئے تو یہ ایک جاں کمل واقعہ ہے۔

واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ دماغی بوہروں کی دوزخیوں میں سے ایک بنایت کمزور اور کم تعداد فرق ہے اور دوسری اس کے مقابل میں ہر طرح طاقت ور ہے۔ بڑے برستان کے مارے میں ان ہر دوزخی میں زبردست مقدمہ چل رہا ہے جس میں چھوٹی فرق کو مدد مل رہی ہے یہ حکم دیا کہ وہ سابقہ دروازے سے اپنی میت نہ لے جایا کرے بلکہ جس حصہ کی وہ دوزخی بنتی ہے تا فیصلہ مقدمہ اس طرف میں لے جانے کیلئے وہ ایک نیا دروازہ بنالے چھانکے مقدمہ اپنی ذیور تھا اور دوسری طرف دوسرا دروازہ کھولے اس چھوٹی فرق کے قدم میں زبردست کمزور سی پیدا ہوئی تھی

بہار صفا افسانہ نے مدوانہ کو کھلا اور کسی نہ کسی طرح مدوانہ کو بولنے کی ممانعت کیلئے سیدھی لائی ایک حکم صادر کیا۔ اب جب یہ صحت واقع ہوئی تو اس کی بہت شکر ا یہ لوگ قبرستان پہنچے یہ سیدھی دیو کا حکم دیکھا یا مگر جو کچھ سمیت کو مدوانہ میں سے گذر نے دیکھنے سے مذکورہ ناواقفہ پر قوی فرق کے خلاف اثر پڑتا تھا لہذا انہوں نے اس سمیت کو دروازے کو داخل نہ ہونے دیا۔

اب یہ لوگ اس سمیت کو جسے قبرستان سے نکالے اور چرنی روڈ کے چوٹے قبرستان کی طرف پوشیدہ طور پر لے گئے چنانچہ قبرستان ہی قوی فرق کا تھا لہذا پہرہ دار نے انکا روکا انہوں نے پہرہ دار کو ہاتھ پاؤں اور منہ ہاتھ کھڑکے طرف ڈال دیا اور قبرستان میں داخل ہو کر قبر کو دے میں مہرٹ ہو گئے اس وقت میں پہرہ دار کی طرح کھل گیا اور اس نے جاکر اسکی اطلاع قوی قوتی کو دی چنانچہ اس طرف سے صحت سے لوگ قبرستان کی طرف دوڑے جب سمیت والوں نے ان لوگوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو ادھر کھدی قبر اور سمیت کو چوڑ کر فرار ہو گئے چنانچہ اس فرق کے آدمیوں نے اس سمیت کو اٹھا کر صاحب میت کے مکان کے آگے لاکر رکھ دیا اور اپنے اپنے گھر کا راستہ لیا ہم مذکورہ بالا واقعات کے بارے میں اس وقت کچھ کہنا نہیں چاہتے جب تک کہ ہماری تحقیقات مکمل نہ ہو جائے البتہ اس دھواں واقعہ سے عقد روح فرسا حد تک ہو چکا ہے ہم اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ناظر خلیل سے وعدہ کرتے ہیں کہ اٹا اللہ آئندہ ہفتہ ہم اسکی تفصیل پیش کر دیں گی۔

## مہربانی خیر ماکر

قیمت خیر و بدیہی آؤ اور اس سال فرمائے اور خط و کتابت میں چٹ خیر کا حوالہ ضرور دیجئے

## نبیاز منہ مہر



# اطالیہ کے آتش فشان پہاڑ

اصداق کے شعلوں میں انسانی زندگی کی کارنامے  
(از اڈیسٹر)



محبت اور شہریت کے بندوں نے جنوبی یورپ کو تاریخی ملک اطالیہ کے جولا کیوں کی گرم راکھ پکھلے ہوئے پتھروں اور برستے ہوئے انگاروں میں صحن کے ہنگاموں کا تماشا دیکھ لیا وہ آگ آگے دے دے جن کی دیکھا ایک حرکت دیرانی و تاباچی کے ہونا کہ نتائج کا پیش فیہ ہوتی ہو صد ہا است انوار کے امیں ہیں جو تہہ ہزار برس سے اس سرزمین پر لکھی جا رہی ہیں۔

اطالیہ جو اس قدر قدیمہ کے لحاظ سے غارتھا کہ اس کا نام ہے جو کبھی پہاڑوں کی آتش فشانوں سے زیادہ خود جولا کیوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں کے کہہ نہ آتش فشان ہیں۔ مثلا۔ ویمونیس اور استرنیولی بہت نامی ہیں آج کل یہ پہاڑ اپنی گراگرمی کی وجہ سے بہت مشہور ہو رہے ہیں ان کے علاوہ تقریباً ایک صد جن چوٹے بڑے پھاڑ اد میں چوٹی زندگی کی نمایاں علامتیں پیش کر رہے ہیں۔ اصداق کی تاریخ کی ابتداء سے آج تک متعدد بار اس آتش باز زندگی کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ اطالیہ کی اس آگ برساتیوں کی طبی کیفیت نے اور ملکوں کے مقابلے میں یورپ کے اندر خصوصیت کے ساتھ دلچسپی پیدا کر دی ہے اور کرتی رہتی اس سلسلے میں ایک عظیم ذخیرہ ادب و حکایات کا طیارہ ہوا۔ مسٹر پیج۔ جیمہ جانسن ہیڈس نے ۱۹۱۵ء میں ایک کتاب مسمومہ، جنوبی اطالیہ کے آتش فشان پہاڑوں کے منفیائیں تاریخ کی نکتہ، لکھی ہے۔ اس کے اندر جو مختلف مظاہرات کے عنوان قائم ہوئے ہیں اور جو کتبہ ہمیں لگی ہیں ان کے نمونوں کی فہرست ہی سے ایک عمومی

کتاب کے ۴۰ صفحے پر ہو جاتے ہیں۔ ان جولا کیوں کے پچھنے کی پہلی مثال مسیح علیہ السلام کی پیدائش ۵۰۰ھ اور پہلی آگانی آتش فشانی میں ملتی ہے۔ آج یہ شہر کے دوبر میں آخری مثال سامنے آتی جو اس پہاڑ کے شرقی ڈال کیطرف نمایاں ہوتی تھی نومبر ۱۹۲۸ء میں لاوا اپنی پگھلا پتھروں اور فلزات کا دیوار تھی شعلہ آینوں میں زیادہ شدت نہ تھی۔ مثلاً و صفت۔ زمانہ قدیم سے 'مچ' بہت مشہور و معروف ہے۔ اس قدر قدیم میں اس کو لکھا تقدس حاصل تھا۔ رمی اور اس کے خانوں سے ہر پڑا ہے۔ پڑاٹی ناچوں میں ان کا ذکر کیا گیا آخر کیا تھا آتا ہے مگر تجرے کر ہر (دیکھا) مشہور رہتی شاعر نے اس کی نسبت کچھ تحریر نہیں کیا ہے اگرچہ سسلی کے بعض سواحل اور ملحقہ واقعات کا ظاہر اس سے پیش کیا ہو ملکہ ہے کہ یہ پہاڑ ہوم کے سامنے سے پہلے عمر تک خاموش رہا جو اس زمانے میں اس نے کوئی آثار زندگی نمایاں نہ کیا ہو۔

تلمیحات قدیمہ اور آتش فشان پہاڑ  
رومہ قدیم کے دو مشہور سوخ پتھر اور سفلس ٹافن (طوفان) نامی عفریت کا زمانہ بیان کرتی ہیں اس کو رب لیسس نے فنیس نے ان کا کے اندر زندہ وطن کر دیا تھا۔ مشہور سوخ تہو موڈ اندر بعض آتش فشان ہر بیان بین طور پر دیتا ہے۔ غالب مشہور شاعر وکیل کی کتاب

کتاب کے ۴۰ صفحے پر ہو جاتے ہیں۔ ان جولا کیوں کے پچھنے کی پہلی مثال مسیح علیہ السلام کی پیدائش ۵۰۰ھ اور پہلی آگانی آتش فشانی میں ملتی ہے۔ آج یہ شہر کے دوبر میں آخری مثال سامنے آتی جو اس پہاڑ کے شرقی ڈال کیطرف نمایاں ہوتی تھی نومبر ۱۹۲۸ء میں لاوا اپنی پگھلا پتھروں اور فلزات کا دیوار تھی شعلہ آینوں میں زیادہ شدت نہ تھی۔ مثلاً و صفت۔ زمانہ قدیم سے 'مچ' بہت مشہور و معروف ہے۔ اس قدر قدیم میں اس کو لکھا تقدس حاصل تھا۔ رمی اور اس کے خانوں سے ہر پڑا ہے۔ پڑاٹی ناچوں میں ان کا ذکر کیا گیا آخر کیا تھا آتا ہے مگر تجرے کر ہر (دیکھا) مشہور رہتی شاعر نے اس کی نسبت کچھ تحریر نہیں کیا ہے اگرچہ سسلی کے بعض سواحل اور ملحقہ واقعات کا ظاہر اس سے پیش کیا ہو ملکہ ہے کہ یہ پہاڑ ہوم کے سامنے سے پہلے عمر تک خاموش رہا جو اس زمانے میں اس نے کوئی آثار زندگی نمایاں نہ کیا ہو۔

ایٹلی سے ہر شخص واقف ہے۔ اس کے اندر جو کچھ ان آتش فشان پہاڑوں کے پچھنے کا حال درج ہے۔ اسی طرح مشہور حکیم سترابون نے اس کی جزائی حقیقت کا ذکر کیا ہے اور تھیرسیس اس کی بہت تیکلی اولیت کے متعلق واقعات تحریر کئے ہیں سینرو کے زمانے کے ایک صوبیدار سسلی نے بھی اس کا کچھ حال لکھا ہے۔

گذشتہ سال میں اٹلیا پھٹا تھا۔ اس حادثے نے صرف جنوں ہی ہمایوں بلکہ ایک اور تاریخ بھی بنادی یہ اٹلیا تھی یہی اسی طرح کا تھا جو ان کے ساتھ ہیڈنہ دبر۔ یہ رہا ہے انسانی حرکت طبعی وسوس کی طرح پیدہ جاتیو کا دھماکے پیا کرنے والی اور بعد آفریں تھیں ہوتی بلکہ بعض لاوا کی ایک خاموش بجھے والی دہا پیدائش ہے۔

یہ در بعض اوقات اسی اندیرانے والے سے زیادہ بڑی ہوتی تھی کبھی اس کے پہلو میں اور سورخ بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور لاوا کو راستہ ملتا ہے۔ اٹلیا کے لاوا کے اجڑائے تھیں اس قسم کے ہیں کہ ان میں پھٹے اور گرجنے والا مادہ نہیں ہوتا جو اس کے طہ بعض ہیڈنہ کی سپاہ اور کشت فشان ہوتی ہے جو آگ کی دھوا بناتی ہے۔ یہ جب سیال صورت اختیار کرتی ہے تو بہت ہی کم گاڑی ہوتی ہے اور بہا بہ طہی سے نکل جاتا ہے دوسرے آتش فشان پہاڑوں کا لاوا تیز رفتاری سے بہتا ہے جو سیال صورت میں بہت گاڑی ہوتی ہے اور بہا بہ کو اس قدر دیر تک دھکیں کہ برفزات کو پہاڑ سے جوئے وہ نہیں نکلتی یہی وجہ ہے لاوا دھکی ہوتی

کوہ انسانی حرکت  
کی اعلیٰ حرکت شہابی جو زمانہ حاضر میں مختلف واقعات و فوٹو پذیر ہوتی ہے جس کا واسطہ تقریباً ۱۵ سال ہے جسے شواہد پذیر ہوتی ہیں لیکن اٹلیا جان کبھی نہیں ہوا۔ اٹلیا جان نہ ہونا اور پھر دیں کا ذخیرہ ہونا اس بات کا

مسیب بناتا ہے کہ اس پہاڑ کے نیچے پہاڑ تقریباً ۲۰  
 نیچے پہاڑ زیادہ آباد ہیں اور شاید اطالیہ اور سیسیلی کا  
 کوئی دیہاتی بقعہ اتنا آباد نہ ہوگا۔ آج تک اٹھارہ مرتبہ  
 پھٹ چکا ہے۔ ان میں سے میں بہت سخت اور شدید  
 بعض مرتبہ اس کی حرکت شہابی کے ساتھ زلزلہ بھی آیا  
 اور اس نے اکثر تباہی پھیلا دی۔ شہر نظانیہ دومرتبہ  
 برباد ہو چکا ہے۔ سب سے زبردست اور شدید قسم کی  
 حرکت ۱۶۹۰ء میں ہوئی تھی جبکہ لوہا کی دھارا آگ کا  
 ایک دیہاتی حصہ کا پاٹ ایک میل کے قریب مختلف  
 سوراخوں سے نکلنے والے لاوا سے بنی تھی جو ۱۴ میل  
 طویل و چاروں طرف وسیع ہو گئے تھے اس دیہاتے انہی کی  
 ایک شاخ آہستہ آہستہ بھٹی ہوئی شہر نظانیہ کے قریب  
 پانچ ہفتوں کے اندر پہنچ گئی۔ ایک ۶۰ فٹ بلند دیوار  
 بنادی اور شہر کی صفہ شہر کی گلیوں کو پاٹ دیا۔ دو ہفتہ کی  
 پھر شہر میں گنا شروع ہو گیا۔ بند گاہ کو پاٹ دیا۔ اور  
 طویل پتھری میں اس بنادی جب کی لمبائی نصف میل کے  
 قریب تھی۔

لاڈ وچلس اس نظارے کا حال چشم دید اس طرح  
 تحریر کرتے ہیں، میں نے آگ کے ایک دبا کو پہاڑ سے اترتا  
 دیکھا اس کا رنگ پتھرا کی طرح سرخ تھا۔ نندنگ کی  
 پتھر اس کے اندر تیرے تھے جو ایک بڑی میز سے کسی طرف  
 کم نہ تھے شہر نظانیہ کے ۳۰ ہزار آدمیوں میں سے نصف  
 ۳ ہزار بانی بچے تھے۔ ان کا اسباب نکال لیا گیا اور  
 قلعہ کی برجی دیوہیں بڑی بڑی آہنی پالی گتیں شہر کا سدھار  
 بند ہو گیا تھا اور ہر فرد نفس اس جگہ سے بچ جانے کی کوشش  
 میں تھا۔ البانی مقام کے قریب لوہا کی دھارے نے ایک  
 پہاڑ کی کوا لہا میں پر ہرے ہرے کھیتوں سے  
 پہاڑ کی پہاڑی اپنی جگہ سے ہٹ کر ایک مغل  
 خاکی پر آکر کی تھی۔ لوگوں نے انگوڑوں کے باب

کا کو اس آتش دہا پہ تیرنے دیکھا

### فطرت کی نیرنگیاں

جس وقت لاوا قطانیہ  
 کے قریب پہنچا تو بہت سے مذہبی پیشوا اور پوری  
 اپنے غریبی اور تاریخی آثار اور یادگاریں لے ہوئے  
 شہر کے ہر ایک جگہ جمع ہو گئے ان کے پیچھے ایک غلو آہتی  
 جو آہتی تھی بعض ان میں سے توبہ کے طور پر اپنے سب کو  
 تلابانے لگا رہے تھے اور زیادہوں کے ساتھ اس قوت کی  
 پکڑ رہے تھے جو آگ اور پتھروں کو اس طوفان کی پیدا  
 کرے والی تھی۔ اللہ اللہ یہ اضطراب و فساد کا وقت  
 یہ نفسی نفسی کا عالم یہ عشرت خزاں مسک چکے ہیں کہ ایک  
 گردہ تھا جو اسباب لوہے اور چاٹنے میں متحول ہونا  
 جن کو فوج نے زیر دستی رکھا۔ جار میں سے نکال دیا  
 جاری رہا اور دو برس کے بعد بھی جبکہ وہ فوجی طور پر  
 بند ہو چکا تھا ان میں سرخ انکار کی طرح دھبہ رہا تھا۔  
 اطالیہ کے ایک قریبی جزیرے سے تین میل کے فاصلے پر  
 ایک قوت ابھر کر آتش فشاں کو بھی حرکت ہوئی یہ  
 ۱۰ اکتوبر ۱۸۷۸ء کو ہوئی تھی۔ یہ جوس لاوا کے ہم  
 سرخ انکار کے کی صورت میں فضا میں اٹھتے اور پھٹتے  
 انہوں اس قدر مقدار میں پتھر نکلا کہ ایک نیا جزیرہ  
 تقریباً ۱۰۰ گز طویل اور ۱۰ فٹ بلند سمندر پر بن گیا  
 لیکن موجوں نے اس کو بہت جلد آب کر دیا۔

جولائی ۱۸۷۸ء میں جزائر گریم بن گئے تھے جو سیسیلی  
 اور سیسیلی کے ساحل کے درمیان واقع تھے۔ یہ بھی  
 بحال انہی فشاںی حرکت سے بنے تھے۔ ابتدا میں  
 پانی کے زبردست ستون بن کر موجیں اٹھتے۔ پھر  
 بھاب پیدا ہوتی اسی بھاب کے اندر پتھر اور جی ۱۰  
 خزانہ موجود تھا کہ مرکزی دبانے کے جاسوں طرف  
 ایک زبردست جزیرہ بن گیا اور فتنہ ۲۰۰ فٹ  
 بلند ہو گیا اس کا قطر تقریباً ۳ میل ہو گا۔ دوسرے سال

وہ دفعہ غائب ہو گیا۔

### دوسرے چھوٹے چھوٹے پہاڑ

شمال اور اطالیہ کے مغرب جزائر پہاڑی واقع ہیں جن کی  
 نسبت مشہور ہے کہ یہاں یونانی مسجدوں میں ہو گا دیکھا  
 رہتا تھا۔ ان جزیروں میں بہت آتش فشاں پہاڑ  
 موجود ہیں ان میں سے ایک کا نام، ولکینک، ہے  
 یہ دہا بہت دھواں اور گندہ ہک کے اخراجات نکالتا رہتا  
 اور کبھی کبھی کبھی حرکت آتش فشاں بھی کرتا ہے ان علاقہ  
 ایک استرل موٹی ہے جو پلید و وزیر ابرس سے حرکت میں  
 رات کے وقت اس دہا نے پر سماجی انجرت، دوسرے  
 ہو جاتے ہیں اور سرسبز کرشم ان میں سے بڑی بڑی  
 رستی ہیں۔ کوہ فطرت خوشگوار سے روشنی کا نیا۔ طبعی  
 طور پر بنادیا ہے۔ یہ پہاڑ واقعی لائٹ ہاؤس کا کام دیتا  
 ان کے علاوہ تھانہ۔ نیچے میل کا ساحل ہے یہاں  
 بھی آتش فشاں دبانے موجود ہیں اور میزان جزائر  
 متحدہ میں بھی آثار موجود ہیں جو اس ساحل کا ایک حصہ  
 لے جا سکتے ہیں مثلاً جزائر۔

مسالہ پر سیدار ایشیہ وغیرہ۔ ان میں سے  
 حرکت ہوئی سیدار میں ایک زبردست بخوبی پالی ہو گیا  
 (بانی آئندہ)

### حلیل کا نمونہ اور وہی

طلب کرے والے خزانہ حلیل کا انتظار نہ فرمائیں۔  
 جس کے لئے ہم دفتر کے قاعدے سے مجبور رہا ہے  
 بعد ادب ستانی کے اردو مند ہیں  
 حلیل کی سالانہ قیمت یکم دوسری سال ہے اور یکم دوسری  
 بعد پانچویں ہے جو پندرہویں آرتھ وصول ہونی لازمی  
 مالک نہیں سے پھر دوسرے۔

### خالکد شجر

# اویسات

## آپ بیتی

(از جناب سید صاحب)

شام کا وقت ہے دیا کا کندہ ہے دکھائی ہوئے نہ کوئی  
غبار ہے ایک شخص نہایت جوان اور قطار دو ہے ایک عالم  
پاس میں چاروں طرف اس امید پر بچھاؤں ہے کہ شاید کوئی شکا  
بندہ نظر آجائے بخاک کھیت ہو کہ پاس کی شخت آفت مصیبت کا  
سانس نہی دھم سے واسطہ لیکن جب کوئی نظر نہیں آتا تو وہ انتہائی  
بیقراری کیساتھ ایک ایک کردہ ہے آہ و زاری کرتا ہے اپنی  
مکہ بھری داستان خدا سے عظیم سے کہتا ہے اور دروازے پر تھپتا  
دوبارہ گھومتے سے میں چھاپا ہوا اس کی حالت اضطراب نظر کرتے ہوئے تھا  
آخر مجھ سے نہ لگایا اور بے اختیار ہو کر اس کی مدد بھی کہاں سے کیلئے  
آگے بڑھا اس مصیبت زدہ نے اس مجھ سے مجھ سے اپنی ناہمتا کو پیش  
اس امر پر ہر گز کوئی کہ کچھ اجنبی شخص سے اٹھ کر لپٹ جائے لیکن  
اتھا لکھو کہتے ہیں نا تو ان سے نوبت باخبر سید کہ

چارہ سازی کا بھلا ہو کیا وفور ضعف سے

سانس تک لینے کو مجاہد الم مجبور ہے

اوس کے بلک بلک کر رونے نے میرا دل تڑپا دیا تو کہو بھلا اسیا  
مجھ سے کہنے لگا جیسے یہ اجنبی شخص میرا زلی در دست ہے مجھ  
آنکھوں میں آنسو بھر آئے ہیں مضطرب ہو کر اجنبی شخص سے دریافت کیا  
کہ آپ کون ہیں اور یہاں کیسے تشریف لائے آپ کا نام کیا ہے  
"99" میرا نام سید احمد ہے۔ انسان ہوں یہاں تقدیر لائی ہے  
میں ایک مصیبت زدہ ہوں اور اس وقت رنج و غم آفت مصیبت کے  
اتھا لکھند میں غوطہ کھارنا ہوں مادہ موت کے حوالہ کوئی دور اس میں  
نظر نہیں آتا دنیاوی دلچسپیوں پر موت کو ترجیح دینے کا پورا ہاتھ  
مجھے امداد لائی ہے۔

میں "تمیز نہ کیجے میں) سید احمد۔ امارت؟

سید احمد بھی اس امارت میں عربت کی حالتیں نہایت پر سکون  
اور پر لطف زندگی بسر کر رہے تھے میرے ساتھ ہندو کی پیش آنے تھا  
انسانی تشقت پر محبت کے دوانہ مجھ پر کھیلے تھے میرا کوئی  
نہایت میں دشمن نظر نہ آتا تھا ہر گز اس سے جھگڑنا تھا نہ نہیں مجھے  
جھگڑ کر ملاقات کرتا تھا۔ یہ دھڑک بلا خوف خدا اور بھرا جے  
جہاں جاتا تھا پہلا جاتا تھا مجھ میں سوتا تو کوئی جان مال کا خوف نہ  
لگا اس کے عکس دولتمند ہوتے ہی مجھے ہزاروں مہالوں والا مہم سے  
دوچار ہونا پڑا۔

میں دولت ایسی بڑی چیز ہے جسے آپ زبان کے ذمہ سے  
ٹھکرا رہے ہیں بلکہ دولت ایک ایسی چیز ہے جو انسان کے لئے  
ایک تک حلال عظام سے کسی حالت میں کم نہیں۔

سید احمد اس پر آپ کا خیال میرے دلی خفا تک نہیں پہنچا  
میرے پیارے بھائی آپ میری مصیبت میں کام آئے مجھ جان بچنے  
موت کے بچنے کے لئے چھوٹا بچہ میرا جو تھا نا تھا فرض کیجئے اگر آپ کے  
پاس یہ چند امر نہ ہوتے تو میری روح پرواز کر جاتی یا نہیں۔ میں  
آپ کا انکسار میں آج کا نام لیکن سنیے جب ہم جھگڑا کر دوس کوئی یا  
کسی قسم کی دعا مانگتے ہیں تو خدا سنا ہے کہ قبول کرے کہ نہ تو گنت نہیں  
کہ میری دعا کی سالی دعا جانتے تک نہیں ہوتی اس کا خلاصہ یہ ہے  
کہ اگر کوئی اللہ جل وعلا سے دعا کا طالب ہوتا ہے تو وہ قبول کر لیتا  
لیکن درگاہ اندری ڈاکھا نہیں ہے کہ رسیدی کہ دعا وصول ہوتی  
سید احمد سال ہے۔ اگر کوئی خفا سے اپنی حیثیت سے زیادہ طلب  
کر رہا ہے تو اس میں اس قابل سمجھ کر اس کی درخواست کو بغیر حلیت  
ظہار نہ کر دیتے میرے پیارے رفیق شاید حکیم کا قہر آپ  
سجھ رہے ہو لیکن جب دولت کی وجہ سے اس کے شکلی سے زیادہ

اندر حاصل کر لیا تھا تو اسکے خاندان کے چند فرد غرض اور  
شور و غوغا میں سرور کجگو سکی دولت میں حصہ نہ والا تھا اس کی جان کے  
دشمن اور خون کے پیلے ہو گئے اور موقع پا کر اس پر قاتلانہ طعن کر دیا  
اوس وقت آپ کا شہر قحط سے دیانت کرتے جھگڑا دم توڑ رہا تھا  
کہ ان میں کی پر سکون زندگی بہتر تھی یا تمول کی خطرناک یا آخر کا

کیا خیر ہوا اس پر خیال تو اس وقت جبکہ اسکے پاس دولت جیسی  
مادوں میں شے موجود نہ تھی تو اس کی زندگی کے ساتھ ناز و روزہ  
ڈرنا ڈکا کر دور دور اور ادراک نیک نیکی جزا افساری درود و عبادت  
محبت و خدائی علوم و معارف و بہرہ کے علاوہ اس کی زندگی کے  
ساتھ اور بھی متحد و مخصوصات نظر آتی تھیں لیکن جب دولت کا  
صوت سر پر ہوا تو اس عادت میں تفریق نہیں ہوا ہو گیا  
کھلم کھلا شرب پینے لگا اور ایک بلکج او کے دیکھا سیکھاری  
میں طنبانی آئی تو رہنے ہو گیا اور دولت کے غرور پر اپنے رقیب کو  
تک کہ دیا جس کا نتیجہ ہوا کہ عداوت مجازی کے احکام کے تحت

تختہ پانی پر پھر کھڑا ہو گیا کاش آپ اس وقت موجود ہوتے  
اور کاش اختر کے دل سے دیانت کرنے کے عزم کی پر سکون زندگی  
بہتر تھی یا تمول کی پر آشوب دنیا بہت بدامانہ سلسلہ آئیہ  
ہو کر ان میں کی زندگی کو تمول کی زندگی پر ترجیح دیتا میرے قہر و کثرت  
جو دعا قبول ہو تمنا میں پوری ہوں تو بچیدہ ہونا چاہئے تھا آخر  
ہم جس چیز پر بھروسے نہیں کرتے ہم جس چیز پر نازاں ہیں اس میں غم فاقہ  
اور اس کی حقیقت جانی آنکھوں سے ابھرتے ہوئے ہے جس کے لئے طرح طرح کے  
صائب الامان کا سنا کر تے ہیں شال اور اس کی یہ ہے کہ در اسے ایک  
ایک بچہ بندہ ہوتی ہے اور خدا ہو جاتی ہے بھلی گرجتی ہے خاموش  
ہو جاتی ہے۔ شرارہ کھتا ہے غائب ہو جاتا ہے آہ اسی طرح  
ہم بھی فنا ہو جائیں گے ہمارے اندر دینی خاک میں مل جائیں گے  
خاک کا ثبات نہ ہے بن غمار سے ستھار لیکر ہمارے جسم کو تھکنا  
ہمارا جسم ان عناصر کے سپرد کر دیا جائیگا اور ان کی امانت ان کے سپرد  
کر دی جائیگی۔ داد و بلا و استیسا ایسی تباہی پر اس قدر دیکھیں  
آہ اسی ہستی پر اس قدر زکیرہ اس کی تباہی میں جو ہر صفت پر



## طسمی تحلیلات

از ابوالحامد محمد حسین صاحب کتاب جوہودی

جو کہ فراوس کے غزلوں کے پاس ایک گوشہ میں دیکھ گیا۔  
دیکھتے ہی دیکھتے وہ غزل نگار چوہلے کالے سینک جالوں کی شکل  
میں فہائے آسانی پر بٹھا ہو گئے۔ دیکھا ہوا چاند در کھچپ گیا  
جھللاتے ہوئے تارے ہم کر دوش ہو گئے میرا دل زہد کر  
اچھلنے لگا میرے قلب کی حرکت اب اور تیز ہو گئی۔ تار کی اس قدر  
بڑھ چکی تھی کہ ہاتھ کو مانہ نہیں دکھائی دیتے تھے۔۔۔۔۔  
اے جوان نصیب عشاق کیا تمہاری شب بھول ایسی ہی  
ڈراونی ہوتی ہے کیا وہ اس سے بھی زیادہ ملکیت بے باک  
ہوتی ہے اگر ایسی ہی ہوتی ہے تو بیک نہ دوگ  
قابلِ رحم ہو ظالم ہیں وہ سبیاں جو تم پر رحم کر سکتی ہیں وہ  
اور نہیں کرتیں — اے حرمِ ناز میں ہیں سے شہید  
سونے والو کیا تمہیں خبر ہے کہ آدمی رات کو جیکر تمام دنیا شہی  
بند سو رہی ہے کوئی ناز و کسلج کانٹوں پر تلوار کا ہے  
کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے ہر

ناتواں کرنے میں ہل تمام کے آہیں کیونکر  
اٹھو اٹھو تمہیں اپنے گلابی رخساروں کا حد و کالی  
کالی نشانی آنکھوں کا واسطہ۔ اٹھو اور رتے ہوئے ہمارے دلی  
سبحانی کر دو کیونکہ کوئی مسک مسک کر کس دم کے ساتھ کہہ دے  
کہ اے ترے وعدہ پر ہم گرا ہی اور صبر کرتے  
اگر اپنی زندگی کا پس اعتبار ہوتا  
دیکھو کیسی آہیں تمہارے پاؤں پر تکی ہیں کیسے ناز تمہاری  
جو کھٹ پر سرنگارنے میں ہوا کے مردھو کے خاکستہ دونوں کے  
چمکیلے دسے تمہارے دوشالوں پر کھیرے ہیں اور تمہارا  
پیرے لگوں پر افشاں چن رہے ہیں اٹھو خاکینے ان کی خبر لو  
چن کی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا تھوڑی دیر میں گرم تر ہو جائے گی۔  
ہوا تھی ایک آگ تھی تھپ تھپ اندھ خط تھی جوالہ۔

کتور کا مہینہ ہے دسویں تاریخ ہے لکے لکے بادلوں نے  
آسمان پر ایک عجیب نظر پیا کر رکھا ہے غری ماہ کی تیرہویں  
تاریخ کا چاند سیزہ سالہ خوردش کی طرح کبھی ناز کی گستاخ کبھی  
شر کر رہیوں کی ماحول میں چھپ جاتا ہے اور کبھی کسی شمع  
چپل مشوق کی طرح بے چسپ کل کر خرام ناز کا لطف دکھاتا ہے  
میں بالغان کی چٹک پر ایک لہام کرمی پر شاہراہ دنیا کے تحلیلات  
کی سیر میں مستول ہوں۔

ایک شاداب باغ ہے جھکا ہوا تختہ بیلے جھیلی جھلاب  
جہاں۔ ادا اقسام اقسام کے خورد و خشنا پھولوں کی برز ہے۔  
نسیم کی لگی ہوئی آہیں اور شام نواز کہتے نے مجھے مرشار  
کر دیا ایک عالم بخودی میں مجھے معلوم ہوا کہ قدرت نے یہ دکشا  
باغ بہ روح افزا چن مجھے ہی لغو غم نہ دیا ہے۔ میری سرتو  
کی کوئی استہزاء تھی۔ میری شادمانی سے تنہا وہ تھی میں غصہ تھا  
لیکن کیوں۔ شاد تھا لیکن کسلے۔ اسلئے نہیں کہ یہ ہوا بھرا باغ  
یہ سبز و شاداب چن مجھے مفت لگیا بلکہ اسلئے اور صرف اسلئے  
کہ میں۔۔۔۔۔ ایک بار تیار کر دھکا  
کھولا کھا۔ یاسن کی نیم گفتہ کھلو کھا اور بہ ہار اپنے چرخ کے  
خواب صورت پھولوں کا خوش نما ایک مجسمہ جس کی بورج میں  
میں اپنی تقدیر پڑا تھا ہوا اپنی خوش قسمتی پر ناز کرنا ہوا اٹھو کھا۔  
ایکے مابنا گلابی رخسارے میرے بائیں بازو پر ہو گئے اور ادھی  
کالی کالی شکی زلفیں میرے دائیں بازو پر لیکن آہ میری تمام امیدوں  
پر پائی پھر گیا اور میری تمام آرزوئیں خاک میں گئیں شری کی جب  
افق پر کالے رنگ کی ایک ٹلاؤنی سے خود ہار ہوئی میرا دل دھڑک  
لگا اور میرے قلب کی حرکت تیز ہو گئی۔ میرے جسم پر ایک  
ارغاشی کیفیت طاری ہو گئی جتنے دھن سے قریب ہوتی جاتی  
تھی اسی قدر اس کی سیاہی کا سیاہی لگتی۔ تاجا نا تھا میں خندہ

استعد ناز ہمارا اترا نا جیسا بجابے اظہر من الشمس ہے  
میرے پیادے غریب کا ش آپ میری طرح آہ و دھوا  
میں۔ جانی سید کیا ہوا۔

صحیحہ۔ بس زندگی کا سلسلہ تمام ہوتا ہے نپل لیکر  
بہت جلدی جلدی کچھ لکھا جسے میں قطعی نہ سمجھ سکا۔ اور  
کھڑائی زبان سے لگا لگا پتہ نہیں میں مسلمان ہوں اور اسلام پر  
اس وقت تک قائم ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
اسکے بعد بہت جلد جلد وہ تین چکیاں آئیں اور سید پتہ کے لئے  
خاموش ہو گئے جو پتہ تھا اسکا مضمون یہ تھا۔

غریب از حجاز، ستم سلامت رہو ہزار برس۔  
ہر برس کے ہوں دن بچاس ہزار۔ میرا آخری سلام قبول  
جو شدت درد کے نہایت کچھ بولنے سے قاصر ہوں میں مگر کہ  
ہاں میں جو اتنا خندا دی فتح آباد سے میرے پیچھے پیچھے آئے۔  
یہاں پہونچ کر انھوں نے میری استعداد مرمت کی کہ میرا سر ڈٹ گیا  
اور جب انھیں یقین کامل ہو گیا کہ میں گیا تو کہ میرے پاس  
تھا لیکر رو کر ہوئے میری ہدایت یاد رہے کہ کبھی اشیقت  
سے زیادہ خدا سے نہ لگنا، میری سرگزشت تقی سے جولاہور  
ظاہر ہوئی میں ملازم ہے معلوم کر سکتے ہیں۔  
زبان ننگے فرو ماند و راز میں باقی ست  
بصاحت سخن یا خرد و سخن باقی ست

## خریدارانِ خلیل

کافر میں ہے کہ اپنے خلیل کو کم از کم ایک  
نیا خریدار عطا کر شکر یہ کام تو وہیں ہو  
فوت پانچ پانچ سے زیادہ خریدار عطا فرمایا اسے  
حضرات کے ساتھ دفتر ہمیشہ خاص ملاقات ملحوظ  
لکھی گئی۔ اور اپنے ایسے کہ فرماؤ لگا نام نامی نہرست  
مادین میں مدح کرے گا تو

مختار

(از جناب نور محمد صاحب)



اسے خواجه گرائے محنت کا لالہ تیار ہوا اور تیرے سوا کوئی  
 نہیں جو میری پہلو کو گوبر مراد سے بھر دے۔ اور کوئی نہیں جو  
 نرے سوا میری آہ و زاری کو سنے اور بارہائے جگر کو خدین  
 الفت سے نچ کر دے۔ ”جب وہ بوڑھے سگسٹن کے باطن پہنچ  
 والی حالت کی کراچ گھٹنے بجانا اٹھ اٹھا کر دیا کہ کو میری تمام  
 اس راز فہمیں کی یاد آکر تیرے گندے گندے جسم سے گھٹنے  
 نے جس کھنچنے کی قوت کی کہ نہ ہوا دھماکا جس نے

میرا دل اپنے ہرے بھرے چمن کی برائی پر فونک کے افسردہ  
رہا تھا اس وقت میرے غم و اندوہ کی کوئی انتہا نہ تھی کیا ایک  
سڑھنے کی کاٹا زہریلا دھبلی سے پزردہ بلخ میں آگ لگ گئی  
میں گہرا کے باغ کے اوس حصہ کی طرف بھاگا لوگ کہ ہنسر سے  
محمود تھا کیا دیکھتا ہوں بچے کچے پھولوں کو کوئی اپنے خانی  
پیروں سے مل رہا ہے سیرے دیں ایک ٹوک اٹھی میں نے  
اوس مجنونا زکے قدموں پر اپنی عین نیازم کردی سیری حیرت  
کی کوئی انتہا نہ رہی جب مجھے معلوم ہوا کہ میرے چہرے پر کدک دنیا  
تھی اور یہ خوشامآئین بچوں میرے ارمان تھے تمنائیں تھیں حسرتیں  
تھیں۔ اسے جس برق نے خاک میں ملا دیا وہ لب لعلیں سے  
بھلی ہوئی ایک نہیں مکی خدا تھی محل آرزو کے خون کرنے والی  
یہی لطیف ہستی ہے جسکے نازک قدموں پر اس وقت میرا سر  
آنکھ کھلی تو کچھ بھی نہ تھا کس! دونوں ہلکوں پر دو فنا  
ہو جانیو اسے موتی فردہ جھللا رہے تھے ۱۲

اور کثیر الاشاعت اخبار ضلیل میں اشتہار  
دے کر اپنی تجارت کو مضبوطی دے گا  
نہ خناسر اشتہارات کسی دوسری  
جگہ ملاحظہ فرمائے تو





# باب الثامن

## زادِ شب بیدار

از جناب اسرارِ سلطانی صاحب

دور ہے میلانے شب کا چرخِ زہریلاست  
عالمِ روتن سراسر پر وہ فلات ہے  
ناستی چھانی ہوئی ہے چاروں جانب  
جلوہ گرہ رنگ میں لگیں ملک فات ہے  
سست و غافل ایک عالم اس گھر کی خواب میں  
مرحکائے بچلے نہاد مگر خواب میں

کام ہے اسکو نقدِ تسبیح سے تپیل سے  
اور سلامِ باطنی کی بجائے با تحصیل سے  
غائب لذتِ استغناء نفس کی گھبراہٹ سے  
نذر ہوا ہے عشقِ زود بدل سے  
باد تو یہ رست سے رست ہے  
... نہ دست ہو ... بھی نہ رست

... شوقِ قیام کا چھلکا دار ہے  
وہ جاہلِ ہذا کہ سیدہ کے گلزار ہے  
... پس سے اوسے وہ آہوا آہوا ہے  
ہی رہے تھیں رند کا نام ہے  
مادہ عرفان ہے اس کا خزانہ ہو  
روحِ انصاف میں پیرا ہے وہ تیرا

یخودی ہے کس قدر کیا عشقِ سوزا ہے  
سائے عز و جد سے حرمِ کالاف ہے  
سائے زیم کا دل نام پر اب اطلاق ہے  
نہیں انکھیں مگر پیشِ نورِ افق ہے  
اک گچھ یہ بھکر دوزخوں کی سیر کی

عالمِ انکھوں کو دیکھا مکاں کی سیر کی  
نہ کرنا انکھ کا اس بات کی تہید ہے  
نہ کرنا انکھ کا اس بات کی تہید ہے  
دیکھ دوس سے کسی کا اشتیاق دیدہ  
نہ کرنا انکھ کا اس بات کی تہید ہے  
نہ کرنا انکھ کا اس بات کی تہید ہے

لو گھائے سے پورا وہ لوہو سنو سے  
انکھ لڑھی جاتی آواز سے  
میں طرکِ تسبیح چیری انکھ میں گریباں  
اسمِ ملکِ سلسل کا بھی رشتہ تار  
ہوئے ہو گیا جب پھر میں انکھ  
یار کے اوصاف کا کرب کا دیں تار

میں خودی کہتی ہے اب بھی ہے کیا کام ہے  
ہر نفسیت بہ بھلتا ماری کا نام ہے  
کیا محال آجائے اس کے تن میں کوئی نعل  
یاو خاق سے نکلے ہو گیا دل کا نواں  
اس نعل کی ہو کیا تعریف بہ نہ بدل  
بھکر دیکھا ہے جس پر شیخ نے حسن ازاں  
اہلِ فہم کہہ رہیں یہ بھتا تافرس پر  
اہلِ باطن کہہ رہیں اڑ گیا تاعارش پر

### حقیقت و مجاز

اسے کہتے ہیں سحرِ زندگی کے راز ہے  
ماز زندگی کو بھر صوتِ سوز و ساز سے  
حسن کی بجائیں جوشِ حبیبِ انیسویں  
ملوے بیوٹ نکلتے پردہ راز ہے  
عقبہ ہونی حبیبِ فخر کا مقام ہے  
رتبہ میں پڑھا سجدہ سباز سے  
نورِ حرمت کا شوق بھلو بہ دور رکھا  
شمع کو بجلیاں ملگلیں گداز سے  
گو رہے ہیں یہی پہل انیسویں کوئی  
دیکھنا سیتھیں دیدہ محساز سے

### قدیم حکایت

دلا اگر طلبی دولت از خزانہ عشق  
بیا سجدت سلطان کا رخا نہ عشق  
اگر نہیں ملے مقصود زود خواہی رفت  
نہیں بمرتب خود کید و تازا نہ عشق  
چو یافتہ کہ جزا میں کارِ سرِ فدائی میریت  
مرزا نہ بادام بر آستانہ عشق  
دراں بہشتِ شربِ مہور کے باہر  
کسیکے نے نہ پیشدارِ شربتِ عشق  
مسافروں کو نہ مزاج سدا نشند  
شد نہ عرقِ دین بجز ناکراند عشق  
بشر کر از سہ مرغان مرغ دا بود  
اسیر نہ نہ جہالت بہ دامِ داناہ عشق  
اگر جہ عاقبتِ مستحقِ دوستاں اند  
برسے دامن بچو نہ مگر بسا نہ عشق  
حلقِ عاشقی باقی نہ قدرِ عشقاں  
دینِ داناہ ختم شد نہ زانہ عشق  
نہوڑ دینہ بہت صورتِ عشق  
بجز تم نہ کہم بہ دعا سناہ عشق  
اداشو نہ مازانِ فضلِ مہرِ مستم  
چو زربخ از اسکی نہ دکانہ عشق  
چو نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ عشق

## غزل

از جناب کنور لیاقت ملتان صاحب اثر

## تجلیاتِ قمر

(حضرت قمر بدایونی)

شامت سے یہ کیا میں نے ارمان کیا تو بہ تو اور وفا دشمن عاشق سے وفا تو  
صفت اوس کے تصور سے لگا نہ گیا - تو بہ نعم اور عزمِ فرقت تو بہ ہے خدا تو بہ  
ہے جب سے خفا ساقی شریک ہے پیوستی کہتے ہی نہیں منی بہ عذر ہے یا تو بہ  
میں دوست ہوں شریک میں ہے خفا ہاں آپ کے کیا مطلب میں بھول گیا تو بہ  
تم اور کرم مجھ پر تم اور وفا مجھ سے میں اور یہ امیدیں کیا میں نے کہا تو بہ  
دانستہ تھی دعا غلط تو بہ شکنجی سیری یاد آتے ہی سے نوشی میں بھول گیا تو بہ  
بی آج قمر لیکن اس شان سے پی میں نے  
ساقی نے دیا سا فر د ا غلطے کہا - تو بہ

اسے کاش تم نہ ہوتے بالیقہ جاگتی ہیں اک طرہ کشکش ہے موت اور زندگی میں  
صیت کے ساتھ میری تم شمع و فن کرنا گم ہونہ نیرہ مخنی و فن کی نیرگی میں  
میدانِ حشر کھسا اٹھتے ہی روزِ محشر ہو چنگے تیرے کشتے پہلے تری گلی میں  
بتخانوں میں بھی رہ کر ہم ہو سکے نہ کافر بھڑے کئے تو گواہ ثابت بخودی میں  
رومنے لگے جا کر وہ میری شمعِ تربت اف بکسی کا منظر دھندلی ہی رہتی میں  
دیدے ہی نہ اس قاتل کو حیر کا در میرا شریک کر دے جنت کی زندگی میں  
قدیض کی الجھن اس پر یہ خواب یارب میں آشیاں کو دیکھوں گلی کی روشنی میں  
ہاں اسے بچاؤ قاتل بھر بھرا دل ہے اک تیر بھر عدو کی جانب سے واپسی میں

قرباں آئیں دلی یا نالیندوں کے  
اک لطف آئے اُن کو شکر ہی میں

## کلامِ خلیل

(خلیل ڈراما شٹ)

عبد شباب حسن کی جد کمال تھا جبکو عروج کتے ہوشِ زردال تھا  
انجام کی دلیل ہے آغاز کے کشی نفی نہیں بہ اصل میں درسِ آمل تھا  
برائی جو کبھی نہ وہ امید وصل تھی پورا ہوا خود سے وہ شوقِ وصال تھا  
بھولے سے جواب میں بھی لگا نہیں کبھی وہ دل بھی تھے جو ٹھکوار اخیال تھا  
حسنِ نظارہ کش نہ امتثال امر رح تو یہ ہے کہ آپ ہی اپنی مثال تھا  
سر رہنہ جاز سے یہ آیا ہے یوں شیخ مقرر ہو گیا اوسکا مرا بالِ بال تھا  
گم ہو گیا ہے آنکھوں ہی آنکھوں میں کبھی یہ بجزہ نہیں ہے تو گویا کمال تھا  
جو نیکو یوں نہ تو خالی نہیں مگر ہم مرے میں جس بدہ بت مثال تھا  
سُن کر وہ بت خلیل مرے دل کی کیفیت  
مجھ سے ہی پوچھا ہے کہ یہ کسکا حال تھا

## عندمِ قمر

(از جناب صادق صاحب الہ آبادی)

اسلم مرفوش کا غم قرار دیکھ کر ارگیا رنگ غیر کا خود کو شکار دیکھ کر  
ہوشِ جاں کے اُڑنے کے کدھم قوم کے ہرجان کو اسب سوار دیکھ کر  
نازِ شہر پر ہم رہے پہلے صبا کے آج کہاں وہ دے رنگِ بہار دیکھ کر  
کون ہے جو جہان میں ہمیں پہچانے ہمیں پھر کو اس کوں؟ ابر بہار دیکھ کر  
قوم کے گروہ خستہ دل پھر بھی گھرے ہند بھیں لوگ خبر اسے حالتِ نار دیکھ کر  
جن سے نہ کوئی کام ہے جس سے نہ کوئی نام ایسے توں کہ ہم بھلا کیوں؟ مون کا دیکھ کر  
نہم کہیں سے رلبا ہے اوسکی خطبہ وہ نہیں مل جو غددیں طرہ بھار دیکھ کر  
نہم رہے صدا بھری کششِ ملامت کرتے ہیں بادہ کش دغا باد بہار دیکھ کر  
علاقہ تشنگانے آج پڑھی ہے جو غزل  
کہدی ہے نہم شکر کا راہ جن نار دیکھ کر

# صنعت و حرفت

## (رنگ)

(از جناب سید وحی احمد صاحب سوانی ڈانگ اپرٹ)  
(گزشتہ سیمپل پر)

ہم نے یہ سیمپل ہمارا فن زندہ ہو کر سرزمین ہند کے کروڑوں  
اندر اس فن کے چشمہ فیض سے سیراب ہو رہے ہیں  
یہ اس فن کے مفید ہونے اور اس فن شریف کے  
تفوق کی کافی ضمانت نہیں ہو سکتی

### خط انصحت

(خدا کے متعلق ضروری ہدایات)

- (۱) غذا ہمیشہ خوب جھوک کے وقت کھانا چاہیے۔
- (۲) جھوک کو روکنا نہ چاہیے نہ اس لیے رہ جھوک  
روکنے سے معد خراب اور ردی اخلاط سے  
بھر جاتا ہے۔
- (۳) غذا کھاتے وقت دو ایک لقمہ کی جھوک باقی  
رہنے دینا چاہیے اس طرح معدہ ہضم غذا پر بھی  
وجہ قادر ہوتا ہے جس سے ہضم ٹھیک رہتا ہے۔
- (۴) کھانا کھاتے وقت طبیعت خوش رکھنا چاہیے رنج و غم  
غضب و غصہ کی حالت میں کھانا بخوبی ہضم نہیں ہوتا
- (۵) غذا خوشنما خوش ذائقہ صاف برتن میں کھانا چاہیے
- (۶) غذا خوب پکی ہوئی اور تازگی کھانی چاہیے۔
- (۷) بہت گرم فوراً آگ سے اتری ہوئی غذا کھانا  
چاہیے اس سے مرض سرطان معدہ کا قوی اندیشہ ہے
- (۸) باسی غذا حتی الامکان کھانا بترجہ اور بچوں کے  
صبح آٹھ بجے یا روٹی وغیرہ دینی چاہیے اس کا ہمارے  
ہندوستان میں تقریباً عام رواج ہے جس سے بچنا چاہیے
- (۹) گرمی اور برسات میں باسی غذا سے پرہیز کرنا خصوصیت  
کے ساتھ سجد ضروری ہے۔
- (۱۰) غذا خوب چاب چاب رکھانی چاہیے کیونکہ لقمہ ہلکا  
آہستہ آہستہ اچھی طرح جایا جاتا ہے تو لعاب دہن اس کے  
ساتھ مل کر اس کے تباہی دہا جزا کو قابل ہضم بنا دیتا ہے  
یہی چیز ہے جس سے ہضم ہوتا ہے جلد جلد کھانے سے بچنا

ہم خیال کرتے ہیں کہ پبلک عموماً اور لوگوں و فیکٹریوں  
والاندریوں کے مالک و ماسٹر لوگ خصوصاً فائدہ اٹھائیں گے  
ہر شے کو رنگنے کے لیے یہ لازمی امر ہے کہ اس چیز کی اصلیت  
و ماہیت و خاصیت معلوم ہو لہذا ہم پہلے ان چیزوں  
کو لیتے ہیں جن سے پکڑا تیار ہوتا ہے ان کے اسما صفت ہیں  
اون سوٹ ریشم مصنوعی ریشم ٹرسسک  
ہیمپ فلیکس جوٹ چائنا گراس یکیمپ وغیرہ  
برا اعتبار اصلیت ان کو دو قسم میں تقسیم کر دیا ہے  
حیواناتی و نباتی حیواناتی وہ ریشم ہے جو کہ جانوروں سے  
حاصل ہوتا ہے مثلاً اون و ریشم  
نباتاتی وہ ریشم ہے جو کہ پودوں سے حاصل ہوتا ہے مثلاً  
روٹی جوٹ وغیرہ  
ریشم کو علیحدہ علیحدہ معلوم کرنا بہت

درد ہونے لگتا ہے پچیش و تھذ وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے

### سوف

جو کھانا ہضم کرتا سینہ کی جلن اور کھٹکی دکاروں کو  
دور اور قبض کو دفع کرتا ہے  
روہ پوٹر سوڈا باقی کارب سوف  
ٹری الاچی کے دے رومی مصطفی کوٹ چٹان کر  
سوف ٹیائیں دھواک ہا شہ دن میں دو تین مرتبہ

جلد چٹکا۔ کافور کے چنے کی بو دینا۔ خوری سی جوری ساک ہو جائیگی۔ صل نہیں ہوگا۔ تکب بالکل نہیں ہوئے گا۔	جلد چٹکا۔ کافور کے چنے کی بو دینا۔ خوری سی جوری ساک ہو جائیگی۔ صل نہیں ہوگا۔ تکب بالکل نہیں ہوئے گا۔	جلد چٹکا۔ کافور کے چنے کی بو دینا۔ خوری سی جوری ساک ہو جائیگی۔ صل نہیں ہوگا۔ تکب بالکل نہیں ہوئے گا۔
جلد چٹکا۔ کافور کے چنے کی بو دینا۔ خوری سی جوری ساک ہو جائیگی۔ صل نہیں ہوگا۔ تکب بالکل نہیں ہوئے گا۔	جلد چٹکا۔ کافور کے چنے کی بو دینا۔ خوری سی جوری ساک ہو جائیگی۔ صل نہیں ہوگا۔ تکب بالکل نہیں ہوئے گا۔	جلد چٹکا۔ کافور کے چنے کی بو دینا۔ خوری سی جوری ساک ہو جائیگی۔ صل نہیں ہوگا۔ تکب بالکل نہیں ہوئے گا۔
جلد چٹکا۔ کافور کے چنے کی بو دینا۔ خوری سی جوری ساک ہو جائیگی۔ صل نہیں ہوگا۔ تکب بالکل نہیں ہوئے گا۔	جلد چٹکا۔ کافور کے چنے کی بو دینا۔ خوری سی جوری ساک ہو جائیگی۔ صل نہیں ہوگا۔ تکب بالکل نہیں ہوئے گا۔	جلد چٹکا۔ کافور کے چنے کی بو دینا۔ خوری سی جوری ساک ہو جائیگی۔ صل نہیں ہوگا۔ تکب بالکل نہیں ہوئے گا۔

(۱) تھوڑا سا نم نہ بیکر جلاؤ۔  
.....  
.....  
.....  
.....  
(۲) ۲ فیصدی کارشک سوڈے میں آٹا  
.....  
.....  
.....  
.....  
(۳) آہستہ آہستہ اس کے ساتھ دھواک ہا شہ دن میں دو تین مرتبہ

ادون اور ریشم و علمہ کر نکا طریقہ

طریقہ	ادون	ریشم
(۱) بیسک رنگ کلو رائیڈ کے سلوشن میں ایک ٹنڈا	۱/۲ فیصدی وزن کم ہو جائیگا۔	حل ہو جائیگا۔
(۲) امونائیگل کاپراوکسائڈ کے سلوشن میں رکھو	حل نہیں ہوگا۔	حل ہو جائیگا۔
(۳) امونائیگل نکل اوکسائڈ	حل نہیں ہوگا۔	حل ہو جائیگا۔
نمک کے تیزاب میں اُبالو	تھوڑا اثر ہوگا۔	حل ہو جائیگا۔

ریشم و مصنوعی ریشم ڈس رنگ کے علمہ معلوم کر نکا طریقہ

طریقہ	بربر سلک یا اصلی	ڈس رنگ	مصنوعی ریشم
(۱) ۱۰ فی صدی کا شلک پوٹاس میں اُبالو	دس منٹ میں حل ہو جائے گا	۳۰ منٹ میں حل ہو جائیگا	حل نہیں ہوگا
(۲) پوری طاقت کے نمک کے تیزاب میں ڈالو	فورا حل ہو جائیگا	۴۸ گھنٹہ میں حل ہو جائیگا	حل نہیں ہوگا

(دہائی آزمائش)

شاہد معنی

اردو کے مایہ ناز اور شہرہ آفاق شاعر جناب ماسٹر جاسط بسوانی صاحب کی ان نچرل اور دلکش نثریوں کا مجموعہ جو دنیائے صحافت اور نقادانِ فن سے بار بار خراج تحسین ادا قبولیتِ عامہ حاصل کر چکا ہو اور آپ کسی فردِ تعارف و ذوق کا محتاج نہیں۔ نظروں کی دلچسپی کا عالم یہ ہو کہ جس نظم پر ایک نظر پڑ جائے پھر اس کو زور بیا دیکے بغیر نہیں نہیں اس شخصیات کے صفحہ ہائے سائز فیشن اپیل کا خدا علی الکھائی چھپائی دیدہ زیب ساتھ ہی دو عکسی تصاویر قیمت یکم فروزنی یک ایک روپیہ اس کے بعد پھر علاوہ معمولہ ایک دو چھپائیگ میاں پوت ایک جہت ناگ اور دوسری خیر اخلاقیات و دل جس کے واقعات کی دلچسپی میں مذہبِ طرافت نے سونپے سہانے کا کام کیا ہو قیمت چار آنہ (۴) اس کے علاوہ فریم کتنی کم ہاں زیادہ تعداد میں آج مانعِ فہم طلب فراتہ ہم غلیل ایند برادر جس جتنی ہندیا کا لنگ نبی نبی

روغن بادام مرکب

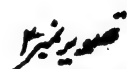
یہ کام کوکھ واد اور باداموں کا خالص اور اصلی تیل ہے۔ مرن اس میں تھوڑی سی مقدار سے ایسے اجزاء شامل کیے گئے ہیں جن سے تیل خوشبودار ہو جائیکے علاوہ بھید قوی افضل اور سرخ لانتا ہو گیا ہو۔ دماغ کی خشکی اور کمزوری۔ دردِ سر۔ دورانِ سر بالوں کی جڑوں کی ٹھکن۔ آنکھوں کی گرانی۔ اور بخاری کی شکایت اس کے پہلے ہی دن کے استعمال سے کافور ہو جاتی چنانچہ سر پر ملنے ملنے اس کے مفید اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں اور مدتوں سے راتوں کا جاگنے والا بقیہ رات خصل سی راحت افزا اور فرحت بخش نیند میں سست اور بخیر ہو کر سوتا کہ وہ رات کے غیر معلوم طریقہ سے حملت کے ساتھ ختم ہو چکا پھریت اور غیر معمولی فائدہ محسوس کرتا ہو۔ قیمت شیشی پیر نصف درجن چھپائی ایک درجن نصف درجن علاوہ معمول ڈاک و خرچہ پلٹیک وغیرہ ایم غلیل ایند برادر جس جتنی ہندیا کا لنگ نبی نبی

کھٹل اور محچروں کا سفوف

یہ سفوف کھٹل سب اور محچروں وغیرہ کیلئے سم قابل ہے۔ جس چارپائی میں کئی لاکھ سے زیادہ کھٹل ہوں اس کی چروں میں اور چارپائی جہاں کھٹلوں کے رہنے کا شہ ہو سب جگہ جھک دیکھے اور فورا چارپائی پر پاؤں پھیلا کر سو جائیے۔ واقعہ یہ کہ کھٹلوں کو اس سفوف کی میں جگہ بوجھ جاتی ہو۔ وہیں میں ہو کر رہ جاتے ہیں۔ استھان اچھا گتے ہوئے کھٹل سے کی قدر فاعلہ اس سفوف کو ڈال کر دیکھ لیجئے اور پھر لطف یہ ہو کہ چھپکتے وقت اگر انسان کی آنکھ ناگ یا منہ میں چلا جائے تو کسی قسم کا نقصان نہیں بچتا۔ باریک سے باریک سوراخ میں چھپا دینے والی ایک نلی ہر ڈبہ کے ہمراہ ارسال کی جاتی ہے نیز ایک ڈبہ ایک گھر کے لیے سال بھر کو کافی ہو قیمت فی ڈبہ آٹھ آنہ (۸) نصف درجن چھپائی ایک درجن نصف درجن علاوہ معمول وغیرہ ایک درجن کے خریدار کو معمولہ ڈاک و خرچہ علاوہ خرچہ پلٹیک مشاہدہ اہم خصل برادر جس جتنی ہندیا کا لنگ نبی نبی

(گزشتہ سے پتہ)

تصویر نمبر ۲



پانی چھوڑ دوئے جب وہاں جا کے پانی ٹپک جاوے

(باقی آئندہ)

س

واعظ سے کیا کہوں کہ ابھی تو نے بی نہیں  
راحت نہیں ۽ خوشی نہیں ۽ آسودگی نہیں  
سودا نہیں ۽ جنوں نہیں ۽ اشتہکی نہیں  
بیابان دل ۽ نمونہ تنظیم کائنات  
انساخت بھی فرض ہو ۽ انسان کے واسطے  
پہناں ہو ذرہ - ذرہ میں دنیا ۽ حسن و  
اُن کے لیے صد افعال بھی ہر قسم ریز  
تسکین دل کے واسطے اک سلسلہ رہے  
دل خوں ہو ۽ ناتمامی گریہ کے حال پر  
دیکھا کہ دل کے پار ہوا تیر جانتاں  
روتے ہیں مجھ کو دیکھ کے جو درد منہ ہیں  
کچھ ایسی آہنی ہے دل تمام لاپہ  
اپنی جفا سے شرم نہ کر میرے واسطے  
جینے کی آرزو بھی تبدیل یہ یاس ہو  
دن کو تمہارا ذکر ۽ شب کو تمہاری یاد

قدرت کے کارخانہ میں خنجر کبھی نہیں







(باقی آئندہ)



مرہٹوں نے اس خوفناک گھبراہٹ کو دیکھ کر غائب ہونے کا پیرا پیرا  
نظر انداز کیا۔ وقت نے تو امداد بھی اندھیر کر دیا۔ اُردو دیکھا  
میں جیت غائب کے قتل کا انتہائی ہمارے کر دیا۔ وہ تو کوہِ قلا  
سے اکیلے کیڑے۔ آئیس دیا بادشاہِ عظیم، امدادی اثریو دانی  
ہجرون کا کہ انھوں نے سنی۔ بلین کر کے مزارت موت کو بچا  
دینی سے تبدیل کر دیا۔

خاموش کے مذکورہ جرم نے جس عریضہ کی ہی حلف پانہیں ہوئے  
ان کے ساتھ عظمتِ نصر کا ولی خلیفہ دسائیم تک، بھی انتہا  
قیامہ برہم ہوا اور ملکِ قسم کیانی کو قیام تک اس خود سر  
یزمانی کو قزاق و قشی، سخت ترین، سزا نہ دی۔ لوں گا چین سے  
نہ ہوں گا۔

یہ بد نصیب مجرم دکھتیاں ناس، اپنی قسمت کا فیصلہ صادر  
 ہونے کے بعد وزیر السلطنت میرٹھے راجہ پرا تو سیدھا  
 شہر کو گھر گئے ہیں اور اوڈو من مای ایک یونانی خوش حال غلام  
 بھیجے ہوا۔ اوڈو من جتنی خوب روٹی اس سے کہیں زیادہ  
 کھڑی۔ اس کے جواہرات میں عام ہندی کی حشمت بہت  
 نمایاں تھی مگر اس کی بردہ شری کو اُنہ ان کر دیا تھا۔  
 اس کی جہاں نوازیں اطراف و جوار میں شہرہ یفتی  
 اس کے ایوان کا چاروں جہات خاصہ کے عوام اور پناہ  
 کے واسطے شہرہ یفتی ہوا تھا۔

فاس سے اپنے عظیم دیکھنے میں زبان بے عمل میں قیام کر  
تاہذہ قرین پر مافیہ العبادت کیلئے مافیہ العبادت  
دعوت کا موقع ہے۔

ہندو معذرت کے بعد جب فائنل کا رونا دہ سرفراز ہم چلا تو اس نے  
ایک کمرے میں بطبع نہیں ٹوڑے سے خواہش کی کہ اس کی ملکوتی  
پیلے ہی بی بی کو سوتے تک اپنی حدیث میں بھگت سرور و سید  
محمد کے مقام سے پڑائی ہے جب تک وہ اپنے بندہ دست  
کر کے اسے دعا میں لینے نہ آئے۔

۱۰. دوش کو پانچ قوموں کی خدمت کرتے ہیں۔ جنکی کا  
تہا تھا۔ انھوں نے خواہش کو جلیب ہلا کر لیا۔

اُس سے زیادہ اُس کی جوانی و پیری و حال و نواہی (دراغہ)  
 حضورِ رقیؑ کو ایک خوش خلق و ہم خالق مجرئی دل پہلا نیکو آتش گئی۔

ابھی سے کوئٹی ہے برق آگوریکھیں کیا ہو  
 ابھی خالی جگہ تجویز کی تھی اشیاء نے ہی

انہیں دنوں کم پچیس شاہ ایران کی طرف سے ایک پر شکوہ  
 سفارت دبا کر مصر میں حاضر ہوئی اس سفارت کا شمار  
 یہ تھا کہ وہ فائنی معرکہ برمنگھم میں سے اس امر پر تادمہ کہے  
 کہ وہ اپنی نانا فرس دختر تاشوت کو با دشاویزان کی زندگی میں  
 دیر سے - شاہ ایران کا چھٹا بھائی شہزادہ با رجا سفارت کا  
 مرد استقامت - یہ شہزادہ جلہ سفارت حسنہ سے متعلق تھا وہ

تشکیل و جمیل تھا علوم و ہر کا عالم و فاضل تھا اعظم الطبع  
و عظیم المزاج تھا۔ فیہدہ و سنجیدہ تھا۔ دانشوری و عقلندی  
کے ساتھ ساتھ شیعہ و شیر محمد اوسان سب پہلو پر یکاگل  
ہی نوجوان تھا۔ الغرض اس شاہی خدمت کے لئے سداۓ  
ایران میں اس سے زیادہ کوئی شخص موزوں نہ تھا۔ بادشاہ

ایران نے شہزادہ کے حبس جہاں کثیر ساز و سامان شادمانہ اور عظیم شان لشکر کیا وہاں اپنے مقصد کا پس شہر بنیاد کیے ہوئے تھے تو نہ کو بھی ہزار کروڑ کا وقت و قوت لپٹنے مقصد مندوں اور سرس و تقریب سے نو جوان شہزادے کو نفاذ میں آتا رہے۔

ہماس نے ایسٹنوں کے استقبال ویز قدم میں ہدایت  
 و تر و درویشوں کی خدمت و احترام میں یہی دعا کی کہ چل  
 دی اور دود و شہادت کی خوش حال ہو اور تیرا تیرا

تکونیا میں بھی اگر کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ وہ اپنی دوسری شہزادی  
مائی ٹیش کو شاہ ایران کے جہانگیر سے جو شہزادی  
ماشوت سے بدمعاشوں کی صورت پر موم کی شکل میں  
ایرانی مہکت ہے ۶۹ ہر طرح اس کی تحقیق ہے کہ ایک خیریت  
فرمان دہائی ازوجیت میں جائے۔ ایرانی شہزادہ مجاز کو کہ

اپنے شکاریوں میں سے چند سنجیدہ لوگوں کو منتخب کر کے  
شاہی بیڑن کی رہنمی معلوم کرنے کو بھیجا کر کے۔

گھوڑے قاصدوں کو بہت جلد ایوان پر پہنچا دیں گے اور صرف چند گھنٹوں کے آرام میں منزل مارنے اور عروا میں آنے کو قابل ہو جائیں گے۔ مگر بادشاہ ایران نے اس راہ کو شرف قبول عطا تو ہم شہزادی نانی شیش کو شہزادہ باجوا کی پسرہ کی میں ایران مدد کرنے کو تیار ہیں۔ وہاں پہنچ کر شہزادہ مسعود ادا کر دیئے جائیں گے۔

شادی کی یہ صورت اُس زمانے میں بھی نامعلوم اور نیا  
تو نہیں تھی اس نئے ہی وہ بیباکی خیال کی جاتی ہے لیکن واقعہ یہ کہ  
مغربیوں کے قلوب شاہ ایران کی مولیت و جبروت سے مد  
درجہ مرلوب ہو رہے تھے خصوصاً اُس وقت سے اُن کا  
خوف اور دہچند ہو گیا تھا جب سے کہ ہمیں نے غرض

ملاٹ پر رشک کش کر کے اپنی فتوحات کا دوسرے وسیع کرنا شروع کیا تھا، اُس نے جمہا یہ سلطنت کو باج گزار بنا لیا، بعد ملاٹ دور دورہ ان کے لشکر کا پس ڈالے گا، ان کا کیا ستادہ ہو کچھ قبرستان اب بھگوان کے مقابل میں ایرانی تلواریں بلند ہوں گی چونکہ اُن میں ایرانی سیلاب روکنے کی سکت نہ تھی اس لئے

اما سس نے یہ ننگت گوار کر لیا اور چاہا کہ اس تدبیر سے  
شاہ ایران کو اتنا خوش کر دیا جائے کہ اُس کے دل میں دوستی کی  
جذبات پیدا ہو جائیں اور وہ میر کا قصد بھی نہ کرے کچھ  
عرصہ کے بعد جب شاہ ایران کی خطہ سیاحی کی عمر ہوئی

محب و خیریاں خدائی گیس اما سس نے فہر کو ان شکر کے  
 شاندار دعوت کا یہ حکم کیا اور اعلیٰ پائے پر بھی ان کو کھینچ کر  
 برصغیر ۱۹۱۱ء میں منسلک کیا جاتی تھی اور انکے لئے تمام کام کر دیا

ہندی لپیٹ کی شان و شوکت سے شریکِ نرم ہونے سے امریکی جالب  
نکاحِ مذہبی تمام نکاحات میں سب سے آراستہ و مکرر ایسی ہیوں کے قلوب  
مروج کرنے کی ایک اور شریک و طریقہ اندازوں کو مات  
دینے میں مبتلا یہ کرنا چاہتیں ہیں حق تو ہے کہ کافی شبیہ کی  
خو آدیتوں نے سب کو شکست دیدی۔ اگرچہ انہیں اس کی

سکون وین و کشتی استاده بار کاشانه اندوه و جان فغان  
(دانیال ص ۱۰۰)

ملفوظات پیر سید محمد تقی

مفتی محمد رفیع

یہ تمام دیا ہے وہ کسی شکر یہ کا قحاج نہیں باگڑہ کے نورف

۱۰۸۵ : "طرح ترغیبی سند او نیکی"

نوجوان اگرچہ اپنے ایکہ دست کے سامانتائیں دخل دینا  
مرامز نادانی ہے تاہم جب تک میں اس کہے میں آپ صاحب  
کے فکر کے دل بہاؤں یہ جواسلوم تہو ہے کہ تم سبے بھی  
حالت میں عاجز رہو جب کہ میں جانتا ہوں کہ رات آرا کم کٹو  
ہوتی ہے۔ مگر انصاف میرا دست جو نیز تھیں اس سے  
خائف اٹھانے کی مہارت نہیں دیتا۔ جب وہ آجہی و زنجیروں کو  
آن سے حاکم رہا تھا تو فیصلہ کن جو میں کہہ کر میرا دوسرا دست  
مستعد بہر بہت ہی بے غم ہے۔ نوسالہ بچہ محبت و اپنے  
رہا کنندہ سے پہلے گیا تھا انہی تحلوں کو بوسہ دیتے ہوئے  
کہنے لگے کہ سو خوش رہا ہم آپ کا کس زمانہ سے شکر یہ یاد رکھ  
آپ نے چاہا کہ نہ اتنے تھیں تہہ ہمدردی کا پتا نہ دیکھ ہے۔

میں نے ان کے ساتھ ایک اور چیز سے جوتے پہنے۔  
میں نے ان کے ساتھ ایک اور چیز سے جوتے پہنے۔

نازیرین۔ عزیزِ عمر و فرس کوئی نئی آنٹ نہ دیا جا رہا ہے کیونکہ وہ دیکھو عافیت داکو مسلمانہ کہول کر لڑ رہی نکل گئے ہیں اس اب یہ کہ کو اپنی حفاظت کے متعلق غور کیا جائیے۔

نوجوان۔ باوجود یقین وہ نے بھی وہ انداز کے لئے  
جاتے ہیں تو جانے دو۔ مجھے جو خیر پہنچا بھروسہ ہے کہ  
وہ اپنے ایک دوست کو مار ڈالنے کا بھی حکم نہیں دے سکتا۔  
سوال مرثیہ یہی ہے کہ وہ اس جگہ موجود نہیں اور ان میں

کوئی جیسے واقع نہیں اس لیے مجبوراً ایسا انتظام کرنا پڑا کہ جب تک یہ لوگ میرے قریب پہنچیں ہر اس شخص کو جیڑ لیا جائے گا۔ یہ کہہ کر جو ان نے بڑا دردناک انداز میں کہہ دیا پھر اس کو کھڑکی سے بھی بند کر لیا۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد جو ان کو گلیز پر پاؤں رکھا کر لیا چاندنی سے بیڑ لکھا جس سے سونم ہوتا تھا کہ وہ کسی اہم مسئلہ پر غور کر رہا ہے۔ ساتھ کی کرسیوں پر بیٹھے جو

عبارتوں قیدی، اس کی حرکت کو حیرت کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔

پتہ چلنا دشوار تھا۔ حسین نانین کن انکھیں سے نبیوں کو دیکھ  
 رہی ہے اور مراد اُس کی شروع و ختم ہو چکی ہیں بے باک ابا زکی  
 کا تو یہ جان غرق ہیں نہ میں کہ وہ سہزاد چھلے پڑے ہوئے ہا  
 جن کو بینکر انسان اُن میں سن نظروں سے دیکھا جاتا تھ  
 وہ شکر یہ ادا کر لیا جتنی ہے باریک لب کھلے ہو جوتے ہیں  
 لیکن کوئی رکاوٹ ان عیم و ابوں کو بند نہ کرتی ہے۔ وہ خوف  
 اور عجب کی نگاہ سے بے باک ابا نو کو دیکھتی ہے مجھ پر دیکھ  
 کیا آفت میں گھر ہوا ہے تاہم اُس سے چہرے پر کتنی قسم کے  
 اضطراب کی علامت نہیں نہیں معلوم وہ کوئی سجدہ یہ جانتے  
 کیلئے تیار ہے کہ اس کا کیا نام ہے اکیوں آیا ہے۔ او  
 ان کے لئے کیا کرے گا جبکہ وہ کو نہ معلوم غمگین کیا کارروایا  
 کر رہے گئے۔ لیکن چاد شرم پوشنے کی اجازت نہیں دیتی۔

نوجوان مجھے خوشی ہے کہ آج اس اچھے وقت پر مجھ میں  
دوست سے ملاقات کرنے کا خیال آیا۔ مجھے یقین ہے کہ  
آج میں اپنے دوست سے تہاری گر خداری کی وجہ سے کچھ کڑم  
کوئی ہرج یا لگیتہ نہ بات نہ ہوئی تو سہا کی کی سفارش کروں گا۔  
ادب میں نہیں سید ملتا ہوں کہ وہ یقیناً مضبوطی ہو جائے گی  
ناظرین۔ بے باک نوجوان اگر آپ میں اس سہیت سے بھارت  
کھانا چاہتے ہیں تو اس پر اسرار سہتی کے نمودار ہوئے ہو چکا  
نکل چلے گی کی کوشش کرو ورنہ سفارش کا کرنا اس کا مضبوط  
ہونا بے نیاز قیاس ہے۔ ساپ کو معلوم نہیں کہ ہم کون ہیں اے  
جونیئر ہاؤس قد شمس ہے۔

نوجوان۔ اٹھی نیگرو کی عزیز ترین بیٹیاں پر تھیں سادیں نہیں  
 رہ سکتیں۔ غمزدہ ای صاحبہ میں آپ لوگوں سے بخوبی واقف ہوں  
 مجھے خبر ہے کہ آج ایک ابا نواؤ اپنے دوست قابل و ہمایہ قوم کے  
 جلیل القدر اصحاب اکابر کے ہم سفر ہو کر یہاں پہنچے۔ نہ کہ یہ خدمت غرض

کر کے لگا۔ کوشش تھی..... پرنس جون اور شہزادی  
فریڈی ای کوئی فرق نہ تھا۔ انہوں کو یہی کس طرح اُن کے ماسٹ  
رواٹ ہوں تین دن ہوئے کہ آپ صاحبان کی گرفتاری بمقابل  
نیاسٹون کے لشکر کو صورتِ دیگر نہیں ہو سکتی تھی۔ جو بے گھر



شاہ نائی بیگروہ لیجہ ایک تالیف گلی میں قتل ہوئے  
**نازیمن** دنگین لگا چوں سے نوجوان کے بددیا چہرے کو  
 دیکھ کر، آہ نوجوان تم ہماری شخصیت ادھارے صاحب کو  
 کس قدر واقف ہو۔ میرے باپ اور میرے بھائی کا قتل  
 ہمارے لئے کم تکلیف وہ نہ تھا جب کہ ہم خود گرفتار ہو گئے۔  
 یہ خوفناک تباہی جو بے رحم سفاک اور ظالم بوئیر سے ملتی ہے  
 آپ ہی ہے وہ اہل البانیہ کی ذمہ داری پر ہے اور مذہب  
 دنیا میں اس سے اہل البانیہ نام ہیں۔ البانیہ کے میناک  
 غیور اور جوان مرد بچے دیکھ رہے ہیں سن۔ ہے ہی کہ وہ  
 جو نیردن بدلی اپنی سرگزشتوں کو زیادہ کر رہے لیکن وہ اسکو  
 بجائے تنبیہ کے ہمت دلا رہے ہیں۔

**نوجوان** حاشا کلا اہب البانیوں کو الزام دینے میں مدد کرنا  
 مزہ نہیں دے گی جو نیرالبانیہ کی ایک رعیت ہے اور وہ البانوں  
 قانون کی ہفتہ عزت کرتا ہے۔ وہ بھر مالک میں جو کچھ کرتا ہے  
 اپنی ذمہ داری پر جیکنا نائی بیگروہ اس پر اگندہ ہونے سے البانیہ  
 ترائین ہمس پر کوئی حد قائم نہیں کرتے۔

**نازیمن**۔ لیکن اے نوجوان کسی ملک یا قوم کی قانون شکنی  
 جرم کی نوعیت بیان نہیں کرتی بلکہ قانون قدرت ہر ملک اور  
 ہر مذہب و قوم میں یکساں ہیں کیا تم دیکھ نہیں سکتے ہو کہ  
 بے بس اور کمزور لاپرواہ قیدیوں کو تین دن سے آبی نہیں پڑھ رہے  
 مکھنہ اور ام کی غیبت تک نہ لینے دینا کہاں تک نصرت اور  
 شکیک ہے۔ کیا وہ بے رحم اور ظالم نہیں یہ دیکھو غریب بچا  
 جو مرنے پر ہے اس کی کلائیوں میں نشان پڑ گئے ہیں کیا  
 البانوی ایسے سنگدل ظالم۔ ہر دم ڈاکو کو پناہ دینے میں  
 حق بجانب ہیں۔

تفصیلاً صدمہ دہانہ پر دھاکوں کی آوازوں نے خیالات کو  
 پہنچا دیا اور نوجوان نے میں میں ہو کر کہا کہ وہ بتا  
 جو نیردن بدلی اپنی سرگزشتوں کو زیادہ کر رہے لیکن وہ اسکو  
 بجائے تنبیہ کے ہمت دلا رہے ہیں۔

بشرطیکہ عین دشمن کا نام ہے خدا کیلئے وہ میناک

نمدا البانوی جوان ہمارے لئے اپنے آپ کو خطر میں  
 نہ ڈالو۔ سنگدل ظالم ڈاکو جب اندر پہنچے میں کاتیا با  
 ہو گئے تو تنہا ہی زندگی کیلئے ہماری ہمدردی کا جرم ظلم  
 باعث ہو گیا اور ابھی موقع ہے دستہ باری اتنی ہی ہمدردی  
 اور نیک بننا و کو ہم ہمیشہ شکر یہ کے ساتھ یاد کریں گے۔  
**کونٹ لوچ**۔ اے ہمدرد متین اگر تو ہمیں اپنی زندگی  
 خد غفلت کرنی چاہتے ہو نیر سے دوستانہ تعلقات ہماری  
 ان ہمیں کرپوں سے خلا ہی کے بعد قائم نہیں رہ سکتے  
 خود بھی بچنے کی کوشش کرو اور جو سکتے تو ہمیں بھی کال لپی  
 کوشش کرو وقت تھوٹا ہے اور تم ناموشی کے ساتھ بیٹھے  
 ہوئے ہو۔ وہ دیکھو انہوں نے صدر دروازے کا خیال  
 چھوڑ کر کسی اور راستے سے داخل ہونے کی غور کر لی ہے۔

پڑس چون خون اور اشت کے عالم میں نوجوان کی ناگواری  
 جھٹ گیا اور دوتے ہوئے بولا کہ آہ ہم بھر اپنی آہنی بھر گیا  
 شکائے جا بیٹھے جنہوں نے کہ میری کلائیوں کو زخمی کیا ہے۔  
 ہیکل کی قسم میں دوبارہ یہ تکلیف برداشت نہ کر سکوں گا۔  
 رحمد البانوی ہیں بچا ذیابھاگ کر میرے باپ کو ہمارا  
 نشان بتاؤ جو اپنے ہمارے معاملے کے ساتھ میں چھڑاے گا۔

**نوجوان** (اُس کے خساموں پر تسلی کے لئے ہاتھ پیرتے ہوئے)  
 نائی بیگروہ کے شہزادے بندل۔ جو میں نہیں چھوڑ کر جا نہیں سکتا  
 تسلی کھوڈ اٹوں تو تم تک پہنچنے میں کافی عرصے کا سفر تھا  
 جو نیردن بدلی ہمارے گا اور سلا تسلی بخش موت اختیار کر لے گا۔  
 چاناک کسی کپڑے کے ٹکڑے کی مدد سے کان میں آئی اور نوجوان نے  
 چتوڑوں کو حرکت دے کر کہا کہ دشمن خلاف توقع جلد ہی  
 ہم تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

دوسو وقت پہلا شخص توند۔ کو آیا جس کے دھاکے کی آواز نے  
 بے بس قیدیوں کو زور دیا اور خدا انوں کو سہی کر دیا سب  
 کتے آدمی ہیں۔ ہاں وہ... بیچ... چار... پانچ...

چھ... سات... اور... اور... میں مرنے سے پہلے  
 آؤ میرے ہمدرد نوجوان! میں نہیں خوش آسکتا کہ تم یہ

سب سے پہلے قیدیوں کے چھوڑنے پر تشریف لے آئے اور بے قیامت  
 غلبہ حاصل کر لیا تھا صدمہ دشمن شہزادی نے پڑس  
 جو نائی بیگروہ میں دھاکر انوسس اور حسرت بھری نگاہ سے  
 نوجوان کو دیکھا جس سے ظاہر تھا کہ اس کو اب اپنا نشانہ بنایا  
 تھا کہ نوجوان کے ہمت متزلزلے رنج ہونے کا فکر ہے۔  
 دہانہ پر زور دوتے دھاکوں کی صدا کے درمیان  
 شہزادی ٹریر نے کہا کہ البانوی نوجوان بچے تنہا ہی چلا گیا  
 داکڑ پر سخت حسرت ادا ہوسکتی ہے کہ تم نے جو نیردن بدلی  
 گھنڈ پر اپنی جان کو پائی غلط فہمی کے غم میں ڈال دیا ہم  
 میں بے بسی و جھوٹی سہانت میں، تم کو سوائے شکوہ کے  
 اور کوئی معاونہ نہیں دے سکتی۔

**نوجوان**۔ کم سن شہزادی تسلی کی ہر کسی خطے کا کھنڈی نہیں  
 میں اُن سے کوئی لڑائی لڑنے کیلئے نہیں آیا ہوں مگر تقیاً  
 نے میرے داروں کو زخمی کرنے کے مجبور کر دیا۔ فرض کر  
 ایک البانوی تو ہیں پر کوئی صوفت ہو بھی گئی تو اب صاحبنا  
 آس میں داخل نہ دیں۔ اس نشان میں دھانہ ٹوٹ گیا اور سب  
 مہیب خوفناک ڈاکو نڈ گھس آئے چار پانچ ڈاکو دستہ  
 کھڑے ہوئے بیابان نوجوان کو گھور گھور کر دیکھ رہے تھے  
 مہیا ہلا پر وہی کے ایک عجیب انداز سے ان کو دیکھ رہا تھا  
 اُن ڈاکوؤں میں سے ایک نے جس کی ڈاب میں کہ ایک گولی کا  
 سہلا ہسٹل لٹکا رہا تھا آگے بڑھ کر نوجوان کو اوپر سے  
 نیچے تک دھتیں بار دیکھا اور پھر ترش آواز میں کہا کہ تم اپنے  
 آپ کو جو نیردن کے دونوں میں سے کتے ہو لیکن میں دیکھتا ہوں  
 میرا خطبے میں صدمہ میرے جو نیردن کا ناب ہوں اور اس کا  
 کوئی دوست دشمن مجھ سے پوشیدہ نہیں۔

**نوجوان**۔ لیکن بے کراہی ہو لیکن تون نشان بتاؤ یہ خطہ  
 بعد میں مجھ کو اس طرح پریشان نہیں کرنا چاہیے میں یہاں  
 بیٹھا ہوں جو نیردن اگر فیصلہ کرے گا کہ میں اس میں  
 دھت نہیں پاؤں۔

نوجوان نے کہا کہ میں یہاں نہیں آؤں

# مراسلات

(ایڈیٹر کا نام نگاروں کی رائے سے متفق ہونا لازمی نہیں)

## مخلوط انتخاب لاد مذہبی کی بنیاد پر مذہب کو ہندوستان کی ٹائیکل کوشش

(از نامہ نگار خصوصی)

مخلوط انتخاب اور جداگانہ انتخاب کے متعلق جو بحث اس وقت ملک کے سامنے ہے اس کا صرف ایک پہلو سب کے پیش نظر ہے اور ایسی تاثرات و تردیدیں ہیں اس کا آہم پہلو ایک اور ہے۔ میں پنجاب خلافت کمیٹی کے ارکان اور خصوصاً علامہ اشرف مہاراجہ کو کہتا ہوں کہ وہ خدا اس پہلو پر اچھی طرح غور فرمائیں۔

ایک طرف یہ بحث ہو رہی کہ مخلوط انتخاب کا اثر ہندو مسلم تعلقات پر کیا ہو گا مگر اس سے آہم بحث یہ ہے کہ مخلوط انتخاب کے بعد جو مذہب کی حیثیت کیا رہے گی جہاں جہاں قومیت کی بنیاد و وطنیت پر بڑی اور مذہب کو درجنہ ثانوی رہا گیا دلائل ہمیں یہی حقیقت کا اصرار ہو چکا ہے کہ یہ مذہب میں بھی بڑا اثر کرے گا اور مذہب کی حیثیت ہندوستان میں بھی پیدا ہو چکی ہے اور آخر جہاں بھی کر رہی ہو گی لیکن میری یہ خواہش بھی کہ مذہبی اثر کو نیست و نابود کر نہیں خود ملحدانہ مذہب کا کہ کلام نہ کرنا تو بہتر تھا۔ علامہ اقبال صاحبان اس معاملہ میں نظر متفق سے کام لیں۔

کہ جس فرقہ وارانہ فتنہ کو ٹانگی دے افسوس ہے جن میں ہیں۔ ہمارے میں ہر مذہب کو بھاری پکار کر ناجائز ہے کہ آخر وہ کونسی چیز ہے تمام مذہب ماحول مذہب کی تبلیغ ہے اور حامیان مذہب کیا فرقوں کے اکثر تاثرات ہوتے ہیں اس لئے مذہبی محرک

کا خیال ہندو مذہب کی بنیاد پر ۱۰۰ کا ہندوہ دونوں مذہب پر یکساں ہے لیکن ہمیں کہ ہندو مسلم نزاعات نے اس کے

آہم پہلو کو تباہ کر دیا ہے۔

(۱) مخلوط انتخاب کے فوائد میں سے سب سے بڑی بات یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس سے کڑیل اور جامنی خیالات کے لوگ کنسل میں نہ جاسکیں گے۔ لیکن اسے لوگ جانتے جانی اوافقی ملک کے ہی خواہ ہوں۔ اگر خود کر کے قابل ہے کہ جامنی لوگوں سے

کیا مراد ہے غالباً یہی مراد ہے کہ جو ملک کسی خاص مذہب کے معاون ۱۰۰ مددگار ہوں اسکی توسیع و تشریح کر کے اسکی کڑیل کو کنسل میں یہ قانون پیش ہوا کہ ہندوستان کے باشندے آپس میں شادی بیاہ کر سکتے ہیں جس اختلاف مذہب شادی کے قانون جائز نہیں خارج نہیں ہو سکتا یہ قانون ملک کے اتحاد کیلئے ظاہراً اچھا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے اور یہی ہندو قومیت

کیلئے بنیاد کا کام دے سکتا ہے۔ اسکا اسکا قانون بنانے کی موجودہ کنسل سے فیصلہ سے کوشش نہیں کی جاسکتی کیونکہ ہندو مسلمان دونوں اسکی مخالفت کر گئے اور دونوں جماعتیں اپنے فائدوں کو اسکی مخالفت کیلئے مجبور کر گئی اس لئے مذہب کے خارج خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جاسکتا لیکن مخلوط انتخاب جاری ہو جائے تو

جب کسی مذہب کا تحفظ کنسل کے ممبروں کے ذریعہ ہو گا اور ہندو اور مسلمان دونوں میں خیال ہے ہونگے تو ایسے قانون یا آسانی سے پاس ہو جائیں گے اگر دیر نہ خیال کا کوئی ہندو یا مسلمان اسوقت مخالفت پر آمادہ ہو گا تو اسکی مخالفت جس کھول بنا ہو چکی

لہذا قابل توجہ بھی نہ ہوگی

(۲) ہندوستانی قومیت یا جنٹلمن کا یہ مفہوم ہے کہ یہ دونوں

قومیں الگ الگ اپنی قومیت کو برقرار رکھ کر ہندوستان کی آزادی اور ترقی کیلئے سعی و عمل کریں اور ایک کے لئے دوسرے کی معاہدہ کریں اور اس معاہدہ کی بنیاد پر جو اصول قرار پائیں گے وہی جنٹلمن ہے یا یہ مفہوم ہے کہ دونوں قومیں اپنے اپنے مذہبی جذبات کو ترک کر دیں یا کم از کم بالکل ترک کر دیں تو حیدر اور بت پرستی اسلامی تعلیم اور ہندو فلاحی کاموں میں مل جائے اگر اختلاف رہے بھی تو اسکو محض فرد شخصیت دیکھائے۔ اگر جنٹلمن سے یہاں معنی مقصود یہ ہے۔ تو انتخاب جداگانہ اس قومیت کیلئے فائدہ بخش ثابت نہیں ہو سکتا اس لئے کہ دونوں

قوموں کو متحدہ متحدہ منظم کرنے میں اس طرح آسانی و سہولت ہوگی اور اسی طرح معاہدہ کو مستحکم اور مضبوط بنیادوں پر قائم کیا جاسکے گا۔ ادارات انتخاب کے مخلوط ہونے کوئی جماعت من حیثیت الجماعت معاہدہ کی یا عداوتی نہ رہے گی۔

لیکن جنٹلمن سے معنی ملی مقصود ہوا اور قومیت محض وطنیت کو قرار دیا جائے جیسا کہ یورپ کے یانی الحال ترکوں کے اختیار کیا ہے تو یہ لاد مذہبی کا بیشیش ضمیمہ جس کو غالباً کوئی باغوت اور سچو دار سب دیا مسلمان پسند نہیں کر سکتا۔

(۳) ہندو مسلم فسادات بلاشبہ ملک کیلئے اور خود قوموں قوموں کے لئے بہت نقصان دہ ہیں ہر معاہدہ فتنہ کا پھل نہیں ہے کھٹکے لے لے اس پر خود غرض کر کے اور دونوں فسادات کے دور کر گئی کسی کو کرے لیکن اگر اسے ترک کرنے کا

طرح یا طریقہ یہی خیال کیا گیا ہے کہ ملک سے مذہبی خیالات کو بالکل پرہیز کر دیا جائے یا کم از کم دیکھا جائے اور ملک میں لاد مذہبی پیدا ہو جائے تو یہ رفع فساد کی بہت ہی بڑی چیز ہوگی جس پر ہندو مسلم جماعتوں کا ہندوستان جیسے ملک میں رضا مند ہو جائے گا جہاں مذہب کی محبت کا دستور لایا جائے گا



دنیا میں اس وقت مذہب خود سے بھی آزادی حاصل کر چکے لے ایک جہاں جہاں ہے اور اس جگہ میں بلاشبہ حاکمان ہر جگہ پسپا ہو رہے ہیں کیونکہ یہ لوگ مالی اور دماغی دونوں حیثیت سے کمزور ہیں۔

لیکن مذہب کو کمزور کر دینے کے بعد دنیا کی اخلاقی حالت کیا ہوگی۔ محل تامل ہے مذہب کے سوا کیا چیز ہے جو انسان کے ظاہر و باطن کو یکساں پاک و صاف رکھے۔

آخر میں اس قدر عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ مذہب اور جمہوریت میں منافات نہیں ہے نہ مخطوط انتخاب نہ مخطوط انتخاب اور جمہوریت لازم و ملزوم ہیں۔

ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے یہاں کی جمہوریت کیلئے جو دستور اساسی بنایا جائے انہیں فردی طور پر مذہب کے تحفظ کو اصولاً تسلیم کرنا ہو گا جو دستور جمہور کی مرتبہ زیادہ عزیز چیز کی حفاظت کا ذمہ دار ہندو دستور مستحکم و پائدار نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں نے کسی ملک کے دستور سلطنت کو آسان خیال کیا ہے یا محض دوسرے ممالک کے قوانین کی نقل کر لینا کافی سمجھتے ہیں وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ ہندوستان کیلئے دستور اساسی تیار کیا جاتا ہے اور کام صرف یہ کیا جانا ہے کہ پورے مختلف ممالک کے دستور کو پیش نظر رکھ کر کچھ اسکی کچھ اسکی نقل کر لی جاتی ہے اور اسکو ہندوستان کے دستور اساسی کا نام دیدیا جاتا ہے اس سے زیادہ عزیز و محترم کام اور کیا ہو گا۔

## تعلیم نسواں

لاؤ خباب لا کہ نہ دارنا تھ صاحب گیتا

غیر تعلیم یافتہ نیک جن عورت کو بھلا تعلیم یافتہ بدجن عورت کے طرح سے فضیلت حاصل ہے۔ اگر تعلیم حاصل کر نہیں عورت چل چل میں فرق آتا ہے تو ایسی تعلیم کو خیر یاد کرنا ہے

بہتری میں داخل ہے۔

ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ کترین کا موضوع نہ کو کوئی نئی مطومات سے ہے اور نہ کوئی باز پوشیدہ ہے بلکہ ہر شخص اس سے واقف ہے چونکہ فی زمانہ عوام کا خیال اس طرف سے ہٹا ہوا دیکھا جاتا ہے اس لئے محض یاد دہانی کے لئے اسکے دہرائی کی ضرورت سمجھی گئی ہے۔

دیکھئے عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا ہر چند مفید بات ہے لیکن اس سے بڑھ کر سدا چاری یعنی نیک چلن جو ناخود کردہ عورت کا سدا چار ہر مذہب میں صرف ایک ہی بتلایا گیا ہے یعنی بچی بریت و درم سے بڑھ کر اس کے لئے اور کسی مستند دلیل کو فضیلت نہیں ہے اسی سے دنیا اور عاقبت دونوں کی درستی ہونا ممکن ہے اور ایسی عورت نہ محض شوہر کیلئے سجدے بلکہ دلش کی ادنیٰ یعنی بھلائی کرنے والی بھی ہوتی کیونکہ دھرم کے برقرار رہنے کی صورت میں اسکی چوٹی قوت اس قدر ترقی پا جاتی ہیں۔ کہ اسکی قوت ارادی کے ساتھ ہی ہر ایک کام خود بخود انجام پا جاتا ہے۔ جو کام کہ نذر دوزخ و عذاب نہیں ٹھکانا وہ پتی پر عورت کی قوت ارادی سے فوراً ہو جاتا ہے زمانہ سلف کی روائیوں اور محققین کلام سے اسکی بخوبی تصدیق ہوتی ہے۔

پس صاف ظاہر ہے کہ عورت کو تعلیم یافتہ بنانے کی کوشش سے بیشتر اسکا سدا چاری بنانیکا خیال مناسبت ہے اگر تعلیم کی وجہ سے اس کے سدا چاری بننے میں ذرا بھی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو ایسی تعلیم کو خیر یاد کہہ دینا ہی مناسبت ہے

غدر کر نیسے یہ امر بھی بخوبی واضح ہوتا ہے کہ قدرت نے جو شرم دیا کا جو برہم دونوں کو عطا کیا ہے وہی ان کے سدا چار ہونیکا بہت بڑا ذریعہ ہے لہذا اس جوہر کو قائم رکھنے اور بڑھانے کی کوشش سے ہی عورت کو نکاح انجام تک ہونا ممکن ہے۔ چنانچہ اس جوہر کی حفاظت کرنا اور اس میں ترقی کا پیدا کرنا ایک ملالہ دین کا فرض ہے یہ بات بھی

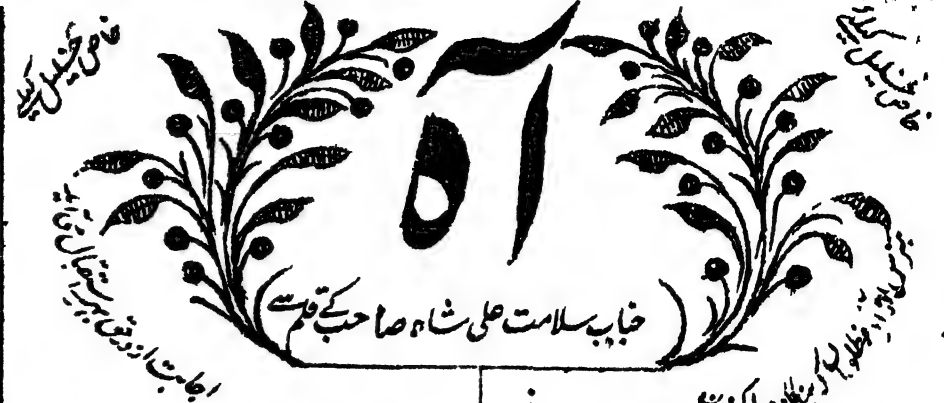
تجربہ سے دیکھنے میں آتی ہے کہ جو لڑکیاں اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر ہی اپنے دلی سر پرستوں کیساتھ ہی رہ کر جوان ہوئی ہیں انہیں شرم و حیا کا قرار واقعی مادہ جو کارآمد ہو سکتا ہے پایا جاتا ہے لیکن جن لڑکیوں کو نکاحوں سے محروم ہونے اور ان کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوتا ہے انہیں بہت سی کم شرم دیا پائی جاتی ہے اور کارآمد زمانہ تک بیکار نام باقی رہ جاتی ہے جسکا دباؤ چال چلن پر پڑا ہی کم رہ جاتا ہے فی زمانہ عام لوگوں کی توجہ اس طرف بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ بلکہ برخلاف اسکے عملدرا مد کر نیکو شخص کی تعداد بہت زیادہ ہے اس وجہ سے جو طریقہ تعلیم نسواں اختیار کیا جاتا ہے وہ بہت ہی مغرت رساں ہے کیونکہ اس سے شرم دیا بالکل جاتی رہتی ہے اور پھر بد اطواری اختیار کر نیسے روکنے والی زبردست توجہ اپنا کام نہیں کر سکتی جسکا انجام بھلائی کے بجائے برائی کی صورت میں نکل پاتا ہے صداقت کے لئے بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

اس لئے مجوزہ طریقہ تعلیم کی تبدیلی کی اشد ضرورت ہے اور ساتھ ہی یہ امر قابل لحاظ ہے کہ عورتوں کی تعلیم صرف اس وجہ تک محدود ہونی چاہئے کہ جس سے وہ درم سمندھی لپکوں کو بڑھ کر اپنے درم سے واقف ہوں اور انتظام خانہ داری میں اس سے مدد مل سکے اس سے زیادہ تعلیم دلا نیکا خیال بیکار ہی نہیں بلکہ نہایت مغرت رساں سے ہے۔

## ناظرین خلیل

ذاتی پریس ڈپوٹیکلی وجرے غیل جیسے کثیر الاشاعت اخبار کی طباعت میں جو شکستہ و ساقط پڑ رہا ہے خود سے باہر ہے۔ اس کے پندرہویں نمبر وقت پر شائع ہو سکیں تو آپ پر دل ہر ملان نہ دے۔ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اور خدا کو فضل و کرم سے قوی امید ہو کہ غیل جلد و جلد وقت مقرب پر شائع ہو سکے گا۔ بیخبر



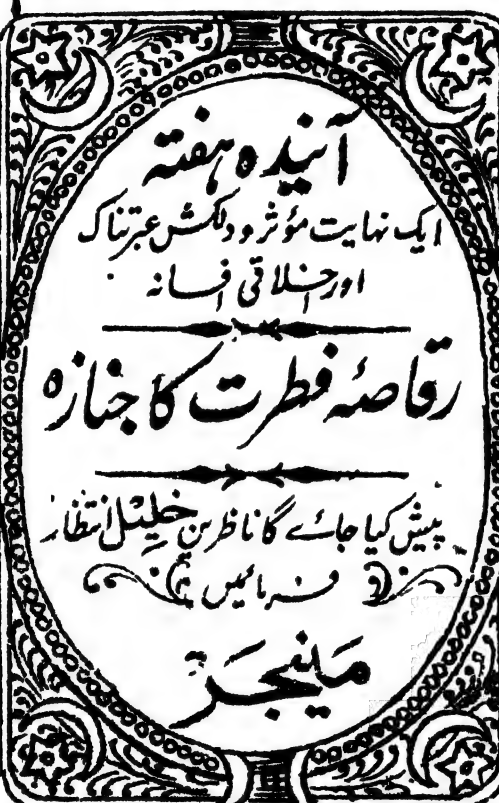


(۳)

رات کے دس بج گئے ہیں، ناصحہ بازار سے  
دودھ لیکر آ رہا ہوں، یکا یک ایک کتا بھونکا، دوسرے  
نے بھی اس کا ساتھ دیا، ناصحہ کا پاؤں پھسل گیا  
برتن سج دودھ کے ہر رو میں جا پڑا، ناصحہ بچارہ  
اٹھا اور کانپتے کانپتے اپنی نئی ماں کو حال سنانے لگا  
اُس نے پوری سرگزشت سنے بغیر گالیوں کی بوچھاڑ  
شروع کر دی، جس کو سنکر حاصدہ عاجز بن  
ناصر کی حقیقی ماں کے سامنے کبھی بھول کی چھری  
بھی ناصحہ کو نہ ماری تھی، بید لیکر آیا، اور نہایت  
پے دردی کے ساتھ اُس کا استعمال شروع کر دیا،  
جب ناصحہ پٹپٹے پٹپٹے پے جان چو گیا، تو ناصحہ کی نئی ماں  
نے کہا، "اس منڈی کاٹنے کو باہر کیوں نہیں لائیے"  
حاصدہ نے ناصحہ کو فوراً نادر شاہی حکم دیدیا، کہ وہ  
اس مکان سے اسی وقت چلا جائے، اب ناصحہ  
نہ رہا گیا، اس نے دونا نو ہو کر آسمان کی طرف منہ  
کر کے کہا، "اے آسمان گواہ رہنا، اے چمکے ہو  
ستار گواہ رہنا، اے آنکھ تجولی کھیلے ہو ستار  
گواہ رہنا، اور ہاں (تو بچا کر کے) اے زمین گواہ  
رہنا، اگر اب بھی میں کچھ کر گزروں تو اس کا گناہ بہ  
(والدین کی طرف اشارہ کر کے) ہو گا، کیونکہ اب  
صبر کا پالہ لبریز ہو چکا ہوگا، اور کوئی ہوتا تو اس کی  
اس دل ہلا دینے والی تقریر کو سنکر نوتر ہو سے بغیر نہ  
رہ سکتا، لیکن دس کی ماں نے جلدی سے چلا کر کہا  
گناہ تو بچہ نہ ماری ہوئی ماں پر....."  
یکا یک ناصحہ کا چہرہ چمک اٹھا، وہ پٹا اور اچھی چھری  
رات میں ہرستان کا رخ کر کے جلدی سے راستہ میں گنا  
پڑتا ماں کی قبر پر جا پہنچا، اور اُس سے پست گیا،

(۳)

آتے ہی اُسے نوکروں کے ساتھ سٹانا شروع کیا  
اس سے نوکروں کی سی خدمت یعنی شروع کر دی



اور ماں ہاں اس سے جون کی جھلسا دینے والی  
دھوپ میں باہر کا کام لیا جاتا، سروپوں کے  
دونوں میں رات کے وقت اس کو ایک ٹوٹی ہوئی  
چارپائی پر بٹیر تکیے اور بچھونے کے سٹایا جاتا۔  
لیکن ناصحہ نے مردانہ وار ان تمام مصیبتوں کا  
مقابلہ کیا، اور ذرا شکایت تک نہ کی، گو اس کی  
آہو و غال آنکھیں ہمیشہ آنسوؤں سے پر خم رہا کرتی  
تھیں اور یہی موتی اس کے دل کی کیفیت ظاہر  
کرتے تھے

پنجاب کے دار السلطنت لاہور کے پررو  
بازار انارکلی میں حاصدہ نے اپنی بریزا دیوہی  
کے ایک عایشان بلندنگ میں رہا کرنا تھا، صبح  
اور شام بلاناغہ اپنی شورٹ موٹر کار میں اپنی  
بیوی اور بچے کے ساتھ سیر کیا کرتا تھا، شو  
لیکن فلک کینہ ساز نے اپنے تئیں کسی آگے  
بٹھنے نہیں دیا، چنانچہ پلنگ اور موزی پلنگ  
جس نے لاہور کی سیکڑوں عورتوں کو بوجھ اور  
ہزاروں بچوں کو تھیم کیا، اس نے حاصدہ سے اس کی  
ناز واداکی بکلی بھی چھین لی، مرنے سے پہلے حاصدہ  
کو اس کی بیوی نے بلایا، اور وصیت کی کہ اس کے  
بیکسی سے شاہ دی نہ کرنا، اور بیٹے کا بازو اس کے  
ہاتھ میں دے کر کہا، کہ "میرے ناصحہ میری  
محبت کی نشانی تیرا کو بیٹے سے لگا کر رکھنا"  
اس کے بعد بیٹے کو سینے سے لگا کر اس کی پیشانی  
کا پوسہ لیکر خاوند کو ان آنکھوں سے دیکھائیں  
سہانی کہ رنج و غم پائی جاتی تھی، اور ہیشہ لیکر سو گئے

(۲)

حاصدہ اگرچہ اپنی بیوی کے مرنے پر بہت  
اور غم کیا لیکن اس کی یہ حالت دیر تک نہ رہ سکی  
اور اس نے جلد ہی اپنی بیوی کی وصیت کو بالآ  
حق رکھ کر دوسری شادی کر لی، ناصحہ کو باا  
چمکے ماں کی گود میں بھولوں کی طرح رہنا تھا، اس کے  
ساتھ لپٹا کتے کا سا سلوک ہونا شروع ہوا، نئی

فانی خاں

جملہ حقوق محفوظ

منہاج

# مغربی بھوت

## ایک چھوٹا عبرت انگیز افسانہ

از جناب منشی محمد شریف صاحب مددگار سینئر صدر بینک امداد باہمی، پشاور، وزیر آباد

میں شریک ہو سکتی ہیں اور غیر مردوں سے بے تکلف گفتگو کر سکتی ہیں۔ اب مزید مطالبہ کس بات کا ہے؟ جہان آباد بیگم۔ وہ اب ان حقوق کی خواہش ہیں کہ ملک و ملت کی انجام دہی۔ قومی بہبودی۔ و ترقی کے معاملہ میں بھی وہ مردوں کے ہم کمر رہیں۔ قومی سیاسی معاملات میں ان کی رائے ملحوظ نہ اور مردوں کی طرح ان کو بھی ہر فیصلہ میں ملازمت دی جائے۔ اگر ہاں کی صورتیں شروع سے پر دے میں رہیں تو ایسے حقوق کا مطالبہ نہ کرتیں جب وہ مکان کی چار دیواری سے آزاد ہوئیں تو ان کو وہ مسئلہ منازل طے کرنے کی سوجھی بایہ بے پردگی کا ہی باعث ہو کہ ان کا اس قدر حوصلہ ٹوٹ گیا کہ اگر وہ مرد اس معاملہ میں طاقت اندیشی سے کام لیتے تو ان کو پوسے میں رکھتے تو یہ نوبت نہ آتی نہ کیا تم ان کے میں مغربی خواتین کو حق بجانب سمجھتی ہو؟ جہان آباد بیگم۔ ہاں میں حقوق انسان کی پوری تائید کرتی ہوں۔

صیان اختر۔ کیوں نہیں تمہارے دل و دماغ میں مغربی خیالات جاگزین ہو گئے؟ مغربی بھوت تم پر سوار ہو کہ اس کا دور ہونا نہایت مشکل ہو میں دلائل و براہین سے ثابت کروں گا کہ عورت امور خانہ داری اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے یہ حقوق

صیان اختر نے پہلے دینی و مذہبی تعلیم حاصل کی بعد انگریزی علم پڑھا اور بی۔ اے کی ڈگری پاس کی۔ وہ وکالت کر کے اپنی زندگی خوشحالی سے گزارتے تھے۔ ان کی بیوی بھی انگریزی پڑھی ہوئی تھی لیکن دینی علم سے بے بہرہ تھی۔ ایک یورپین محلہ سے انگریزی تعلیم پائی تھی۔ وہ پردہ کی سخت مخالفت تھی۔ اس لیے یہ خاتون روز بے پردگی سے لگتی پر سوار ہو کر سیر و تفریح کے لیے جاتی تھی۔ میان اختر اپنا زمانہ کرتے تھے کہ اس طرح سے باز آئے اور پردہ اختیار کرے۔ لیکن خاوند کی ان تمام باتوں کا اُس پر کوئی اثر نہیں ہوا کیونکہ وہ شریعت سے پردہ دہی کی عادی تھی۔ ایک روز میان بیوی شہب کے وقت آرام کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ آپس میں ادھر ادھر کی باتیں ہو رہی تھیں۔ دوران گفتگو میں حقوق نسواں کے متعلق بحث چھڑ گئی وہ بحث یہ ہو کہ

جہان آباد بیگم۔ میں مختلف انگریزی اخبارات میں یہ مضمون دیکھ رہی ہوں کہ یورپین خواتین حقوق نسواں کا مطالبہ سختی سے کر رہی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ مردوں کے مساوی تمام حقوق ان کو مل جائیں۔

صیان اختر۔ میں سخت تعجب کرتا ہوں کہ مغربی خواتین اب اور کس قسم کے حقوق چاہتی ہیں؟ ان کو طرہ کی آزادی حاصل ہو کہ وہ پردہ سیر و تفریح کر سکتی ہیں۔ تمام ناشائستہ و غیر مردوں کی مجلسوں میں

مجلسوں میں سنی کھیل گاہوں میں لوگ جوق و جوق آ رہے ہیں۔ فائر بریڈ سے پردہ انہیں بچھ چکے ہیں۔ اور اپنی پوری طاقت سے اس بڑے گھمبیر پانی پھینک رہے ہیں۔ لیکن پانی ٹپوٹ کا اثر نہ تھا۔ ہر تڑوکی کے مکان والے اپنا اپنا سہا نکال کر باہر پھینک رہے ہیں۔ خدا خدا کر کے دو گھنٹہ بعد گنگا کے پانی نے آگ پر قابو پایا۔ اس کے بعد لوگوں میں چرمیگیاں ہونے لگیں۔ ہر کوئی اپنی عقل کے مطابق دلائل پیش کر کے کہہ رہا تھا کہ حاصل کی بڑی آگ اس طرح لگی اور اس طرح لگی۔ لیکن کسی کو کیا خبر تھا کہ وہ آگ جس نے لاکھوں کی بلدیات اور سہا کو خاک کر دیا۔ اور جس نے حاصل سے اپنی بیوی کے جگر خیم جلا دیو گیا۔ وہ آگ خاصہ کی آہ تھی۔



جو وقت جس طرح سے کسی کا گذر گیا  
مانا خراب تھا مگر چھپا گذر گیا  
ہر شکر کی جگہ کہ شکایت سے فائدہ  
ہر خلیل تھا جو گذرنا گذر گیا



اور وہ باہر کے کاموں کے انجام دہی میں استطاعت نہیں رکھتی۔ عورت کے لیے اس کی آزادی کی کوشش کرنا گویا اس کے لیے سختیوں اور مشقتوں کا جیسا کرنا عورت کا کام صرف یہ ہو کہ وہ بچوں کو تعلیم و تربیت اور امور خانہ داری کو انجام دے اور مرد اس کی حفاظت و کفالت کرے۔

جہان آباد بیگم۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک عورت پوسٹ آفس وٹیکیرام کا کام انجام دے رہی ہو؟

صیاں اختر۔ میں یہ بات جانتا ہوں لیکن عورت اپنے ایک بڑے فرض نبھی کہ ادا کرنے میں کوتاہی کر رہی ہو۔ وہ بچوں کی پرورش و تربیت دوسروں کے سپرد کیے ہوئے ہے جو اس کا دراصل طبعی کام تھا جب ایک عورت اپنی طاقت سے زیادہ محنت و مشقت کرنے لگی تو اس کا حسن و جمال۔ رعنائی۔ زیبائی ناز و ادا۔ سب خاک میں مل جائیں گے اور جب پھول مچھا جاتا ہو تو اس کی قدر جاتی رہتی ہو۔ مرد عورت میں رعنائی زیبائی دیکھنا چاہتا ہو۔ جب ملاحظہ ہو کہ روپ میں کمی ہو جائے گی تو مرد کی نظر میں عورت کی وقعت کم ہو جائے گی۔ عورت مرد میں جہالت و تنومندی

دیکھنا چاہتی ہو۔ مرد میں یہ اوصاف جب بھی ہو سکتے ہیں کہ ورزش و محنت کی عادت ڈال جائے۔ اسلامی نقطہ نظر سے عورت کم سمجھ ہو۔ وہ ایک شفاف و نورانی جسم ہو جس کو شریعت اسلام نے آب گینہ و روشن قد کے سے تشبیہ دی ہو۔ اور تعلیم کر دیا ہو کہ اس کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جس کی وہ استطاعت نہیں رکھتی۔ عورت کی ساخت میں بھی تین فرق ہو۔ اعضاء جسم کی نوعیت و قوت میں بھی اختلاف ہو۔ وہ زیادہ پریشانی و تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتی۔ جس کا ثبوت عورتوں کی آئے دن کی خود کشیوں سے ملتا ہو اگر مرد پر مصائب آلام کا پہاڑ بھی ٹوٹ پڑے تو وہ تحمل ہو سکتا ہو۔ قوت و شوکت مرد کو دی گئی ہو۔ عورت میں خود بینی و حرص کا مادہ زیادہ ہو۔ اس کی طبیعت رنج و خوشی سے بے بسی متاثر ہو جاتی ہو۔ میری یہ تمام بحث اس امر پر دلالت کرتی ہو کہ عورت مرد کے مقابلہ میں ضعیف خلق کی گئی ہو۔ مردوں کے برابر حقوق طلب کرنا ایک مجنونانہ و جاہلانہ حرکت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اگر عورت کو تمام مساوات حاصل ہو جائیں تو نظام عالم میں انتشار پیدا ہو جائیگا۔ کیونکہ عورت دقوں اور زحمات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ جب عورت کو باندھکر ملازمت کیگی تو کیمرہ

مکان میں رہ کر اٹھتے بھونے گا۔ اور کھٹو بکر کرے گا۔ ملازمت محنت و مشقت کرنا اس کی فطری عادت ہے۔ جب میاں بیوی ملازمت کریں گے تو بچوں کی پرورش و امور خانہ داری کا کیا حال ہوگا۔ جس کا نتیجہ ہوگا کہ تمام نظام عالم درہم برہم ہو جائیگا۔ جہان آباد بیگم۔ مردوں کو دنیا کی تاریخ بتلائی کہ عورتوں نے حکومت کی۔ تمام ملکی انتظامات کیے۔ شہر کوئی میں نام پیدا کیا۔

صیاں اختر۔ ایسی چند عورتیں ہیں جو سربراہی سلطنت ہوئیں۔ مردوں ہی کے بل بوتے پر عورتوں کی حکومتیں کیں۔ مرد مشہور۔ وزیر۔ سپہ سالار بنے۔ مرد ہی نے ظہیم کے مقابلہ میں اپنی غریب جائیں مترباں کر دیں کیا عورتوں کی فوج نے ملک گیری یا ملک داری کی عورتوں نے غازیان و مجاہدین میں کوئی نام پیدا نہیں کیا اور نہ کوئی عورت مرتبہ نبوت کو پہنچی۔ یہ سلسلہ بحثیں ہمیں پھینچا تھا کہ گھڑی نے اس تاریخ کے ختم ہونے کی اطلاع دی۔ آخر نے کہا کہ رات زیادہ ہو گئی۔ بارہ بج گئے۔ نیند کا غلبہ ستار ہا ہو۔ اب آرام کرنا مناسب ہو۔ اور اس کے بعد دونوں میاں بیوی اپنی اپنی جگہ بستر اشت پر دراز ہو گئے۔ (باقی آئندہ)

حیدر آباد میں بوتلیں چل گئیں

آپ کو اب تک جب نہیں ہو گلوب سوڈا وٹرفیکٹری کی تیار کردہ سوڈا۔ لیوٹیف۔ جنور۔ دس بھری۔ ناگنی۔ گلاب۔ اور اس کریم۔ سوڈے وغیرہ کی بوتلیں کم قیمت اور بالائین ہوئی کے باعث غیر معمولی شہر حاصل کر چکی ہیں۔ جس کے لیے ہمارا دعویٰ ہو کہ آپ ایک تہہ متما کرنے بعد کبھی دوسری فیکٹری کا مال کبھی پسند نہ کریں گے صرف امتحان شدہ ہو۔

میں گلوب سوڈا وٹرفیکٹری حیدر آباد (دکن)

مبلغ ساٹھ روپیہ کا نقد انعام

جو کوئی ہمارا سمریم کے اصولوں سے تیار کیا ہو اس کو بہی جادو کا سرساکھوں میں ڈال کر جس مرد عورت چاہے وہ کیسا ہی سنگدل مفرد اور سخت کلام کیوں ہو اس کے سامنے چلا جائے تو وہ اسی وقت اس پر مہبت ہو جائے اور اسے ہر وقت آپ کے ہی ساتھ رہنا پسند ہوگا۔ بغیر آپ کے ماہی بے آپ کی طرح بفرار ہے گا۔ زیادہ لکھنا فضول عقلمندوں کو اشارہ ہی کافی ہو غلط ثابت کرنے والی کو مبلغ ساٹھ روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اس قدر دان اصحاب ضرور قدر کریں۔ بار بار اب وقت ہاتھ نہیں آئیگا۔ قیمت سے پرہیز کیا استعمال فرمائیے۔ (فوت) قیمت کی کمی و نمونہ کے لیے فضول خط و کتابت کریں۔ آپ اپنا اور ہمارا وقت ضائع نہ کریں۔ پتہ صاف خوش خط پر کرنا چاہیے۔

پتہ: دلی الٹیرا ایل سمریم باؤس انڈیمیکل ورس نمبر بی فیروپو خاص شہر (پنجاب)

# لطیف وظیفہ

اد۔ جو نا بھی یہی چاہیے کہ ہر خطاب نیا ہو۔

عدالت۔ کہو جو کچھ کہوں کا حلف سے کہوں گا۔  
جاہل گواہ۔ جی برابر حق سے کہوں گا  
عدالت۔ او یوڈیم حلق سے نہیں حلف سے  
گواہ۔ (خدا جانے کیا بھکر، نہیں سرکار اس  
تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

میوی۔ (شوہر سے) اچھا یہ بتاؤ کہ ہم دونوں میں سے  
پہلے جنت میں کون جائیگا۔

شوہر۔ میں۔  
میوی۔ یہ کیسے  
شوہر۔ چونکہ تم مجھے ہر کام میں آگے رکھتی ہو۔

بڑا بھائی۔ ماؤ نے ہم تنہا پیسہ غائب کر دیں  
چھوٹا بھائی۔ لاہو سے ہن ہے پیسہ دیکر، مگر بھائی و بچے

مولانا محمد علی۔ آنادی ہر گز میں ہنچا پائے۔

مین چندر۔ مولانا آپ کے گھر میں کیا ہے۔  
مولانا۔ جناب بخوت میں سیشن

مہر علی۔ آج کل دی کے باغ و بہار میں مہانا گائی  
و اس سے میرے خطاب کا جو اندیشہ ہونے لگا ہے۔

مہنا گاہ کے لئے سچے اور وہ صفائی کا خطاب پسند کیا ہے۔  
نقوچر مسٹر آغا کی د..... دو غلوئی میں

شک نہ خطاب سے اقلات البتہ کچھ عظیم چاہتے ہیں  
اور وہ صرف اس قدر کہ جو صفائی کی ... عی ن  
پرستور۔ بے مگر معاف کو دیا سے بدل دیا جا

# عالم اسلام

## ترکی میں سازشیں

ترکی سے پچھلے دنوں دو حریفہ سازشوں کی اطلاعات موصول  
ہوئی ہیں جن میں سے ایک کا سربراغ تو قسطنطنیہ میں طلبہ  
داد و دوسری انکارہ میں بے نقاب ہوئی ہے یہ ریوٹر کی  
اطلاع سے کہ اول الذکر تشارش کے شرکار ہیر و مہر اور  
سیواس تک پھیلے ہوئے ہیں

دقیقت یہ ہے کہ مصطفیٰ اکمال پاشا کی صدارت میں  
کامل شخصی حکومت کا رنگ پایا جاتا ہے اور مجلس جمہوریہ میں  
کسی کی یہ مجال نہیں کہ ان کے مسلک کے خلاف آواز  
بلند کر سکے۔

کسی مستحکم اسلامی سلطنت کے خلاف اندرونی سازشوں کا  
دو دوسرے مسلمان کیلئے موجب تشویش ہے ہیں امید ہے کہ  
مصدقہ جمہوریہ ترکیہ انقلاب افغانستان سے ہمین حاصل رہینگے  
اور موجودہ داخل انگلینڈ مغربی خواب سے جو ملک کو اسلام کی  
مقدس تعلیمات کو ملک میں بحال کر کے ان نفرت و فحاشات  
انگلینڈ بابت کو جو ان کے خلاف اسلامی دنیا میں پیدا ہو چکی  
عزت و وقار سے بدلے اور یہ خود کو ہر مسلمان کے منہ سے  
خانی کہہ لائی کی کوشش کو روینگے۔ (خیل)

## دو کاسبل نشانہ بندی ہو گئے

جنوینیہ۔ انجوری آج شہر کے مختلف حصوں میں پولیس کے  
دو بینائی گولی کا نشانہ بنائے گئے یہ دونوں سپاہی  
مشتبہ انہماں کے ٹکٹوں کا سائنہ کرینگے لئے گئے تھے۔  
قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔

## مکلا سے سید محمد بن عقیل کا اخراج۔

سلطان مکلا فخر تعلیمی سید محمد بن عقیل کو مکلا سے خارج  
کر دیا ہے سید محمد بن عقیل اس علاقہ کے مشہور اور عزت و کرامت کے

آفتاب احمد خاں صاحب شہر پور علی گنج صاحب پوری  
کونسل کے راضی سے سکدوش ہو کر ہندوستان آئے تو  
مسلم یونیورسٹی کے دانش و ناسر مفرد ہوئے۔ اسپر ایک  
بطور شیخ نے کیا خوب کہا تھا۔  
خدا فیہ کرے سلم و یونیورسٹی پر آفتاب مغرب کی طرف سے  
ہا کر چکا ہے۔

چنانچہ آپ کے بعد سے جو انقلابات مسلم یونیورسٹی میں  
ہوئے ہیں وہ طبع آفتاب از مغرب کا تاشا ہیں  
کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت برپا ہے۔

ڈاکٹر بیجہا صاحب سادہ ہوتوں پند توں اور لوگوں  
ختم کر دینے کا حکم دیتے وقت یہ سوچا کہ ہر دو صاحب  
اور انوی جی سن لینگے تو ہوشیار ہو جائینگے۔

منظم۔ راجہ ہتھل کے سلسلہ میں آپ کو نا کام  
لینے لہے۔

کارکن۔ مجھے اگر ایسی جاسوس مٹائی ہمیں کر رہے کا  
ایجا تجربہ ہے۔

مہانا گاہی نے کلکتہ کا انگریس کو کھٹ پتلی کے تانہ سو  
تشبیہ دی ہے معلوم نہیں کہ نمایاں پنجاب کو اس  
تاشیں کو نا مدب دیا گیا ہے۔



## افغانستان و سر

### انقلاب پر انقلاب

۱۴ جنوری ۱۹۲۹ء

آج ان افغانان اپنے بڑے بہائی سردار غایت اللہ خان کی جن میں کثرت سے دستبرجئے آپسے اپنی آخری تقریریں فرمایا کہ میں نے آج تک جو کچھ کیا وہ اپنے راحت و آرام کیلئے نہ تھا بلکہ مرگ ملک و ملت کیلئے نیز میں اب بھی ایک سچا مسلمان ہوں اور ہمیشہ ایک پکا اور سچا مسلمان ہوں گا۔ امان اللہ خان کی تخت نشینی سے آج تک غایت اللہ خان نظر بند تھے۔

۱۵ جنوری ماسکو۔ آج سردار غایت اللہ خان نے بھی اس شہر پر تخت نشینی سے سبرداری دیدی کہ وہ ادو کی ادو کو محفوظ رہے۔

۱۶ جنوری۔ سیستہ۔ آج سردار غایت اللہ خان نے بھی کابل کا بین ہو گیا لیکن ابھی تک اس کے قبضہ سے باہر ہے دیگر حالات میں بھی اب تک کوئی بہتری نہیں فصل خانے محفوظ ہیں۔ سردار اعلان کر رہے ہیں کہ یہ ساتو کلی اختیارات حاصل کریں اور اس کا لقب حبیب اللہ ہوگا۔

### امان اللہ خان محفوظ اور بحیرہ میں

۱۷ جنوری۔ امان اللہ خان کے نہ کوئی کوئی بھی نہ کی گئی تھی زخمی ہوئے بلکہ یہ بحیرہ میں تمام قتل ہو چکے تھے۔ امان اللہ خان قندھار سے نہایت ترک احتیاط سے اٹھ کر قندھار گیا۔

### آئندہ جنگ کے آثار۔

### بہر مد میں بھرتی شروع ہو گئی

راولپنڈی۔ ۱۹ جنوری۔ سنا گیا ہے کہ صوبہ سرحد اور بلخ ایک کے چند دیہات میں سنا دی کرائی جا رہی ہے کہ فوجی بھرتی کھل چکی اور کہ لوگوں کو بھرتی ہونا چاہیے نہ معلوم یہ بھرتی کیوں ہو رہی ہے۔

## سردار محمد عمر خان کی گرفتاری

### حاجی صاحب ترنگ نی کا شاندار کارنامہ

معلوم ہوا ہے کہ سردار محمد عمر خان افغان نے جو گذشتہ دنوں اپنے جان و نام اور آبادی قوم پر افغانستان کی فیر سنکر فتنہ پردازی کو اور زیادہ تقویت دینے کی نیت سے وار ہو گیا تھا۔ انان زئی میں ایک خان کے یہاں جو ایک حیثیت سے محمد عمر موصوف کے تعلق داروں میں سے تھے، ایک رات قیام کیا ساج معتبر زیدی سے معلوم ہوا ہے کہ محمد عمر حاجی صاحب ترنگ نی کے پاس پہنچا۔ حاجی صاحب حالات معلوم کرنے کے بعد محمد عمر کو گرفتار کر لیا۔

## افغانی شہزادہ سردار خان کی گرفتاری

### حکومت ہند کی احتیاطی کارروائی

الہ آباد۔ ۱۴ جنوری۔ سردار سرد خان بڑے شہزادہ سردار خان معروف کو ان کے مکان واقع الہ آباد سے جبراً کی شہر لے کر قندھار لایا گیا اور وہیں حالات میں بند کر دیا گیا معلوم ہوا ہے کہ سردار ملک کی گرفتاری حکومت ہند کے لشکار کی ماتحت عمل میں آئی ہے گرفتار شدہ شہزادہ کو حکم دیا گیا کہ اپنے آئین اسلام حکومت کے حوالے کر دے اور قندھار کی وجوہات ظاہر نہیں کی گئی ہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ یہ صرف احتیاطی کارروائی ہے۔ شہزادہ کے ساتھ عملاتیں اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور اس کو پھانسی والی سامان استعمال کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے اس کے بہائی سردار رشید خان کو بھی اس سے ملنے کی اجازت ہے۔



## مالک غینہ

### ملک معظم کی رقتا رقت

لنہن ۱۵ جنوری۔ شاہ کی حالت آج دن بھر اچھی تھی جو خیف ترقی رو مابوئی تھی وہ برابر جاری ہے۔ ملکہ منظر تقریباً صحت یاب ہو چکی ہیں اور شاہزادے جارج کی حالت بھی اب بہت اچھی ہے۔

## جنرل سیلے شیو کا قتل

### ایک نوجوان گرفتاری

ماسکو کی اطلاع ظہر ہے کہ جنرل سیلے شیو کا قتل کے سلسلے میں ایک نوجوان کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کا انتقام لینے کی غرض سے جنرل کو مار ڈالا۔ چونکہ اسی جنرل کے حکم سے جنوبی روسی سول دار کے زمانہ میں میرے بہائی کو یہاں ہی دیکھی تھی۔

### برطانوی جہاز ڈوب گیا

### سولہ آدمی ہلاک ہوئے

گراسون (روئے) ۱۵ جنوری۔ جنرل جی کشتیاں یہاں آئی ہیں ان سے دریافت ہوا کہ برطانوی جہاز ڈوب گئی تھی اور ڈوبنے والی جہاز کی حالت میں طوفان میں تھیں کہ کچھ نہ بچ سکے۔ اس میں سولہ آدمی تھے وہ سب ہلاک ہو گئے۔

### دو جہازوں کا تصادم

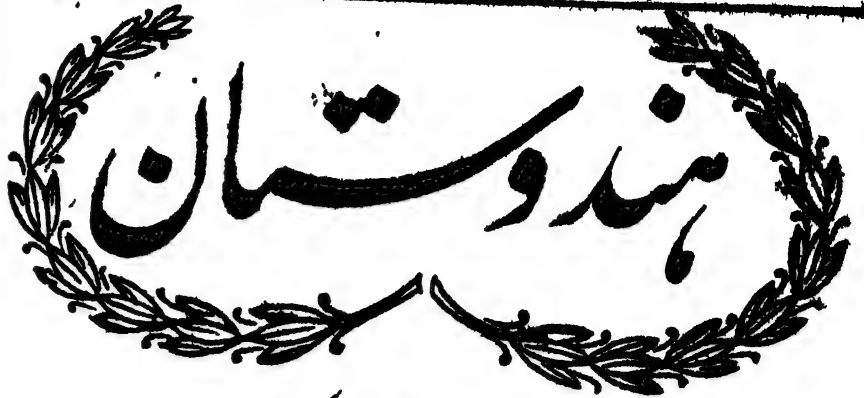
لندن ۱۵ جنوری۔ آج ایک سوئڈش جہاز اور ایک اور جہاز دو بار انگلستان میں تصادم ہو گیا خطہ سے اطلاع دیے گئے گئے چارے گئے دو جہاز اور ایک سوئڈش جہاز تھیں۔ فوجی امداد کیلئے روانہ ہو گئی سوئڈش جہاز کو زیادہ نقصان نہ پہنچا اور وہ سفر کو عادی ہو گیا اور سرے جہاز میں سولہ آدمی ہلاک ہوئے۔

## پولیس ورگاؤں والوں کا تصادم

کچھ عرصہ ہوا کہ بمبئی میں چشم بیل نامی چیلہ اور کمال بدوش نامی گروہ کے تصادم نے واقعہ رازا ہالیا بمبئی کو قہقہے لگانے کا موقع دیا تھا۔ مگر ہر جنوری کی شام کو نور پور کا گٹرے میں پولیس اور گاؤں والوں کے تصادم نے منسنی پیدا کر دی ہے۔ جبکہ پولیس کے چند نوجوان نور پور کی طرف بھاگتے ہوئے آ رہے تھے اور اپنے دوسرے ساتھیوں و نیز عام سبک سے امداد کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پولیس کے چند آدمی ایک فقیر کی موت کے سلسلے میں جس کی نعش نور پور کے قریب شکر پر پائی گئی تھی، قریب کے گاؤں میں نعش کے لیے گئے ہوئے تھے۔ جس کے دوران میں پولیس کے آدمیوں گاؤں والوں نے پٹینا شروع کر دیا۔ معلوم ہوا کہ ڈپٹی کمشنر کا گٹرہ اور دیگر افسران پولیس نور پور آئے والے ہیں اور چند دن یہیں قیام کریں گے۔

## کھر کی سی پچاس ہزار غائب

بھنگ ۱-۱۲ جنوری - سرکاری خزانہ کی کھر کی پچاس ہزار روپیہ غائب ہو جانے پر بینک کے حقوق میں ہوجان پیدا ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مرکز کی بینک نے سرکاری خزانہ میں پچاس ہزار روپیہ ایک چیک پیش کیا، چونکہ چیک پر بینک کے آئری سکریٹری کے دستخط تھے اس لیے خزانہ نے خزانچی کو چھوٹے قہتم کر دیا، لیکن بینک کے افسر کو یہ روپیہ وصول نہ ہوا اور خزانچی بیان کرتا ہے کہ میں نے روپیہ ادا کر دیا، ہر دو جماعتوں نے واقعہ کی اطلاع دیکھ کر جھڑپ کو دیدی ہے، ایک خزانچی پولیس کی حواست میں لے لیا گیا۔



## اعلیٰ حضرت حضور نظام کی دریا دلی

مسلمان عرصے سے صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں لیکن مارا جہ کے کارکن اس کی از سر نو تعمیر میں مصروف ہیں۔ آج صبح دس بجے چند مسلمان اس عمارت کو دیکھنے کے لیے گئے، لیکن مارا جہ کے ٹھیکدار نے انہیں اندر جانے کی اجازت نہ دی جس سے جھگڑا ہو گیا اور فریقین میں لاثیمیاں چل گئیں۔ کئی آدمیوں کے چوٹیں آئیں، چار آدمی ہسپتال پہنچائے گئے۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی اور کئی آدمیوں کو پولیس اسٹیشن پر لے گئی۔

## قتل کے متعلق پولیس کی سرگرمیاں

لاہور - ۸ جنوری - سٹر سائڈ میں اورچن سنگھ کے قتل کے سلسلے میں پولیس نہایت مستعدی کے ساتھ سرگرم تقیش کر رہا ہے اور اب اس نے اپنی توجہ دیہات کی طرف مبذول کر کے چنانچہ افسران پولیس کی ایک جماعت مختلف صورتوں اور لباسوں میں دیہات کا چکر لگا رہی ہے جن میں سے کچھ ایک نے دیہات کی باقاعدہ رہائش اختیار کر لی ہے اور یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ ڈاکوؤں کی جماعتوں سے ریل میل پیدا کیا جائے۔

ایک لاکھ روپیہ کا گراں قدر عطیہ ۱۶ جنوری - ہرگز اسٹڈ ہائینس اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن خلد اسد ملک و سلطنت نے ۵ جنوری کو ننگا سے مراجعت فرمائی تو حضور نے گورنر بنگال کے پاس ایک لاکھ کی رقم بھیجی کہ جس طرح چاہیں اس کو خیرات کے کاموں میں مستحق جماعتوں میں بغیر امتیاز مذہب و ملت تقسیم کر دیں۔ اس کی یادگاریں ہر کہ ۲ سال کے بعد آپ بنگال پہلی مرتبہ تشریف لائے تھے۔

## ۲۸۴ - موپلا قیدیوں کی رہائی

مدرا سی - ۹ جنوری - حکومت نے ۲۸۴ موپلا قیدیوں کی رہائی صحت کے باعث علی پورم جیل سے رہا کرنے کا حکم دیدیا ہے۔

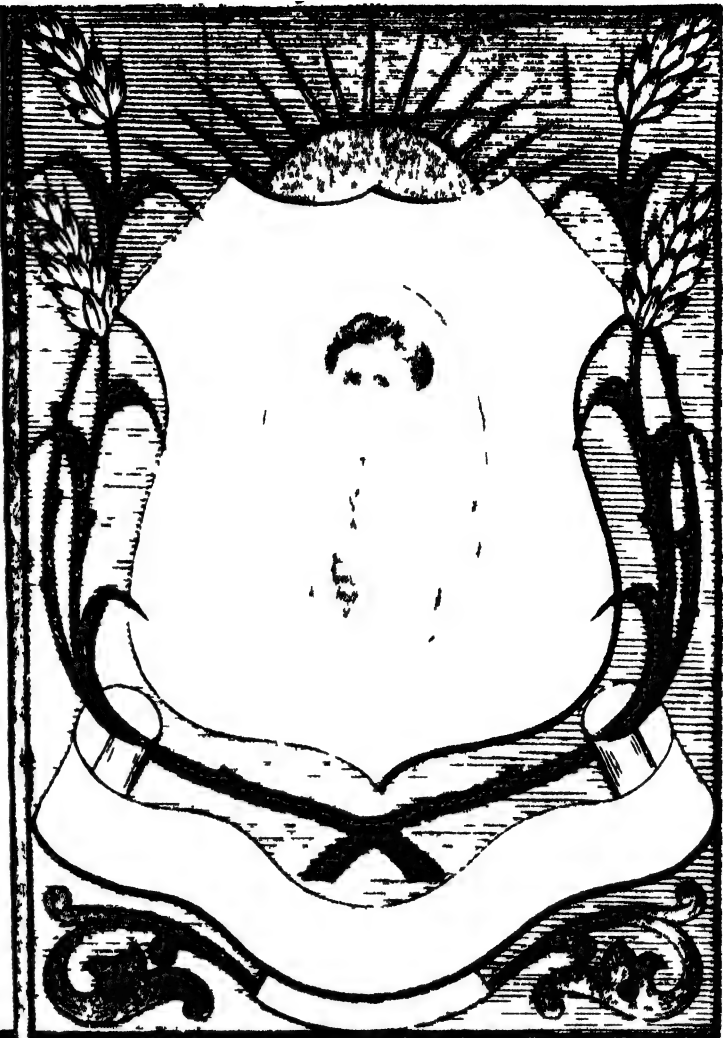
## زینت محل پر ہولناک فساد

مارا جہ صاحب بہادر پٹیل کے ٹھیکدار کی فرعونیت

دہلی - ۱۰ جنوری - زینت محل واقع لال کنواں دہلی ضلع کی دہا دگا رہے۔ کہ آج کل مارا جہ صاحب بہادر پٹیل کے ٹھیکدار نے فرعونیت کا مظاہرہ کیا ہے۔













Single Copy  
One anna  
3 peis.

Registered  
No. B.....

THE  
Weekly-Khaleel  
BOMBAY

Monday 7, January, 1929.

خالد  
(میسے)  
مختار

پبلشر: ایم خلیل اینڈ برادرز

## دوسرے کشور

یہی کی تشریف آوری کے متعلق  
یہی کی کسی نرم سے کاروباری پتہ کی تلقین  
میدار کی تعلق یا یہی سے خرید و فروخت مال ایشیا  
خاص کے متعلق یا کوئی ایسا کام کرانے تعلق جو اپنے بیان ہو  
کتنا ہو یا یہی میں نسبتاً عمدہ اور ارازاں ہو سکتا ہو یا ملازمت  
وغیرہ کے متعلق غرض یہی سے متعلق بن کر کے بارے میں شور و طلب  
کیا جائے گا یا کسی قسم کی روایت کے دفتر آپ کو صحیح مستورہ دے گا  
جس کے لیے پلہ انداز شناسہ کے ہر پارچہ آنے کے ملت اس سال فرماتے  
بعد کے ہر سہ سال تہہ لیے صرف چار سال کے لیے کتا کا کام ہو گا  
**تصانیف** اول و دوم اور دیگر تصانیف کی ہاں ہر وقت  
خرید و فروخت کے متعلق ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہمیں  
میں سے لیکر خسارہ نہ رہے گا۔ اور یہی  
کسی قسم کی شکایت کا موقع  
آپ کے خادم بہ ایم خلیل بادشاہی پور کا ایک بیک جندی ہمارا بی بی

## روغن بام خاص

اس کے پتہ و بیان کرنا نہیں  
یہی کی تعلق یا یہی سے خرید و فروخت مال ایشیا  
خاص کے متعلق یا کوئی ایسا کام کرانے تعلق جو اپنے بیان ہو  
کتنا ہو یا یہی میں نسبتاً عمدہ اور ارازاں ہو سکتا ہو یا ملازمت  
وغیرہ کے متعلق غرض یہی سے متعلق بن کر کے بارے میں شور و طلب  
کیا جائے گا یا کسی قسم کی روایت کے دفتر آپ کو صحیح مستورہ دے گا  
جس کے لیے پلہ انداز شناسہ کے ہر پارچہ آنے کے ملت اس سال فرماتے  
بعد کے ہر سہ سال تہہ لیے صرف چار سال کے لیے کتا کا کام ہو گا  
**تصانیف** اول و دوم اور دیگر تصانیف کی ہاں ہر وقت  
خرید و فروخت کے متعلق ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہمیں  
میں سے لیکر خسارہ نہ رہے گا۔ اور یہی  
کسی قسم کی شکایت کا موقع  
آپ کے خادم بہ ایم خلیل بادشاہی پور کا ایک بیک جندی ہمارا بی بی

## تقوید و عملیات

اس خدمت کو ایک عالم باعمل مال کمال اور  
بزرگ انجام دے گا جو اپنے اسم شریف کا ہر فرمان نامہ  
چاہے ہر قسم کے مقدمات و کھلمبازی سے بچے قلوب اور  
مصول مقاصد و عزت کمالی اعزاز و عمدہ و ملازمت ترقی  
تجارت و عمدہ و تجارتی کاروبار خوشنودی زن و شوہر ساطاعت  
محبوب و فرزند ان کو بہ رعایت افسران و حاکم و بزرگان و  
دلت و خواری و دشمنان و اعداؤ شکست ذوق مقابل و جاوید و تہجی  
پریت آجہ کا دنیہ خاطر خواہ نتیجہ ہر کوشش و استقامت دنیہ شکست  
ارائی فرزند جات و فراغت تو بیع رزق و دولت و غیر و برکت حفاظت  
جان و مال و عمل شکلات ہر قسم و غیرہ میں جائز خواہشات و مطالبات بیلا  
و مطالبات تقوید و تقوید و عملیات خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ طلب فرمائیے  
خدا کے فضل و کرم سے آپ کا مقصد ضرر نہ رہے گا زیادہ لکھا ہوا ہے  
پتہ و بیان نامہ کسان نہ لکھا اس سال فرمائیے فہما  
خادم

## نماہ حاشیہ

اس خدمت کو ایک عالم باعمل مال کمال اور  
بزرگ انجام دے گا جو اپنے اسم شریف کا ہر فرمان نامہ  
چاہے ہر قسم کے مقدمات و کھلمبازی سے بچے قلوب اور  
مصول مقاصد و عزت کمالی اعزاز و عمدہ و ملازمت ترقی  
تجارت و عمدہ و تجارتی کاروبار خوشنودی زن و شوہر ساطاعت  
محبوب و فرزند ان کو بہ رعایت افسران و حاکم و بزرگان و  
دلت و خواری و دشمنان و اعداؤ شکست ذوق مقابل و جاوید و تہجی  
پریت آجہ کا دنیہ خاطر خواہ نتیجہ ہر کوشش و استقامت دنیہ شکست  
ارائی فرزند جات و فراغت تو بیع رزق و دولت و غیر و برکت حفاظت  
جان و مال و عمل شکلات ہر قسم و غیرہ میں جائز خواہشات و مطالبات بیلا  
و مطالبات تقوید و تقوید و عملیات خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ طلب فرمائیے  
خدا کے فضل و کرم سے آپ کا مقصد ضرر نہ رہے گا زیادہ لکھا ہوا ہے  
پتہ و بیان نامہ کسان نہ لکھا اس سال فرمائیے فہما  
خادم

آپ کا خادم بہ ایم خلیل بادشاہی پور کا ایک بیک جندی ہمارا بی بی

آپ کا خادم بہ ایم خلیل بادشاہی پور کا ایک بیک جندی ہمارا بی بی

# خلیل ہفتہ وار بیتی

جلد ۱ | ۶ جنوری ۱۹۲۹ء | نمبر ۱

## روزِ افریقہ

وَبَقِيَّتِهِ وَكَاتَمَتِ وَيَوْمَ الْخَيْرِ

دیس دریائے بے پایاں دریا کا شور اُترا  
دل انگیزیم بے سبب اللہ مجھ کو صدمہ پہنچا

خدا کے کارساز کا ہر ہزار شکر کہ اُس نے اپنی نوبت  
ماتنا ہی وعیم الاحسانی سے اپنے بندہ بے حقیقت کو ارادہ  
اور تمناؤں کی طاقت عنایت فرمائی اور پھر اس طاقت  
معلیٰ افعال و کردار میں نمایاں کرنے کی اہلیت۔ تخیلات کو  
باس مادی میں عیاں کرنے کا ہر اور قوائے ذہنیہ  
کی نمائش کا قوائے جسمانی کو ذریعہ عنایت فرمایا۔ بدقت  
قیوم جو موجودات و کائنات کو کیفیات عدم سے نکال کر  
منصہ شود پر لاپا۔ آج اس عبدناچیز کو بھی یہ توفیق عطا  
فرمایا کہ وہ اپنے احساسات اور تمناؤں کو ٹٹلی جاسے  
جلوہ یز بناسکے۔ مدت سے دل مضطرب کے اندرون  
غزیر اور اس کے فرزند ان رشید کی خدمت کا چوش  
پر ورش پارہا تھا۔ ابنا سے ملک و ملت کی بیکیاں نکھر  
اور اختیار و احباب کی خوش و قیوں کا نظارہ کر کے چھٹا  
ان احساسات میں قوت عود کرائی اور ہستاد ازل نے  
اسبق عالم کا ایک ورقِ فطرت کے اس بے خبر بچے کے  
سامنے رکھ دیا۔ زندگی کا نصب العین ایک نساخہ حقیقی  
مقرر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ کوئی اور زبردست ہاتھ ہی

جو ہمارے مقدرات کی لوح پر مختلف تازہ تازہ تحریریں  
لکھتا رہتا ہو اور وہ تحریریں ہماری زندگیوں کا مکمل پروگرام  
مقرر کر دیتی ہیں۔ جن سے ہماری مادی آنکھیں اور دنیاوی  
قویں نا آشنا محض رہتی ہیں۔ ہم اپنے ضیافت و باغ کی  
پھوٹی چھوٹی کوٹھڑیوں میں مستقبل کی دنیا میں تعمیر کرتے  
ہیں۔ ہم ارادوں اور غراؤم کے بڑے بڑے شہر آباد کر دیتے  
ہیں۔ لیکن ایک حرکت فطرت غالب کی فشار کرتی ہو اور  
قیامت عظیم برپا کر جاتی ہے۔ ہمارے ہوائی قلعہ ٹوٹ جاتا  
ہے اور ہم ایک جی بھو فرسند در کی طرح صرف جیرانی میں  
رہ جاتے ہیں۔ اب کوئی صاحب تدبیر و عقل انسان نہیں  
بتائے کہ ہم کیوں کر ان غراؤم و قیاسات کو شہود کی بلٹی پھرتی  
تصویروں میں بدل سکتے ہیں جو اپنی نالاش حقیقی کے بے  
مصور قدرت کی قدامت ہی کے محتاج ہوں۔

ناحق ہم مجبور واپس پرستہ ہو بخاری کی  
چاہیں جو سو آپ کریں میں ملت ہیں بدنام کیا  
ہم بقید صداقت و خلوص عرض کرتے ہیں کہ "خلیل"  
کا پہلا تصور جس وقت دماغ کے کمرے میں منکس ہوا تو  
امیدوں اور توقعات کی بیک گراؤند اس قدر دلخیز  
اور جاذب نظر معلوم ہوئی کہ تمام قوائے علمی کے اندرون  
کایسالی کا ایک سیلاب وہ بڑیا شب و روز کی ماحول  
دشواریوں کے اندر اس سفینے کی بنیاد رکھ دی۔ لیکن  
جس طرح بڑے سے بڑا جہاز زیر تعمیر ہوتا ہو تو ساحل کی شکل  
اس کے انجام سے بے خبر ہوتی ہے۔ باوجود انتہائی فوش  
مضبوط اور تمام ضروریات سے یس ہونے کے بھی کوئی  
انجیر یہ کہ نہیں سکتا کہ یہ سمندر کی موجودہ میں چھپرہ  
پستی و فراز سے آشنا ہو کر سکون و تلام کی تلون مزاجی  
مستدام ہو کر بھی اپنا اصلی فعل کر سکتا ہے جب تک دست  
کشاف تمام رسوم افتاحی ادا کر کے اس کو سمندر میں  
ڈھکیل دے۔ اسی طرح آج ہم تمام ضروریات کو فراہم کر کے  
اس سفینہ مصافت کو دریائے حیات کی موجوں میں ڈھکیل

رہے ہیں جس دریائے اندر کتنے سفینے اس مصافت کے  
اپنی عظیم المرتبہ ہستی کوئے قعر گناہی و ظن ہو چکے ہیں۔  
جو دریا ذہنیت حاتمہ اناس کے جزر و مد سے کٹنا خواہ  
اور جریدوں کے لیے پیام اجل ثابت ہو چکا ہو۔  
تا خدا دیکھ کے کشتی کو چلاتا ہے مجھے  
یہ وہ دریائے نہیں جس کا کنارہ کوئی  
بہر حال محض بے کار ساز کے بھر و سر پریم آج خلیل  
پہلے نبرہ معاونین کرام و ناظرین عظام کی خدمت میں پیش کرنا  
فخر حال کرتے ہیں۔ لیکن سچ عرض کرتے ہیں کہ بندہ موجود  
اسباب کی حیثیت میں ہماری تمناؤں اور آرزوئیں  
بقدر پل کے بھی پوری نہ ہوئیں۔ اگرچہ ہم مسجبات بنا  
کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمارے ضعیف آواز صد اچھا نہایت  
ہوئی۔ قدر دانی کی اس قدر سندیں موصول ہوئیں کہ ہماری  
ہمت کے اندر دو گنی قوت آگئی۔ ملک و ملت نے خلیل کا  
خیر و متدم جہ نہراخ دلی اور عالی اہلی سے فرمایا ہو۔ لیکن  
قوم نے جس جو صلا افزائی کے ساتھ ہماری اعانت و رفا  
کے لیے قدم آگے رکھا ہو۔ یاد ان ہم پیشہ نے جس خلوص و  
کے ساتھ ہمارا اعلان شائع فرمایا ہو۔ ہم نوایان سخن سے  
جس بندہ پروری کے ساتھ ہماری عرض دہشتوں کو  
شرف قبولیت بخشا ہو۔ بزرگان مصافت و دیار جریہ  
نگاری نے جس ستر اور خوشی کے ساتھ قدر اقرار فرمایا  
ہو وہ توحیات خلیل کی ابدی سند معلوم ہوتی ہے  
اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ شاید ہماری تمناؤں کے پورا  
ہونے کا زمانہ آگیا ہو اور ہم بہت جلد ملک و وطن کے  
حضور میں ایک سچے خادم کی حیثیت سے نیک نام  
ہو جائیں گے۔ خلیل کی یہ ابتدائی مقبولیت اور  
"روز اول کی" یہ خوشگوار امیدیں ہیں بتا رہی ہیں  
رہ روختہ پانہ کھسرا نا  
اب لیا چشمہ بقا تو نے



## شذرات

اگر قضاء و قدر کا ہاتھ سبب اور علت پر غور کیا جائے تو نہ صرف خود مختار اور خود رانی ہو۔ بلکہ مخلوق اور جدت طراز بھی تو انسان کے ارادوں اور اس کے عوام کے وسیلے قلعوں کا حادث روزمرہ کے معمول سے فنا ہو جاتا ہے۔ اور لازمی ہو۔ کیونکہ انسان اپنا عمل کا حکم خود اور نتائج و عوارض کا غلام انسان کے ساتھ دنیا کے ہر ہر نتائج میں چلتے بلکہ انسان ان کے غیر محدود و ادراکات ہی سلسلے میں جکڑا جاتا ہے۔ آپ کا خلیل اسے ناظرین محترم دے معاویہ مکرّم آج آپ کے ہاتھوں میں ہوا اور ایک شدید اور تکلیف دہ انتظار کے بعد جس کے لیے کارکنان مجبور آپ کے سامنے آج بھی جوابدہ ہیں۔ اگر کسی مجرم کی قسمت کا فیصلہ ثبوت اور صفائی کے ہی صحیح طور پر کیا جاسکتا ہے تو ہم بھی یہ عرض کریں گے کہ ثبوت کے بعد صفائی ضروری ہے اور کامل بحث و تحقیق کے بعد ثبوت کو مجرم بنائیے۔

ثبوت آپ کے پاس موجود ہے کہ پوچھ چوب

رسم صحافت یہ ہے کہ ان ارض و مقاصد کا ایک مسودہ قانون انجمن اہل نظر میں بغرض قبول و تسلیم پیش کر دیا جائے۔ بعض اوقات یا ان میں ہوتا ہے اس مسودہ قانون کی طوالت و ضخامت کو بے عملی کے نتیجے میں فٹا کر قریع بنا دیا ہے اور ہجوم آرزو نے تعطل و تباہی پیدا کر کے اصلی غرض کو بھی فوت کر دیا ہے۔ ہمارے ساتھ ان تحریری اغراض و مقاصد کا کوئی بلند انھیں نیز اس کے کہ اعمال و کردار میں خلوس۔ اقوال و گفتا میں صداقت۔ اظہار رائے میں بے باکی اور قصصی وطن عزیز کی خدمت۔ بلا امتیاز مذہب و ملت اور غیر فوقیت و لایم ادب کا چسکا۔ علم و فن کا ذوق لگائی کی لذت اور تفسیر و دماغی کا لطف روحانیات و الہیات کا سبق تزکیہ اخلاق و عادات کا درس ہمارا نصب العین ہوا اور ہر ہیکل دیانت اور خوش معاملگی کے ساتھ معاویہ کرام کی خدمت میں جہاں تک تو چمکتے ہند یہ کا تعلق ہے ہم صرف یہ عرض کرتے ہیں۔

آسان شے و گیتی تفسیر ہے و حرفت باد و ستاں تلمظ بادشاہ مارا

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ

## مصنوعی گھی

بہٹی میں پہلی گھی اور خالص گھی غنا کے برابر ہے اور مصنوعی گھی جس قدر کثرت اور خرابیوں کے ساتھ فروخت اور استعمال کیا جا رہا ہے اس کے شعلہ ہمارے پاس متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں جن پر ہم ہفتہ آیندہ سیمپوزیئم کے ساتھ روشنی ڈالیں گے فی الحال

ہم کارپوریشن میونسپلٹی اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ دار ارکان کو اس طرف توجہ دلا دینا کافی سمجھتے ہیں۔

## گلزار خلیل

(از رشحات و نگارشات حامد حسن صفا قادری)

مسلّم تھے کبھی جو پیر و کار خلیل معیار تھا زندگی کا معیار خلیل اب بھی ہوا اگر دلوں میں آیتا خلیل آتشکدہ دہر ہو گلزار خلیل

قارئین و معاویہ کے قلوب میں صد ہا خیالات و لہجے کا ہجوم رہا ہو گا اور کتنی بد نگاہیوں نے غم و غصے کے جذبات کو ابھارا ہو گا اور صد ہا ارادے ہماری اس خاموشی اور روندہ نلانی کے خلاف آپ کے دماغ میں پیدا ہوئے ہوں گے۔ یقیناً معاویہ عظام کو شدید زحمت اور کشش ہوئی ہوگی۔

کارکنان خلیل اقبالی ملزم ہیں لیکن مجرم نہیں کیونکہ ایک جرم کے ارتکاب کے لیے تین عناصر ضروری کی ضرورت ہے۔ اول غم۔ دوم حرکت۔ سوم نتیجہ۔ ان تینوں کا مجموعہ کسی فعل سے ہو جائے یا ہونے کا فعل کے نہ ہونے سے جرم بنایا کرتا ہے۔ ہم غلو ص نیت عرض کرتے ہیں کہ ماقول اور دوم شق میں ہم نہ ملزم اور نہ مجرم۔ یعنی ہمارا غم نیک اور ہماری حرکت عمل اور عمل کی ماتحت رمی ہے۔ جس عمل کا کہ اجراء خلیل سے تعلق تھا۔ اب رہا صرف نتیجہ۔ بے شک یہ ہمارے غم تھا۔ اور ہم ایک معنی۔ صرف یہ کہ ہم تھے اور اسے نتیجہ کی نسبت ہم نہیں پہنچتے ہیں کہ اسے ہم نہیں نہیں۔ ہم نے خلیل کا پہلا نمبر جس شان اور قدر سے نکالنے کا ارادہ اور انتہام کیا تھا۔ وہ ہمارے احاطہ عمل سے باہر تھا۔ اور ہم بہت سے ذرائع تکمیل کے لیے دوسروں کے محتاج تھے۔ دنیا ہی نہیں

عمل پہنچتی ہے ہم بھی اشتراک عمل کے محتاج تھے۔ لیکن ہم دیکھ رہے تھے اور دیکھا لے۔ مجبورانہ دیکھا لے کہ ہمارے ارادے کی تکمیل دوسروں کے ہاتھیں جا کر اتھاوا اور غیر معمولی تاخیر میں ملتی اور ہم کچھ نہ کر سکے۔

ٹائٹل کا صفحہ تیار ہوا۔ بلاک نہ بن سکے۔ تصاویر جو حاصل کرنا چاہتے تھے نہ ہوئیں عمدہ مصوروں کی تلاش و جستجو میں ایک مدت مدید لگ گئی۔ پس

اعلان نومبر ۱۹۷۸ء کی پہلی کونہ چھپا۔ بے شک ثبوت چکا اور ناقابل تردید ہے آج سیکڑہ وینے کے انتظار کے بعد پریچاپ کے پاس پہنچ رہا ہے جس ضمن میں محترم

اپنے پاس نہ تھا۔ کاتبوں کے لیے سرگردانی دیکھ کر  
کی دقتیں۔ عرض ایک ایسی لاتعداد مجبوریوں سے  
آئیں جن کے بارہجوم سے عمدہ براہوناب تک ممکن  
نہ ہوا۔ بارے الحمد آج ایک حد تک ان سب  
مصائب پر قابو پا لیا۔ اور آج بمسرت تمام یہ مرحلہ  
تذکرہ ناظرین پر۔

قطرہ خونِ جگر سے کی تواضع عشق  
سامنے مہمان کے جو تھا میسر رکھ دیا  
خلعے سبب الاسباب وقادر کار سازی

توفیق نامتناہی سے امید کامل ہو

کہ خلیل کا تیسرا پرچہ پانچ امد  
پاپوری آب و تاب کے ساتھ  
آؤر کہہ تعطیل التوا سے برآمد ہوگا  
اور قلوب ناظرین کو گلزارِ سرشت میں  
بل دیکھا۔ امید ہو کہ ناظرین اس  
غیر متوقع تاخیر کے لیے کار کا خلیل  
کی یہ محذرت قبول فرمائیں گے اور  
باد ہوئی انفا ہوں برقیں نہ زرا کے گلزار

مخلیل کے اس چراغِ لالہ پر توجہ فرمائیے۔

خواہی کہ روشن شود احوالِ عشق

از شمعِ پرسِ آفتہ زبا و صبا پرس

اس نمبر کی ترتیب میں بھی کارکنانِ خلیل کو

دقتیں اٹھانی پڑی ہیں۔ لیکن محض اس لیے کہ ہمارے

معاونین کو تسکین ہو جائے گی اور ہماری نیتوں کے

حسن و اداؤں کی صداقت کا ثبوت مل جائے گا

یہ تین شمارے اپنے غرام کے خلاف معمولی صورت

میں پیش کر رہے ہیں۔ لیکن اس معمولی صورت کے

اند ایک حقیقت بھی پوشیدہ ہے۔ جو آپ کی نگاہ

عطا پامش و خطا پوش کے سامنے ہو۔ حقیقت

وہ حسن ہے جس کے اندازِ ہائے دلبری سے ہم ناظرین

عظام کو محفوظ و سرور رکھنا چاہتے ہیں۔ یہی خلیل کی  
معنوی خوبیاں اور ان خوبیوں میں دلچسپیت و تنوع  
اور جاذبِ نظر و تطنوئیاں سے

دکھاؤں کا تماشائی اگر فرصت نہ پائے

مرادِ دل، اگر کچھ ہر سرورِ چراغاں کا

آج کا پرچہ ہم اپنے مقاصد و اغراض کی تئیب سے

شروع کرتے ہیں۔ مگر زیادتی عرضِ شست پر منحصر اور

میں ناظرین کے سامنے ادب و تاریخ، افسانہ و حکایت

نظم و نثر، صنعت و حرفت، معلومات و اطلاعات

خلیل کے صفاتِ تہذیب و ادب اور ہر بابوں سے محروم نہ رہیں  
اور ہم ناظرین خلیل کی کچسپی کے سامان فراہم کرتے  
رہیں گے۔ آخر میں دعا اور امداد کے طالب ہوں  
ایک نگہِ کرم کے محتاج اور ایک اداسے سخن شناس  
کے متمنی۔

حقیقت امر یہ ہے کہ ہم نے اپنی نیتوں کے اندر ایک  
لحے کے لیے بھی اپیل اور گزارش کی گنجائش نہیں  
پیدا کی۔ ہماری زندگیوں کا پختہ عقیدہ ہو کہ افسانہ  
ضرورت اور احتیاج خود ایک اپیل ہے۔ جو زمانے کی  
فولادی رنگوں میں سرایت کر جاتی

تکمل مقاصد کی جدوجہد و نتائج

منہ کی طلب صادق سب سے

بڑی تاثیر ہے۔ جو قلم اور زبان کو پہلو

اور گزارشوں سے بے نیاز کر دیتی ہے

اس سلسلے میں بجز اس کے ہم کیا کہ

سکتے ہیں۔

اے دل ز زمانہ رسم احسان

و ز گردشِ دوراں سرو سامان

درمان طلبی در دو توافروں گرد

با در دبا زو پہنچ در مان طلب

آخر میں ہم خداے بزرگ سے توفیقِ عمل طلب

کرتے ہیں اور اس کی عیم الامسانی سے انجامِ بخیر

چاہتے ہیں۔ اپنے معاونین کرام۔ اور دامنِ گلو کو

نقدِ بلند عیار سے پر کرنے والے بایہ دارانِ علم و فن کا

شکر یہ ادا کرتے ہوئے اُسی کار ساز مطلق کی بارگاہ

اعلیٰ میں اپنے فرائض کی ادائیگی مستحسن کے گرد گڑا کرتے ہیں

حافظ وصال می طلبد از رو دعا

یارِ ب دعا خستہ دلاں مستجاب کن

واخسر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

## خبر خلیل

از رشحات و فکر خباب حامد حسن صاحبِ دریا

ہم نام خلیل ہے۔ یہ اخبار خلیل ہو اپنی روش میں پر و کار خلیل  
تعلیمِ محبت خدا وے سب کو اللہ کا دوست ہو خریدار خلیل

کا ایک، حقولِ ذخیرہ پیش کر رہے ہیں۔ جو انشا اللہ

عالی روز بروز ترقی کرتا رہے گا اور معاونینِ خلیل

دعا اور نتیجے میں محسوس کر لیں گے کہ ”دیر آید بر سرِ کار“

کا مقولہ کسی واقعی صادق القول تجربہ کار اور جہاد

ظاسف کا قول ہو جو ہر طرح ایک حقیقتِ ابدی ثابت ہوا

جن مضمون نگارِ ادب و علم کے رشحاتِ قلم سے

نگارِ قلم سے آبیاری کی گئی ہو وہ ملک و ملت کے اندر

ہماری زندگی سے پہلے روشناس ہو چکے ہیں۔ ہمارے

لے تو یہ بزرگ اور مخدومین بے ریا قطعی متفقین و اشتہا

والتعارف ہیں۔ خود ناظرین کرام کے سامنے ان کتابوں

میدانِ ادب و علم اور فن و حکومت کے کارناموں کا

ایک ”مشیتِ از منونہ خردارے“ نمونہ موجود ہے۔

حضرت مولانا جناب فاروق احمد صاحب فاضل شریعت  
جامع عباسیہ بھاولپور کے تئیسہ فرائد سے ایک سکہ  
بلند معیار حاصل کر کے ہم بحضور قارئین پیش کر رہے ہیں  
”اسلاف صالحین کا علمی شہت“ ملاحظہ فرمائیے اور  
اس تحقیق کا داد دیجئے جو اخلاقی تاریخ کے تجربے پایا ہے  
یہ موتی تلاش کرنے میں اختیار کی گئی جو ہم حضرت غلام  
کے شکر گزار ہیں اور اس پر مستبزرگانہ کے ہمیشہ کے لئے  
امید دار ہیں +

ہم سید اختر حسن صاحب اختو کا ایک فسانہ پیش کر رہے ہیں سید صاحب موصوف ابھی نیا تعلیم کی خوش گوار فضا میں پرورش پا رہے ہیں لیکن انداز بیان کہ رہا ہے۔ ع

خدا ترابت ناداں درازین تو کرے  
ہم ٹالستانی جیسے مشہور اور علم فیضیات کے ماہر اذیہ کے ایک فسانہ کا ترجمہ اختو صاحب کے ذریعہ دیے کر رہے ہیں اب یہ کہ یہ فسانہ مقبول ہو گا اور تم باری کے سامنے اختر صاحب کے تازہ رشحات متم پیش کر سکیں گے؟ البتہ کہ زور قلم اور زیادہ ہے

جناب اشیم کی ذات گرامی کسی عزیز تعارف کی محتاج نہیں، آپ کے چشمہ فیض سے رسائل و جرائد کے اکثر و بیشتر صفحات سیراب نظر آتے ہیں، چنانچہ خلیل کیسے محروم رہ سکتا تھا! لیکن گڑھا اور منہا کے

معنی خیر عنوان سے جو عبرت انگیز اور اخلاق جو صاحب فسانہ کی شکل میں خلیل کو مرحمت ہوا ہے یہ کچھ ایسے خاص و خواص کتاب کہ ناچیز خلیل کے ساتھ ناظرین خلیل کا ہر مہلہ ایسے ہی تازہ جرعہ کی ضرورت محسوس کیا کریں گے ہم اپنے محترم سادوں کی وسیع اطلاعاتی اور خلوص پوری فیاضی سے قوی امید ہے کہ وہ خلیل اور ناظرین خلیل کو زیادہ ترسایا کریں گے، اور اس جرعہ کے لیے ہمارا دلی شکریہ قبول فرمائیں گے

اس کے ہمراہ اپنے عزیز اور نوجوان عنایت فرمایا ہے جو دعویٰ غلام صاحب شہد رئیس نظم گو کہ ناظرین خلیل سے تعارف کرائیں گے ہر چند آپ دنیا سے صحافت کے لیے ایک نئی شخصیت ہیں اور ستر آفت بلقان عالم تصنیف و تالیف میں آپ کا پہلا قدم ہے۔ گوان از بیان و طرز ادا دیرینہ ذوق و شوق کا پتہ دے رہا ہے۔ آپ نے جس نثر دلی کے ساتھ شریعتی عطا فرمایا ہے اپنی دیگر تصانیف عنقریب مرحمت فرمائیں گے۔ وختہ وعدہ فرمایا ہے اس کے لیے ہم اپنے بے لوث اور باخلوص

کرم فرما کر دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں

ناظرین خلیل کو سنا ہنس ہنس کر  
اب جگر تھا کہ مجھ مری بائی تھی

سب آفریں ہم اپنے محسن محرم و مخلص واکرم عالمی حضرت مولانا مرزا فدا علی صاحب خلیجی لکھنؤی مظلومی کی خدمت اقدس میں خلیل و ناظرین خلیل کا ررورازا و مرستہ خلیل کی طرف سے ہر شکریہ ادا کرنا خواہش کریں گے

آپ کی عظیم الہامیاتی و وسیع الاطلاقی و دیادلی اور کریم النفسی کا تذکرہ جو حاصل ہے۔ آپ نے اپنے اپنے انداز و طرز و در ادبی و غیرہ سے جو تازہ نوایا گوہر مصر کی نامور دانش برادی کے معنی خیر نام ناظرین خلیل کے لیے خلیل کو مرحمت فرمایا ہے۔ وہ ہمارے واسطے باعث صد غرور و افتخار ہے۔ اور اس کو ہم صاحب موصوف کا جس قدر تعجب و شکر کرنا اور کرم ہے۔ (ادبیر)

## بغیر سرمایہ دولت مند بننے کا موقع

صاحبان! اگر زری طبقہ ہمیشہ لاری کے ٹکٹ خرید رہے نہ کا دل زادہ کرنا خاتم نہ نکلنے کی وجہ سے نقصان اٹھاتا ہے۔ اگر آپ کو عاوانہ ہو تو سوچے کہ چند روز آپ ضائع کر چکے ہیں سب آپ ہرگز لاری کا ٹکٹ نہ خریدیں۔ کیونکہ ولایت کے دروں نے پریم بانڈ کا طریقہ ایجاد کر کے نقصان عظیم سے پاک کو کھا دیا ہے۔ بانڈ کا روپیہ منیوسپل کشوں یا گورنمنٹ کو قرضہ دیا جاتا ہے جس کے عوض جائداد و عقول کی گنجائی ہے۔ اور اس پر چھ منافع ہو وہ بذریعہ قرضہ اندازی خریداران بانڈ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جس سے ان کی غربت تو گری سے بدل جاتی ہے اور جب تک انعام نہ ملے ہر سال چھ مرتبہ ان کا نام شامل رہیگا۔ جب چاہو اپنا بانڈ فروخت کر دو اور روپیہ نرخ بازار لیلو چنانچہ ہم نے سر دست چھٹی آف پیرس بائیتی ایک سو فرانک کے ڈکوانے کا انتظام کیا ہے۔ اس بانڈ کے عوض شہر پیرس عقول ہے۔ جو اس کی مضبوطی کی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ تھلہ اے سے شروع ہو کر برابر انعام اور منافع تقسیم ہو رہا ہے، منافع پانچ فیصد ہی سالانہ ہے۔ اس کے علاوہ تھلہ ۱۹۹۸ تک ہر سال چھ مرتبہ۔ فروری۔ اپریل۔ جون۔ اگست۔ اکتوبر۔ دسمبر کی ۲۲ تاریخ کو انعام تقسیم ہو گا۔ تھلہ آپ کو آتا رہے گا۔ اول انعام چودہ سو پونڈ فریڈامیں ہزار روپیہ۔ دوسرا انعام چار سو پونڈ۔ تیسرا انعام دو سو پونڈ۔ چارم انعام سو پونڈ۔ اس کے علاوہ چھوٹے انعام ۵۱۴ ہوں گے۔ فرانک گورنمنٹ پیرس کا سکہ جو جنگ سے قبل دس آنہ کا تھا۔ گراں کم قیمت ہے۔ جس وجہ سے ہم آپ کو یہ بانڈ صرف بیس روپیہ میں بیگے اس میں ہماری کمیشن بھی ملے گی۔ یعنی آپ کو صرف بیس روپیہ میں ایک سو فرانک کا بانڈ مل جائیگا۔ اگر آپ کے واپس کرنے تک قیمت بڑھ گئی تو آپ کو بیس کے بجائے ساٹھ روپیہ مل سکیں گے۔ بصورت دیگر کم بھی۔ بانڈ حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ہکو فور آپس روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں۔ ہم آپ کو فور آپس سے بانڈ منکو کر دینے دیے یا رجسٹری روانہ کر دیں گے جس تاریخ کو بانڈ پیرس سے چلیگا۔ آپ انعام کے مستحق ہو جائیں گے۔ جس وقت آپ چاہیں بانڈ واپس آنے کا بیخ فی صدی کمیشن پر فروخت کرادیں جو ایک شت زیادہ کر سکتا ہے وہ پانچ روپیہ ماہوار پانچ فیصد میں آگے یعنی ہفتہ سے کہہ سکتے ہیں۔ اس سے وہی پی نہیں آتا۔ اس سے وہی پی کی فرمائش نہ روانہ کریں بلکہ منی آرڈر روانہ کریں بانڈ جلد خریدیں اس کی قیمت بہت کم ہے۔

انعام شری آدمی پر پناہ اس کو اصل سرمایہ بخورے گا (زری اینڈ کمپنی سلام گنج۔ دہلی)

اشنا سفصل ہر بی واقعہ ہر نیم دریا طلب ہو کر جانی کا ڈونڈ



## پادشاہ شاہجہان

اور ہمارا جہ سرہری سنگہ بہاد

ایک تاریخی دستاویز سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۶۲۲ء میں جبکہ پادشاہ شاہجہان کی حکومت کا دورہ ہندوستان پر تھا کشمیر میں بارش اور نیسانی کے باعث فصلیں تباہ ہو گئیں تھیں جس سے کشمیر میں سخت قحط مائل ہو گیا اس وقت تین ہزار کشمیری دارالخلافہ آکر وہاں پھنچ کر بھد کے کے پیچھے فرادی ہوئے۔ پادشاہ نے ایک لاکھ روپیہ امداد فرمائی اور حکم دیا کہ جب تک یہ دایس نہ جائیں۔ انھیں دو صد روپیہ کا غلہ روزانہ دیا جائے اور تیس ہزار روپیہ کشمیر میں مصیبت زدگان کے لیے بھیجا۔ اس کے بعد میں ہزار روپیہ مزید ارسال فرمایا پھر صوبیدار نے لکھا کہ تخم ریزی کے لیے زمینداروں کی امداد کی جائے۔ تب تیس ہزار روپیہ اور ارسال کیا اسی طرح اب کے سیلاب کے موقع پر اپنی رعایا کے مصائب کی خبر پاتے ہی ہمارا جہ بہادر نے اپنا راج دھانی سے سات ہزار میل دور بیٹھے بھائے کئے لاکھ روپیہ کی جواہر امداد فرمائی ہوا ور کئے ایک شاہانہ مراعات منظور فرمائے ہیں اور انھیں مصیبت کے موقع پر اپنی پیاری رعایا کے ساتھ شہری پیغام میں جس گھری ہمدردی کا اظہار فرمایا وہ یقیناً اپنی نظیر آپ ہوگا

## دولت بھاول پور

بیدار مغز تاجدار

مقتان ایک قدیمی تاریخی شہر جو جس کے جنوب میں ۶۵ میل پر ریاست بھاول پور مغلیہ خاندان کی اسلامی یادگار ہے۔ یہاں کے حکمران کا سلسلہ نہ ب حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تقریباً دو ماہ ہوئے کہ مٹان سے ایک ہفتہ وار اخبار گھبراہ اجرا ہوا ہے۔ اخبار مذکور اپنے ابتدائی اشاعت سے ہی رئیس حکام ریاست پر نکتہ چینی اور ان کے خلاف نہ ہر گل رہا ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ کو بدظن کرنا اور اس کے آہنی پنجے کی گرفت کو مضبوط کرنا۔ اسلامی اخبار کا شیوہ نہ ہونا چاہئے۔ موجودہ حکمران ریاست سے قبل عام طور پر ریاست میں تعلیم کا فقدان تھا۔ جب سے زام حکومت حضور ہر تائیس سرعادی محمد خاں صاحب بہادر کے۔ سی۔ وی۔ او۔ کے قبضہ اقتدار میں آئی ہے تعلیم کی طرف خاص توجہ مبذول ہے۔ ایف۔ اے کالج کو ترقی دے کر مٹا۔ اے۔ کر دیا گیا۔ سائنس کے واسطے زیر کش صرف کر کے سائنس کالج میں انتظام کیا گیا۔ پندرہ لاکھ روپیہ خرچہ شہر میں تھا اب متعدد دینی سکول ریاست کے مختلف حصوں میں کھول دیے گئے ہیں۔ ابتدائی مکاتب کی کثرت کا یہ حال ہے کہ تقریباً ہر ایک بستی میں ایک پرائمری

اسکول موجود ہے۔ عربی طلبہ کی کس پرسی محتاج بنی نہیں ان کے لیے خاص بھاول پور میں عربی کالج (جامعہ عباسیہ) کھولا گیا ہے۔ اس کی شاخیں ریاست کے مختلف تقصبات میں قائم کی گئیں نصاب تعلیم میں عربی تکمیل کے ساتھ انگریزی و سائنس تک شامل کیا گیا۔ عربی تقریر و تحریر کی محنت کے ساتھ پابندی ہے۔ اسی کالج کے ساتھ شعبہ طب کا مستقل انتظام ہے۔ جس میں ڈاکٹری و یونانی کی تعلیم۔ دہلی طبیہ کالج کے پیانہ پر ہوتی ہوگا۔ انگریزی طلبہ کی طرح عربی طلبہ کو بھی ریاست کے ہر شعبہ میں ترقی کا موقع دیا گیا۔ طلبہ جامعہ عباسیہ کو خوراک و محمول و وظائف سرکار بھاول پور سے ملتا ہے۔ مختلف شعبوں کے واسطے سرکاری خراجات بر طلبہ کو ولایت پہنچنے کا سلسلہ جاری کیا گیا تحفہ نشینی کے ابتدائی سالوں میں متعدد طلباء ولایت بھیجے گئے تھے اس سال بھی چھ طلباء (انگلستان بھیجے گئے ہیں سررشتہ تعلیم کی عنان ادارت اپنے اہلستان مولانا مولوی غلام حسین صاحب بہادر ہونٹمٹر کے سپرد فرمائی ہے۔ جو شب و روز ترقی تعلیم میں کوشاں ہیں۔



## ناظرین خلیل

۲۸ صفحہ کا پرچہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آئندہ ۳۶ صفحہ کا ہوگا اور مستقبل قریب میں خلیل مستقل طور پر ۲۵ صفحہ کر دیے جائیں گے۔ ساو خلیل کو ہر مرتبہ پہلے سے زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ آخری صفحہ ٹائٹل کے علاوہ خلیل کے اندراجات میں پورے صفحے کی ایک تصویر ہوا کرے گی اور بہت جلد وہ تصاویر کر دی جائیں گی۔ جن کو ناظرین جو کٹوں میں لگا کر اپنے کمرے کی زیب و زینت میں مدد ہفتہ ایک نیا اضافہ فرمایا کریں گے۔ اب اگر حقیقت آپ اپنے خلیل کو تمام دنیا کے اخبارات سے بہتر اور اعلیٰ دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنی دلچسپی کریم النفسی اور عظیم الاحسانی سے خلیل کو صرف ایک ایک نیا خریدار عطا فرما کر کارپرداران خلیل کو شکر یہ کہ موقع دیجیے۔ پانچ یا پانچ سے زیادہ خریدار عطا فرمانے والے محسنوں کے ساتھ دفتر خلیل ہمیشہ ہمیشہ خاص مراعات ملحوظ رکھے گا اور ایسے محسنوں کا اسم گرامی فہرست معاونین میں شائع ہوتا رہے گا۔ (جنرل منیجر)



## اسلاف صالحین کا علمی شغف

از قلم حقیقت پسند جانشین الحدیث جامعہ عباسیہ دارالعلوم

(۱) جلالہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں حضرت صلعم نے بدیں الفاظ ان کے حق میں دعا فرمائی اللہم علمہ تاویل القرآن اللہم فقهہ فی الدین خود ہی فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم داسی و دعا بالی بالحکمة فتح کتب کے بعد خدمت نبوی میں باریاب ہوئے ۱۳ سالہ عمر تھی کہ سرور کائنات صلعم نے طہت فرمائی۔ صرف دو سال شرف صحبت سے بہت فائدہ حاصل اس لیے علمی پیاس کے بجھانے کا پورا موقع حاصل نہ ہوا۔ حضرت صلعم کی وفات کے بعد علمی ذوق کا یہ عالم تھا کہ جس کسی شخص کے بارے میں حال معلوم ہوئی ہوتا معلوم ہوتا ان کے مکان پر پہنچنے اگر وہ اندر نہ ہوتے تو ان کے استیلا میں باہر بیٹھتے رہتے فرماتے ہیں کہ اگر یہ ان کو ملنا چاہتا تو وہ بڑبڑ اٹھتا پر فوراً باہر آتے لیکن میں خود ایسا نہ کرتا تھا (یہ حسن ادب تھا) پندرہویں سال حضرت عمرؓ کی وفات کے ممبر تھے۔ جس میں صرف شیوخ بدرجہ شریک ہو سکتے تھے۔ اسی وجہ سے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بدری نے ان کی شرکت پر اعتراض نہ کیا۔ ایک دن تمام ممبران کو حضرت عمرؓ نے جمع کر کے فرمایا کہ آج ابن عباسؓ کی فضیلت دکھانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ سورہ بقرہ پڑھا۔ ہر شخص نے اس کی تائید کی۔ یہ ہے بعض جواب صحیح نہ دے سکے۔ جانا مانا۔ نہ ہی اس کا جواب صحیح عنایت فرمایا۔ حضرت عمرؓ فرمایا کہ ایسی حالت میں ان کی شمولیت پر مجھے کیوں ہلاکت کی جاتی ہو۔ آپ کے بزرگ گاندہ اقوال سے تہہ بہ تہہ استکا کا ذکر و حکمت تمام رات کی بیداری و عبادت سے بہتر نہ

(۲) عقبہ بن حارثؓ مٹی سے ایک عورت نے کپڑا تھا کہ تمہیں ازرب عورت سے شادی کی ہو اس کو میں نے دودھ پلایا۔ اسی مسئلہ سے واسطہ حضرت صلعم کے پاس مدینہ تشریف لائے۔

(۳) حضرت جابرؓ صحابی صرف ایک حدیث سننے کے واسطے اونٹ خرید کر مدینہ طیبہ سے عبداللہؓ رئیس صحابی کے پاس ایک ماہ کا رستہ طے کر کے شام پہنچے تھے۔

(۴) حافظ العصر محمد بن سلام بکندی استاذ بنگالہ نے طلب اشاعت علم میں اتنی ہزار درہم خرچ کیے۔

(۵) شیخ الاسلام محمد بن عیسیٰ ازبکی استاذ بنگالہ نے معمول علم میں تین سفر خلعت بلا دلا سلا میں کیے، جس میں اون کے ڈیڑھ لاکھ درہم صرف ہوئے۔

(۶) امام مالک صاحبؓ کے استاد ذہر بیعت کی والدہ نے حضرت راہ بیعت کی تعلیم پڑھیں ہزار اشرفی خرچ کی تھیں۔

(۷) امام سہابیؓ نے بعد تعلیم میں والدہ کے شاہ ان کی ہشیرہ بھی شہید کی تھیں۔

ماخوذ از کتب احادیث داسار الراجل۔

قاروق احمد شیخ الحدیث جامعہ عباسیہ دارالعلوم

## ضروری اطلاع

چند حضرات نے کوہن منی آرڈر پر اپنا پتہ تحریر نہیں کیا۔ نہ نیا اور نہ کچھ بھی تو وہ ایسا کہ ہزار ہا سال پہلے کے پتے ہیں۔ ان کے پتے تبدیل کر کے اخبار ان کے نام جاری کر دیا گیا ہے۔ مگر مزید احتیاط کے طور پر یہ بھی جاری کیا کہ ان حضرات کے پاس خلیل پہنچنے وہ تاریخ ترسیل منی آرڈر پر اپنے دفاتر، فصول اور خوشہ خط تہہ سے دیکھ کر لوہا ہوا۔

## موازنہ طبیب و قلم

(از جناب شہید محمد بن عباسؓ سرکاری حضرت صلعمؓ کیانی تحقیق طبیبیم ایک پُرانا فرسودہ اور ناکام طریق علاج ہو گا اور گیارہ واقعہ طبیبہ میاں کجیات امراض انسانی میں کمال و دروسہ دستور ہائے علان سے مستغنی ہے؟

یہ دو سوال ہیں جو اکثروں کے طب قیہ پر غلط خیال آرائی اور زبردست مسلسل پروگنڈہ سے ایک واقعہ حال شخص کے ذہن میں پیدا ہو سکتے ہیں میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جو طب قیہ کو مکمل سمجھتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی ترمیم و اصلاح کو راجح سمجھتے ہیں۔ میرے خیال میں طب قیہ کا تجربہ قابل اصلاح ہے۔ طبی تعلیم۔ دوا سازی۔ بے شمار دوا۔ ٹیبلٹوں اور پیاؤں میں ہر پڑی ہیں۔ ان کا تہذیبیاتی۔ اصل علاج وغیرہ میں بہت کچھ اصلاح درکار ہے۔ گریہ ملت جدید نقصانات سے پاک ہو کر میں بھی میں ایسے صدہا خاندان بنا سکتا ہوں جو انگریزی ادویہ سے حال نہیں کرتے صرف اس لیے کہ ان میں شہاب اور انکو ہل کسی نہ کسی وجہ سے موجود ہوتا ہے۔ یا اس کی ساخت میں داخل ہوتا ہے اس سرزمین ہند میں کڑوروں انسان محروم الراج ایسے موجود ہیں۔ جن کو انگریزی ادویہ کی بدشگلی طاقت نہیں۔ ایسی دردناک حقیقت ہو کہ منطقہ خا میں اس دستور علاج کو ترجیح دی جاتی ہو چوہاڑہ ادویہ سے خالی ہو اور جس میں اگر نیربہ کی ضرورت ہوتی ہو تو انکو ہل ایسی حادہ اشیا سے کی جاتی ہو کہ صرف ہستہ مال کہتے ہیں جو تہہ کے لحاظ سے عار ہے ہزاروں انسان ہیں جن کے دماغ اور اعصاب پوٹاس بریوٹ کے استعمال سے بے کار ہو چکے ہیں

بے شمار اموات کو نین کے غلط استعمال سے واقع ہو چکی ہیں۔ یہ سب شہروں میں تقریباً تمام پبلک جاکے ہو کر نین کے ہسپتال سے دل و دماغ، اعصاب خون کا کیا حال ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ٹھیک دہی کا جو کو نین کرتی ہے۔ تازہ خور کو یہ سب ٹکونہ زہر طبعانیر کی گویاں بھی کرتی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ان کو نین سے نہ متعلق قلب ہوتا ہے نہ ضعف قوی +

سرمین لال ستیواڈ کے گھر میں منی لال ٹھاکر کے دوران علاج میں ڈاکٹروں کی پارٹی نے مجھ سے خواہش کی (جبکہ میرے علاج کو چوتھا روز تھا) اور مریض کو تپانہ، اینیما، اور سورالین کی شکایت تھی۔ آہم لوگ مسلسل چار ماہ سے آرٹھک اور کو نین پر چوتھے روز بخار آئے دفعیہ کے لیے انجکشن لگاتے ہوئے یہ آہستہ آہستہ ہوتا تھا انجکشن دینا چاہے ورنہ بخار ۹۹ سے ایکس چار تک بڑھ جائیگا۔ مریض کو نصف زیادہ تھا۔ بات کرنا اور کروٹ لینا مشکل تھا۔ اس لیے زیادہ بخار کو برداشت نہ کر سکے گا۔ اور تمام ہٹانے پریشان ہو جائیگا۔ میں نے ڈاکٹروں سے آہستہ چار ماہ کے مسلسل ہتھال سے بخار کا استیصال نہ کر سکی اس کا مزید ہتھال بے سود ہے۔ علاوہ مجھے یقین ہے کہ کو نین اور آرٹھک کے زیادہ ہتھال سے ہی مریض کو خطرناک ضعف ہو گیا۔ اور خون میں دانے صرف دس فیصد رہ گئے اس پر ڈاکٹر کبھرنے بگر کر جواب دیا کہ حکیم صاحب آپ جانتے ہیں کہ کراٹک میسرل فیورس کے لیے آرٹھک انجکشن سے بہتر کوئی علاج اس وقت تک دریافت نہیں ہوا میں نے ان سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ اپنے دیش اور اپنے گھر کی چیزوں کی مطلق خبر نہیں ہے۔ یہ سب پاس ایسی ادویہ موجود ہیں۔

کراٹک میسرل فیورس کو دور کرتی ہیں اور ساتھ ہی دل و دماغ اعصاب اور آلات ہضم کو خراب کرنے کے بجائے طاقت دیتی ہیں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ حکیم صاحب خود آپ کی تھیرسی بھی تو آرٹھک کو پڑانے بخاروں اور دیگر کی صلاحیت اور ضعف پدید بلاتی ہے۔ پھر آپ کیون اس کے استعمال سے گھبراتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ بے شک۔ دسی مول پر بنایا ہوا سنگھیا چارے یہاں بھی مفید بتلایا جاتا ہے۔ تقویت کے لیے بننا جاتا ہے۔ اور میسرل ستاد مرحوم بھی جو ہر قسم الفار پرانے بخاروں میں استعمال کرتے تھے۔ مگر یہ بھی واقعہ ہے کہ ذاتی طور پر میں نجیب کبھی ہتھال کیا۔ نقصان اٹھایا ہے۔ سم الفار کے استعمال سے سب سے پہلے مدہ خراب ہوتا ہے۔ جگر آنتوں پر نہایت ناگوار اثر پڑتا ہے۔ باقی آپ جسٹن کے آرٹھک کا ذکر کرتے ہیں وہ بھی میرے بہت اثر سے استعمال کیا ہے۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ میں اپنی نرم اور نہایت متدل اشیا ہتھال کروں گا ان سے اگر فائدہ نہ ہو تو پھر آپ سے انجکشن کے لیے درخواست کروں گا۔ اس پر وہ خاموش ہوئے اس کے بعد میں نے ان کا علاج کیا۔ جو ایک بہت بڑی تفصیل چاہتا ہے مگر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس مریض کا بخار اور کھٹکا جس سپیڈ سے دفع ہوئی وہ خاستھی بدر (بہتر) اور کل ارشی تھی۔ پورے دو ماہ میں بغیر کسی انگریزی دوا کی امداد کے ان کو صحت ہوئی +

آج کل انجکشن پر بہت زیادہ زور دیا جا رہا ہے اور مخلوق ہو کر مغربی طریقہ علاج کی کہہ رہا ہے تقلید کیے جا رہی ہے۔ زہری دوائیں یہ لوگ بچپار کی ذریعہ سے جلد میں یا ورید اعضلات میں داخل کرتے ہیں۔ اگرچہ ان سے بعض اوقات فائدہ بھی

ہوتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ یہ طریقہ علاج جتنا مفید ہے اس سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ یورپ کے ماہرین فن کی سیکڑوں مثالیں ایسی موجود ہیں جو انجکشن کے تباہ کن اثرات کی شاہد ہیں۔ بیان بھی میں ۶۶ کے انجکشن سے سیکڑوں اموات ہو چکی ہیں تقریباً چار سال ہوئے کہ حکیم عبدالرزاق صاحب کا انتقال اسی سلورس کے انجکشن سے دفعتاً ہوا درجن انسان بھی میں سلورس کے انجکشن سے اندھے ہوئے ہیں۔ میں نے بھیک مانگتے پھرتے ہیں ایک میں اب بھی میرے زیر علاج ہے جس کی بصارت انجکشن کرتے ہی جاتی رہی تھی۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے میں اس کو قلع شاترہ چائے الہ سفوف گل ایسی کے ساتھ پلاتا ہوں اور ہر چوتھے روز اظرفیل میں دیا جاتا ہے جواب وہ یہ کہتا ہے کہ کچھ خفیف سی زردی لگتی ہے میں میرا اندازہ ہے کہ تین چار ماہ مسلسل اس علاج کا موقع دیا تو شاید بصارت واپس آجائے سال گزشتہ میں میں نے ایک ہندو مریض کو دیکھا تھا جس کو ایمین کے سوا سوا انجکشن سنگڑی کو روکنے کے لیے دیے گئے تھے جن کے بعد سندھیا پرستور موجود تھی۔ اور تپ کمنہ، ضعف اعضا، کھٹکا، صفحہ صبح تو اب رجہ غایت پیدا ہو گیا تھا۔ بالآخر وقت میں مجھے دکھایا تھا۔ جس کے لیے میں نے کچھ کیا اور نہیں کچھ کر سکتا تھا +

یہ یقینی بات ہے کہ انجکشن کے ذریعہ سے جو زہری اور وجہ جسم میں داخل کی جاتی ہیں ان سے فوراً کاہ آرام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن قطعی یقینی طور پر دوسرے سببی امراض کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ یہ مختلف زہر جسم میں پڑے رہتے ہیں اور صحت ہوتے رہتے ہیں اور مختلف امراض کا باعث ہوتے ہیں +

(باقی آئندہ)

# صنعت و حفت

از جناب شیخ و معی احمد صاحب ہسوانی دانگ اسپرٹ

ملاحظہ ہو

منہ خلیج

تمام رنگوں و مرکبات اور ان کے طریقہ استعمال سے  
منجھتی اکاہ کریں گے اور ان کے استعمال سے یہ سلسلہ مضامین  
برابر اجار خلیل میں جاری رہے گا۔ باقی آئندہ

## عملی صابون سازی

کھار اور چکنائی کے مرکب سے جو شے بنتی ہوگی  
صابون کہتے ہیں۔ جسم کے لحاظ سے یہ بھی دو قسم کا  
ہوتا ہے۔ ایک سخت جو جھاگ کم چھوڑتا ہے۔ دوسرا  
نرم جو جھاگ زیادہ چھوڑتا ہے۔ بنانے کے طریقوں کے  
لحاظ سے بھی یہ دو قسم کا ہے۔ ایک گرم دوسرا سرد۔ ایک  
قسم صابن لگ پر لگا کر بنایا جاتا ہے۔ اور دوسری قسم کا  
صابون مٹی یا چوبی میں کھار ملا دینے سے بنتا ہے۔  
خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے تو یہ سب دو قسم کا ہے۔

## صابون کے لئے تیزی بنانا

کھار کا عرق جو تیزی میں ملایا جاتا ہے اس سے تیزھا کہتے ہیں  
انگریزی میں اس کا نام لائی ہوئی۔ دینی ترکیب لائی بنائی  
یہ کہ ایک بڑا کونڈا مٹی کا لادیں جسے نامد کہتے ہیں۔ جو  
رنگریز کپڑا رنگنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے پیک  
میں پیسے کے برابر سوراخ کریں اور اس میں کاکھنڈا  
پھر اس نامد کے اندر تین ڈن ٹیٹیں بطور تین پاویوں کے  
رکھیں اس طرح = اور اس پر ایک بڑا پالا لادیں  
کے ڈھک دیں پھر اس پیالہ کے اوپر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا  
ڈھک دیں جس سے پیالہ مٹی یا مٹی کی طرح دھکی جاوے  
مگر ٹاٹ غف نہ ہووے بلکہ چھدا یا مٹی کی طرح  
اس کے اندر سے پانی نکل سکے اب اس کے اوپر تھی اور چونہ کافی  
مقدار مقررہ کاکھنڈا دیں اور پانی ڈال دیں اور دن میں دو مرتبہ  
بار لکڑی سے ہٹا دیا کریں تین روز کے بعد کاکھنڈے سے کاکھنڈا  
کھول دیں۔ اور تیل کوئی چوڑا برتن رکھ دیں بھی چونہ کاکھنڈا  
تیزاب پختہ برتن میں آجاوے گا۔ یہ اول درجہ کاکھنڈا تیزاب  
ہے۔ کھار دھل پراور پانی ڈال دیں = (باقی آئندہ)

جن کا انحصار سخت رنگوں پر منحصر ہے باہر کے مقابلہ  
میں بالکل ماند پڑ گئیں۔ اور ایک بہت بڑا طبقہ جو کہ  
کارنگروں کا ہر وقت کشی کرنے لگا ہے۔  
مثال کی طور پر صنعت پارچہ بانی ہوا کو لیجئے۔ گو کہ  
صنعت نے پہلے ملک میں ملوں کی شکل تو اختیار نہیں کی  
تھی تاہم اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد بہت کچھ  
مال دوسرے ممالک کو دیدینا تھا۔ آج ملک کی  
پرستی دیکھئے کہ ممالک غیر تو درکنہ اپنی ضروریات  
پوری کرنے کے واسطے بھی اخبار کا دست نگر ہے۔ یہی  
وہ صنعت ہے جس کی بابت تمام ملک پکار پکار کر کہہ رہے ہیں  
کہ جب تک سودیشی آپر املک میں عام طور پر استعمال  
نہ کیا جائیگا ملک سرسبز و فراخ البال نہیں ہو سکتا  
مگر افسوس اسکی اصلیت کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا  
یہ نہیں معلوم کہ کس وجہ سے لوگ سودیشی کپڑا استعمال  
کرتے رہے آہ کرتے ہیں۔ سینے یہ عام شکایت ہے کہ  
رنگ بالکل کچے ہوتے ہیں۔ دھوپ میں اڑ جاتے  
ہیں پسینہ سے کٹ جاتے ہیں دھلائی وغیرہ کا  
دکر تو فضول ہے۔ افسوس کہ لکھنؤ و فرخ آباد کا چھپا  
کپڑا کہ نیمز و نجاب کے قالین۔ ادرت سردنار کے  
ریشمی پیرے بھی اس کی کوپورا نہ کر سکے۔ صرف ہٹال  
ہندوستان سے یورپ کو کثرت سے جاتا ہے۔ مگر وہ  
شکایت ہے کہ فتننگ میں رنگ خراب ہو جاتے ہیں  
اس ایک کسی کی وجہ سے ملک کے زیادہ تر کارخانے  
اور فیکٹریاں منسل ہو جاتی ہیں اور اہل ملک کو لاکھوں  
روپیہ کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ان تمام  
شکایات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم ناظرین خلیل کو

یہ امر مسلم ہو کہ ہندوستان میں رنگریزی چھپا  
گری کی دست کاریاں پرانے اور بھدے طریقے پر  
چل رہی ہیں۔ رنگریزیوں اور چھپا گروں کے کام کے  
طریقوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے  
کبھی ترقی کرنے کی کوشش ہی نہیں کی بلکہ وہی ایک  
دو طریقہ جو کہ ان کے آبا و اجداد استعمال کرتے تھے  
بیکر کسی قسم کی معلومات کے یہ بھی اُنہی پر کام زور ہیں  
اور روزمرہ کی مشق سے اُس میں کچھ ماہر بھی ہو گئے ہیں  
مگر سچا سناٹھ سا انجینئر جبکہ یہ صنعت صرف ایک  
دورنگوں تک ہی محدود تھی اس قدر معلومات بھی گاہ  
تھی مگر اس ترقی کے زمانہ میں جب کہ آئے دن نئے نئے  
رنگ ایجاد ہو رہے ہیں جن کی تعداد ہزاروں سے بڑھتی  
چلی ہے ان کی یہ معلومات ناکافی ثابت ہو رہی ہیں  
کیونکہ رنگوں کو استعمال کرنے کے لیے خود ان کی اور  
ان مرکبات کی (جو کہ ان کے ہمراہ استعمال ہوتے ہیں)  
و نیز ان ریشموں کی (جن پر کہ وہ استعمال ہوتے ہیں)  
اصلیت و ماہیت و خاصیت کا جاننا لازمی ہے  
کیونکہ ان کا طریقہ استعمال پہلے سے بالکل مختلف ہے  
غور طلب امر یہ ہے کہ یہ تمام باتیں کس طرح ہو سکتی ہیں  
ان کا واحد ذریعہ تعلیم ہے۔ علم سائنس کا ان تمام  
دست کاریوں سے بہت گہرا تعلق ہے جن کی بدولت  
آج دوسرے ممالک بام اوج پہنچ گئے ہیں۔ رنگ  
اس کے ہمارے دست کار۔ علم سائنس کا ذکر کریں گے  
معمولی نوشت و خواندہ سے بھی نا بلند محض ہیں۔ اور  
صرف اُنہی پرانے طریقے کو نبھانے کی بے سود کوشش  
میں لگے ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نام نہاد

## صبح کا گانا

غزل خلیل

چکیدہ قلم، مولانا حافظ محمد علی الحسن صاحب ہوتی فاروقی، ڈی ای ایم کے ایل ڈیوے یو۔

میں صبح کا گانا ہوں یارات کا نالہ ہوں  
یا چاند کا ہالا ہوں یا صبح کا تارا ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

میں نمونہ گفت ہوں تصویر محبت ہوں  
ترنم صداقت ہوں تخلیق نزاکت ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

میں شوق کا طوفان ہوں میں درد کا درماں ہوں  
یا رفق بہتیاں ہوں میں حسن گلستاں ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

انعام تفکر ہوں مضرب تحشر ہوں  
مرہون تحشر ہوں اشکال تصور ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

میں قعدہ ایمن ہوں میں طور کا داہن ہوں  
میں شعلہ روشن ہوں میں شاہر گلشن ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

زنجیر مری حنا لعل منعم مری صورت  
تذلیل مری رفعت مشہور مری جنت  
یہ صبح کو گاتا ہوں

زیبا بی شوکت ہوں رعنائی قدرت ہوں  
رگینی قسمت ہوں گلچینی فطرت ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

میں عاشق صورت ہوں دل دادہ عفت ہوں  
مروج نزاکت ہوں مقتول محبت ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

مرہون الم ہوں میں مقبورستم ہوں  
بیار کرم ہوں میں امید کا غم ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

پلکیں ہیں بے ساری باتوں میں شرابی  
اشدری خود داری آنکھوں میں ضیا باری  
یہ صبح کو گاتا ہوں

تویر ضیا ہوں میں تصویر وفا ہوں میں  
اقیم حیا ہوں میں تعمیل خدا ہوں میں  
یہ صبح کا گانا ہوں

میں مترخمر ہوں تکمیل مقتدر ہوں  
موج عینم دلبر ہوں حیران ہوں ششدر ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

میں حسن کا سکن ہوں میں لالہ و سوسن ہوں  
بوق شرار گلن ہوں پھر اشک بد اس ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

میں صبح کا گانا ہوں یارات کا نالہ ہوں  
یا چاند کا ہالا ہوں یا صبح کا تارا ہوں  
یہ صبح کو گاتا ہوں

پنچج خاص خلیل کے لیے قلا حق محفوظ  
ملک الغریز ورجنا

ایک دبی، اخلاقی، اور تاریخی، ڈراما  
مصنفہ (خلیل ڈراما سٹڈی)

جو ملک کے مشہور ادیب حضرت  
مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب

شرر لکھنوی مرحوم کے مایہ ناز  
اور ہر دل عزیز ناول سمسلی ملک الغریز

ورجنا پر لکھا گیا ہے، ہفتہ آئندہ  
سے ہدیہ کیسا جائیگا۔ ناظرین

انتظار فرمائیں \*  
(ادبیٹر)



# ایلیاس

(ٹالسٹائی کے ایک فسانہ کا ترجمہ)

مشرقی روس میں صوفائے نزدیک ایک بٹیکدا ایلیاس نامی رہتا تھا۔ اس کا والد قلاش تھا۔ جس نے مرنے کے وقت کچھ پس ماندہ چھوڑا۔ تاہم ایلیاس کے پاس پہلے ساٹھ گھوڑے دو گائیں اور بیس بیٹریں موجود تھیں۔ ایلیاس نے اپنی اس دولت سے خود کو نمایاں ثابت کیا اور آمدنی میں اضافہ کرتا رہا۔ میاں بیوی صبح سے شام محنت شاقہ کرتے۔ اپنے مہایوں سے پہلے صبح تڑکے اٹھتے اور رات گئے سوتے۔ یہی محنت شاقہ وہ چتر تھی جس نے ایلیاس کو رفتہ رفتہ درجہ تول کو بچھا دیا۔ اسی محنت کی بدولت ایلیاس دو سو گھوڑوں، ایک سو موشیوں اور بارہ سو بیٹریوں کا مالک ہو گیا۔ اس کے گٹے اور موشیوں کے لئے کئے نوکر تھے۔ عورتیں گایوں اور گھوڑیوں کا دودھ دھو کر کسے کھن اور پیر بناتیں۔ ایلیاس کو کسی چیز کی ضرورت نہ تھی اس کا ہر مہایہ رشک سے کستا تھا۔ "ایلیاس ایک خوش نصیب آدمی جو وہ جو چاہتا ہو اس کو میسر ہو جاتا ہے۔" اس کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ صمان دور دور آتے، ان کی شادمانہ طور پر چاہے کس اور بیٹری کے گوشت سے خاطر کی جاتی تھی اگر اتفاق سے صمان تعدادیں کم ہوتے تو بیٹری بچ کر دی جاتی تھی اور اگر کثیر تعداد ہوتی تو گھوڑی۔ ایلیاس کے دو لڑکے تھے ایک لڑکی تھی ان سب کی شادیاں چوکی تھیں۔ ایام غلے میں دونوں لڑکے گھوڑے گھوڑیاں چرایا کرتے۔ لیکن بدقسمتی سے اس دولت و امارت نے انھیں خراب کر دیا تھا۔ بڑا لڑکا کسے نوشی کی پرستش کرنے لگا اور کہیں بچا نہ لڑنے بھگرنے میں قتل کر دیا گیا۔

چھوٹے لڑکے کی بیوی ایک مغرور بد مزاج عورت تھی جسے اس کے خاوند نے اس بات پر مایہ کیا کہ وہ اپنے خسر سے

ملہ مشغول رہنے لگا۔ وہ صمان جو کہ پورا لکے لٹی میمانوں میں رہتے ہیں ان کے گٹے یا گوریں گھوڑی کے دودھ کو کھتے ہیں جو مثل اور درجوں کے جاکڑ کے ڈبوں میں بھجوا جاتا ہے۔

اداکار اور اپنی بیوی کے ہمراہ محدثہ کے دولت کدہ نوکروں کے مانند رہنے سہنے لگا۔ اول اول کام کرتے وقت انھیں کھلف محسوس ہونے لگی لیکن بہت جلد اس محنت کے عادی ہو گئے۔ چونکہ ایلیاس کسی وقت آوارہ چکا تھا اس لیے اس نے اپنے آپ کو ایک اچھا نوکر ثابت کیا۔ میاں بیوی، دونوں کام کرنا جانتے تھے کامل نہ لیکن محدثہ ان لوگوں کو دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھاکا تھا۔ ایک دن محدثہ کے مکان پر کئی صمان ایک ملا کے ساتھ آئے۔ شاہ صاحب نے ان کے واسطے ایک بٹری بچہ کرنے کا حکم دیا۔ ایلیاس نے بیٹری کو بچا کر صمانوں کے لیے بھیج دیا اس کے بعد صمان نواز و صمان بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

ایلیاس کام ختم کر کے دروازہ کے پاس سے گزرا۔ محدثہ نے ایک صمان سے مخاطب ہو کر کہا "آپ نے اس شخص کو جو ابھی دروازے کے پاس سے گزرا ہو دیکھا؟ فقہ میں کسی زمانہ میں یہ ایک امیر و کبیر آدمی تھا۔ اس کا نام ایلیاس ہے۔"

صمان نے کہا "مجھے اس سے ذاتی طور پر شرف تعارف حاصل نہیں ہے، لیکن آنا جاتا ہوں کہ وہ ایک شہو آدمی ہے۔" محدثہ نے کہا "آپ وہ میرے میاں نوکر ہیں۔ اس کی بیوی گایوں اور گھوڑیوں کا دودھ دھوتی ہے صمان پینکر ششدر رہ گیا اور سر ہلا کر کہا "تقدیر مثل ایک پلے کے جو کبھی اوپر ہو جاتا ہے اور کبھی نیچے۔ کیوں وہ کسی وقت اپنی شوخی قسمت پر رونا بھی ہے؟"

"محدثہ سنیں وہ ایک صابر خاموش اور سختی آدمی ہے۔ صمان" کیا میں اس سے اس کی زندگی کے بارے میں چند سوالات کر سکتا ہوں؟

"محدثہ" بخوشی۔

محدثہ نے ایلیاس کو پکارا۔ بڑے میاں اپنی بیوی

حق وراثت مانگے۔ ایلیاس نے ایک گھوڑا لکھ کا ایک حصہ دیکر انھیں علیحدہ کر دیا۔ اس نعمت کے بعد تھوڑے ہی عرصے میں بقیہ بیٹریوں میں ایسی وبا پھیلی جس سے سیکڑوں بیٹریاں ایلیاس کے گھر کو خیر باد کہتی ہوئیں ملک عدم کو سودا خانہ لگیں۔ نیا سال ایلیاس نے لیے محسوس ثابت ہوا۔ موسم گرما میں گھاس کی فصلیں خشک ہو گئیں۔ موسم سرما میں بہت سے موشی ضائع ہو گئے۔ لڑکے گھوڑوں کے گلوں میں سے تیرن گھوڑے چرائے گئے۔ شاہ یہ حالت ہوئی کہ ایلیاس روز بروز قلاش ہونے لگا۔ اور رفتہ رفتہ اس کی محنت بھی برباد ہو گئی۔ ستر برس کی عمر میں ایلیاس نے اپنی پوسیتوں، بیٹیوں، بیٹیوں، اولاد، اثاثہ کو بھی فروخت کر دیا۔ لیکن ضروریات ختم ہونے کا نام تک نہ لیتی تھیں۔ اب اس کی گزشتہ امارت نشان صرف چند جڑے پڑے۔ چٹے ٹوٹی۔ اور مرا تفل کے چرے کے سپرہ رہ گئے تھے۔

اس کی سرکین غم "شام ٹھکی" بھی ضعیف ہو چکی تھی۔ ان کا چھوٹا لڑکا جو حق وراثت لے چکا تھا کسی دور دراز ملک چلا گیا تھا۔ ان کی دختر بھی ملک بقا کو جا چکی تھی۔ گویا اب آنا بھی نہ تھا کہ وہ کسی کو اپنی مدد کے لیے بلا سکیں۔ لیکن ان کے ہم سایہ محدثہ نے جو ایک نیک دل و رحیم کا آدمی تھا، ترس کھا کر ایلیاس کو بلایا اور کہا "آپ اپنی بیوی کے ہمراہ میرے میاں آکر رہیں۔ آپ اپنی طاقت کے مطابق گرمی کے دنوں میں باغ میں کام کیجئے اور چارے میں موشیوں کو چارہ کھلائیں اور آپ کی بیوی شام گھوڑیوں کا دودھ دوہ کر کس بنائے اور میں آپ لوگوں کی ضروریات پوری کروں گا۔"

ایلیاس نے شکر گزارانہ گھوڑوں سے اپنے صمان آگیا۔



# رومال یار

اے کپڑے کے چھوٹے سے ٹکڑے۔ تو مجھے بے حد عزیز ہے۔ جان سے پیارا ہے۔ تجھے نسبت ہی ایسی ذات سے حاصل ہے۔ کس سے؟ فتنہ روبرو گارے۔ یا طر حصار سے؟ تیری وضع قطع تمام عالم سے جدا۔ تیرا رنگ ڈھنگ ساری دنیا سے الگ۔ آئینہ دل کی طرح صاف۔ رخ محبوب کی طرح شفاف۔ تیرا ایک ایک رشتہ۔ تارِ برگِ جان۔ تیرا ایک ایک پھول۔ غیرتِ فردوس۔ تارِ شمع سے جو گلکارایاں تجھ پر گئی ہیں۔ اُن کا جواب مشکل۔ مشکل نہیں۔ غیر ممکن۔ تیرا گوشہ گوشہ دامنِ گلچین۔ ہر ایک حصہ۔ کفِ گل فروش؟

اے خوش بخت۔ اے خوش قسمت۔ تیری کامکاری قابلِ رشک۔ نورِ سوں کسی کے دستِ خانی میں رہا عارضِ گلگوں کا پسینہ تجھ سے پونچھا گیا۔ جبینِ ناز کا عجب میں جذب ہوا۔ لبِ مستی آلودہ سے تومس ہوا۔ پان کے لاکھ نے جابجا تجھ پر گلِ احمر کھلائے۔ مسکے داغوں نے تختہ سوسن کا رنگ پیدا کیا۔ زلفِ عنبر نے کی خوشبو سے توبہا ہے۔ تیری عطرِ تیری وعطرِ گلابی شامِ ہان کو سطر زنی ہے۔ اے مائے تسکین جانِ ناز۔ اے شلیبِ دلِ بے قرار۔ اے عمد زریں کی یادگار۔ ہاں اے روالِ یار۔ تیری کیا توصیف ہو۔ تیری کیا تعریف ہو؟

ہاں ہاں تو پیارا ہے۔ تو عزیز ہے۔ کیوں؟ صرف آپ اسباب سے نہیں۔ یا نہیں وجہ سے نہیں۔ وہ دن بھولنے والا نہیں جب تو مجھے عطا کیا گیا۔ اور آہ اس آدا کو فنا کا کیا ذکر کیا جائے۔ جس آغاز سے تو مجھے بخشا گیا۔ آخری ملاقات تھی کوئی مجھے رخصت ہو رہا تھا۔ دو دھڑکنے ہوئے دل ایک دوسرے کے متصل تھے۔ اُن کو سمجھانے کا کام تھا۔ اور بھلا کسکِ مصرت بھلنے سے۔ اُس وقت۔ ہاں

کرنے اور محض تماثلہ پیش کرنے کے متعلق سوچنا پڑتا تھا جب ہمان رخصت ہونے تھے تو نوکروں کی نگرانی کرنی پڑتی تھی کیونکہ وہ کھانا تو جلتے تھے لیکن کام چرتھے۔ کبھی بھیڑیوں سے ڈرتے تھے اور کبھی چوروں سے۔ راتوں کو اس اندیشہ میں کہ کہیں کوئی بھیڑ اپنے بچے کو روند نہ ڈالے ہم کو جگانا پڑتا تھا۔ لیکن سب سے بڑی بات یہ تھی کہ کیا اور میرا خداوند ایک بات پر کبھی اتفاق رائے نہ رکھتے تھے ہم میں اکثر اختلاف ہو جاتا تھا۔ گویا ہماری زندگی ایک پریشانی تھی۔ خوشی و سکون سے کوسوں دور۔ لیکن ہم صلح و آشتی کے ساتھ ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہیں۔ کیونکہ اب باہمی ناراضماندی کی کوئی بات نہیں۔ ہماری فکر صرف یہ ہے کہ اپنے آفاقی خدمت کو کیا محنت کرنے کے بعد کھانا کافی مل جاتا ہو۔ اور سردی پہنچنے کے لیے پوستین موجود ہو۔ پچاس برس ہم لوگوں نے سچی خوشی تلاش کی اور اب کہیں جا کر حاصل ہوئی ہوگی۔ اس جملہ پر ہمان ہنس پڑے۔ ایسا سننے نہ سنا تھا کہ ”یہ ہنسی کی بات نہیں بلکہ تجربہ ہے۔ ہماری قسمت جب بگڑی تھی تو میں اور میری بیوی احمقوں کی طرح گریہ و زاری کرتے تھے۔ لیکن خدا نے سچ بولا ہر کر دیا۔ اب بے لگوں کے فائدے کے لئے اس حقیقت کا اظہار کر دیا۔ ملائے گا۔“ ایسا سچ کہتے ہیں ایسا ہی قرآن مجید میں بھی لکھا ہے۔

ملاؤں نے ہنسا موقوف کر دیا اور جو کچھ سنا تھا اُس پر غور کرنے لگے۔  
سید اختر حسین اختر سکندر

**خضر علیہ السلام سے ملاقات**  
اور حاجتِ روائی اگر کرنا ہو تو صرف تین روز میں آپ ایسا کر سکتے ہیں دس روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر ترکیبِ دلِ اجازت پڑھنے کی منگوائی کیجئے۔  
فرل حسین خاں۔ ڈبھورہ۔ ڈاک خانہ ملہر۔

ہراہ اندرائے اور کچھ کس پی لیجئے۔ ایسا اور اوس کی بیوہ اندرائے۔ شامِ شملی تو پردہ میں چھپ گئی اور ایسا سلام کر کے دروازہ کے قریب بیٹھ گیا۔ کس کا ایک پیالہ ایسا کو دیا گیا۔ ایسا نے شکر یہ کے ساتھ اُسے پی لیا۔ ہمان نے نرم لہجہ میں کہا ”درمیں خیال کرتا ہوں کہ آپ کا دیکھ کر غم سے ہو گئے ہیں شاید گزشتہ ایام یاد آرہے ہیں یا آپ موجودہ غلشی کا گزشتہ متول سے موازنہ کر رہے ہیں ایسا نے مسکرا کر کہا ”اگر میں آپ سے اپنی خوشی یا غم کی بابت کچھ کہوں تو آپ کو یقین نہ ہوگا بہتر ہوگا اگر اس کا بارے میں میری بیوی سے آپ پوچھیں۔ وہ عورت ہے جو کچھ اُس کے دل میں ہو وہی اُس کی زبان پر ہے۔ وہ تمام سرگزشت سچ سچ بیان کر دے گی۔“

ہمان نے پوچھا ”کیوں ضعیف! اپنی گزشتہ خوشی اور موجودہ بے نصیبی کی بابت تیری کیا رائے ہے؟“ شامِ شملی۔ ہم خوشی کو اصلی پوست ک میں دیکھنے کے تلاشی تھے۔ لیکن پچاس سال تک خوشی نہ میسر ہوئی۔ دو سال کا عرصہ گزرا ہم ملازموں کی طرح رہتے ہیں۔ نگرا بیٹھے اُس سچی خوشی کو جس کی ہم لوگ جستجو کر رہے تھے حاصل کرنا ہمان یہ سن کر صبران رہ گئے محمد شاہ نے اُٹھ کر ضعیف کو دیکھا تو وہ ہاتھ باندھے اپنے خاوند کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور ضعیف ایسا بھی مسکرا رہا تھا۔

شامِ شملی۔ ”یہ ہنسی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت کا انکشاف ہے۔ ہم لوگوں نے پچاس برس سچی خوشی کو تلاش کیا۔ لیکن آج متول کے زمانہ میں اسے نہ حاصل کر سکے۔ اب ہم غلشی اور نوکریں گروہ خوشی آج حاصل ہو گئی ہے۔“ ہمان نے آخر اس خوشی کی کیا وجہ پوچھی؟ شامِ شملی۔ ”جہ یہ کہ جب امیر تھے ہمیں لمحہ بھی راکا حاصل نہ تھا۔ ہمارے اندیشے اور تفکرات اس قدر بڑھ گئے تھے کہ عبادت کرنا کا موقع تو درکنار ایک دوسرے سے بات چیت کرنے کا موقع نہ ملتا تھا۔ ہمیں ہمانوں کی خواہش

## بگڑنا اور بگڑنا (۱)

مجھے وار کھٹک گئی اور ڈرتے رہی، آخر وہ وقت آیا جس کا تعلق اور افسوس ہے انتظار کیا جا رہا تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ "شاہو" جس کی پارسائی قصبے میں شل کی حیثیت پا چکی تھی اپنی ایسی جھپتی بیوی سے نہ مٹ کر جس پر وہ دن پلے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو تیار تھا ایک پڑوس کی فاجرہ فاحشہ اور باش بہ معاش بدکردار بچلن اور بے حیا عورت پر فریفتہ ہو جائیگا۔

پھر بتولا۔ کوئی خوب صورت بھی نہ تھی اس کے سوا کالی کالی لمبے ذیل کی۔ دُبی تیلی منہ پر چپک کے داغ تھے لگے بڑے بڑے دانت نکلتے تھے۔ زور بڑھی ہوئی بد سرائی نے تو اس کو اور بھی پھیکا خشک بنا دیا تھا۔ منہ کے پٹے نکل آئے تھے۔ دونوں گال چپک گئے تھے۔ دیکھنے والوں کی طبیعت بڑی ہوتی تھی۔ صبح کو اس پر آنکھ پڑ جانا سنسوس سمجھا جاتا تھا۔

مگر شامی شاہو اسی کا گرویدہ ہوا اور پھر کیسا برسی طبع کہ اپنی عزت اور بیوی کے ناموس بھی بے پروا ہو کر نہیں بلکہ شانے کے در پہ ہو کر

عام طور پر مشہور تھا کہ اس پر جادہ کیا گیا ہے کہ پرجہ کار، بڑوں کے بڑے انسان مسلمانوں کے نبی تھے در صحبت اپنا انز کو کر کے رہتی ہے۔

(۵)

دو آدمی اور تباہی کا چولی دامن کا ساتھ ہو "دہی" شاہو جو اپنی بیوی کے ساتھ ایک اہلینان اور سکون کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ اور ابھی چار دن پہلے عزت اور محبت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا مجبوراً کہ اپنی ناپاک خواہشیں پوری کرنے کے لیے اپنی فرمانبردار اور بیوی کے زیور بیچے۔ حسبِ حیثیت خرید و بیچ پانچ سو کے زیور تھے۔ مگر آخر کہاں تک دونوں گھوڑا نوبت آئی اور ایک ایک بکا اور لطف یہ کہ گھر میں نہ تھے

شاہو ایک شریف بھانڈان کا پروردہ تھا۔ اس کی پارسائی مشہور تھی۔ دن کا دن مسجد میں گزار دینا اور ادھی آدھی رات تک نفلیں پڑھا کرتا تھا۔ ایک کڑی ریاست میں نوکرتھا۔ زندگی عیش و آرام سے گزر رہی تھی بد شکل سیاہ فام۔ بزرگان۔ خشک مزاج۔ بیوی کی زبان درازیوں سے عاجز آکر چھوڑ دیا۔ اچھا کیا دوسرا نکاح کر لیا۔ بہت اچھا کیا۔

(۲)

اب شاہو کی حالت پر ہنسنے والے کو رشک تھا۔ کہ عیش و عشرت کے علاوہ بیوی بھی ایسی باقی تھی جس میں شکل و صورت کے ساتھ اخلاق و طبیعت کا حسن بھی تھا شوہر کی قدر دان اور اپنی دنیا اور دین سمجھنے والی۔ بیوی کی نیک صلاح سے دوا لگے رکھے اور دوا دی دونوں میاں بیوی کی ایک اہلینان کی زندگی بسر ہو رہی تھی۔ چالیس پچاس روپے ماہوار کا اوسط پڑ جاتا دنوں خوش تھے اور ایک دوسرے پر جان فدا کرتا تھا۔

(۳)

اب دونوں کی رائے ہوئی کہ وطن چل کر ہنا چاہئے دوا کے بہر حال یہی ہیں۔ ملازمت نہ سہی کچھ آمدنی کم ہو جائے گی کوئی بات نہیں۔ یہ وطن رہنے کا گھر معاوضہ ہے۔ تیس چالیس روپے دو تن کے لیے بہت کیا اسی ماہ پر عملدرآمد ہوا۔ دونوں وطن آئے اور چین سے بسر کرنے لگے۔

(۴)

بڑے دن لکھ کر نہیں آئے۔ اور شامت اپنے ہی کرتوں کا تہہ ہوتی ہے۔ شاہو پندرہ برس کے بعد جب اپنے وطن آیا تو اپنے انھیں پڑنے ملاقاتوں سے ملا جو اس کے بچپن کے ملنے والے تھے۔ اور یہ سب ادب باش ہو چکے تھے۔ شاید تعلیم

اُسی وقت کسی نے فرط محبت سے۔ ورنہ غم سے پہلے اپنے اشک تہہ میں خب کیے اور بعد کو دستِ حسائی سے ناک ہاتھ سے میرے بھی آنسو تہی سے پونچھے اور یہ کمر دیکھے میری طرف بڑھا دیا۔ "رکھ لیجئے۔ یہ میری آخری یادگار ہے۔ محبت دینے کی نشانی ہے۔ ناز و نیاز کے آنسوؤں سے تر ہو۔ کہیں مری یاد میں روئیں تو یہ کام آئیگا۔"

آہ۔ تو سمجھا۔ یہ سب خاص ہو میری شیفٹنگ کا۔ میری گردیدگی کا۔ ہاں تو۔ اے مائے نکین میرے آنسو پونچھے میرے سیدل اشک کو روک۔ میرے جذبات غم اشکوں کی صورت میں خقل ہو چکے ہیں ان کو جذب کر لے یہ میرا چشمِ نرم کو خشک کر دے۔ ہاں۔ آ۔ اپنے دامن و آئین سے تیرے ہوتے ہوئے کیا کام لوں۔ آ۔ اوپر لٹک لگ جا۔ کیسے کو ٹھنڈک اور دل بے تاب کو چین عطا کرے۔

بساط۔ بسوانی

## لطفا

(۱) ایک احمق کا گدھا گم ہو گیا۔ اجاب تلی دینے آئے دیکھا تو بیوقوف سجدہ شکرا داکر رہا ہے جو چھابھیہ یہ کس لیے۔

احمق۔ اس لیے کہ میں اس پر سوار نہ تھا۔ (۲) ایک جاہل شخص عالمانہ لباس میں کسی ملک کے پاس گیا۔ عالم نے اس کو بزرگ صورت دیکھ کر اپنی مسند پر بٹھک دی۔ جاہل کچھ دیر خاموش رہا۔ عالم کو اور بھی بزرگی کا گمان ہوا۔ کہا حضرت کچھ تو فرمائیے، جاہل نے کہا روزہ کس وقت افطار کرنا چاہئے۔

عالم۔ جب سورج ڈوب جائے۔ جاہل۔ اگر سورج ادھی رات تک نہ ڈوبے تو عالم بے حیا ہنسٹا اور اسو مند سے اتار دیا۔

فاتے ہو رہے ہیں۔ سب اسی چیلنجیہ تبولیک کے بھیٹ  
چرہ رہا ہے۔

گروادہ ری شریف عورت کبھی زبان سے ان بھی جو  
نکلی ہو۔ نہ میاں سے کچھ کہنا نہ کسی اور سے شکوہ کرنا  
بہت طبیعت بھرائی تو نہائی میں جا کر چھوٹ چھوٹ  
روٹی ۷

وہ تو کیے بھلا ہو اس گھرانے کا جہاں "شاہو"  
کی پرورش ہوئی تھی جس کا ہر نسل اس کو عزیز اور اس کا  
بیوی کو اپنے گھر کی عورتوں کی طرح سمجھتا تھا وہ بے جا  
اسی گھرانے میں کام کاج میں لگی رہتی تھی اور اپنے زندگی  
کے دن کاٹ رہی تھی!

عزت شہنے کی نزاکت رکھتی ہو ۷ اب شاہو

بچے بچے کی نظریں ذلیل تھا

(۶)

فاحشہ عورت "شاہو" کو کھلکھل کر کے اپنا گھر کے  
اپنے چمکے چمکی گئی۔ اب اس چراں نصیب کی طبیعت  
کی انجمن اور پریشانی ۷ دیوان کی دوستی سے بدل گیا  
واقعہ ہوا پھر بھوت سوار تھا۔ اس کی گریہ وزاری  
اور اضطراب و بے قراری دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی  
اس کا کھانا پانی چھوٹ گیا اور رونان رات کا  
مشغلہ ہو گیا تھا۔ یا پھر ننگے سرنگے پاؤں پھسے کپڑوں  
جنگلوں میں نکل جاتا تھا اور پھر کرتا تھا۔ اوطسج  
طرح کے درد آمیز شعر اور دکھ بھری گیت گایا کرتا تھا  
خدا جانے کیا کیا ترکیبیں ہوئیں اور کتنے آدمیوں  
سمجھا یا مگر اس پر کچھ اثر نہ ہوا تھا۔ انسان سمجھتا  
نہیں مصیبت قدرت کی ایک نبیہ آمیز رحمت ہوتی  
ہو۔ "آدمی کچھ کھو کر پاتا ہو۔ یہ اور اس قسم کی کتنی  
مثلیں ایسے ہی نفسیاتی تجربوں کے ماتحت زبانوں  
پر چڑھ گئی ہیں ۷

۷ جس کے لیے افسوس کے ساتھ طے کرنا

گیا تھا کہ "اب اس کی زندگی خاک چھانسنے میں بسر ہوگا"  
ایک مدت آوارہ گرد رہ کر انتہائی پریشانیوں میں  
نے کے بعد ہوش میں آیا۔ آنکھ اٹھا کر گھر کی طرف دیکھا  
تو وہاں کیا رہ گیا تھا۔ خاک اُڑ رہی تھی فکر اور ندامت  
بوکھلا گیا تھا۔ ملازمت کی تلاش میں کیسکو جریے بغیر  
وطن سے چل دیا۔ اور وہیں گیا جہاں پہلے تھا۔

میاں بچپن کا اس کو معلوم ہو گیا کہ انہی بڑی دنیا میں  
ایک مصیبت زدہ کے لیے جگہ نہیں ہے۔ زمین تنگ  
ہو گئی۔ عجیب عالم تھا۔ وہیں جہاں بہتوں کے سرو  
پر اس کے احسان تھے جس سے ملتا تھا وہ آنکھ چرا  
جاتا تھا۔ فریب دینا تھا۔ وہ دوست جن کو دعویٰ  
تھا کہ "ہم پسینے کی جگہ خون گرانے والے ہیں" انھیں  
کی آج آنکھیں بلی ہوئی ہیں۔

دنیا کی یہ کایا پٹ دیکھنے والا حیران و پریشان  
"شاہو" جس کے پاس توقع لے کر جاتا روکھا جواب  
پاتا اور اپنا سامنے لے کر لوٹ آتا تھا ۷ ع  
دکھ درد کا ساقی کوئی نہیں سب باتیں بنیواں

(۸)

دھوکے کھا کر عاجز کر پریشانیوں پریشانیوں میں  
دھوکوں کا مارا "شاہو" وطن واپس آیا اور اپنی غریب  
بیوی کے آگے سزا دے کر بھاگ دیا۔ دونوں خوب  
روئے۔ غریب بیوی نے اپنے اعتبار پر کہ بدستور  
قائم تھا۔ اور عام طور پر دلوں میں اس کی ہمدردی  
پیدا ہو گئی تھی پاس روپیہ نہ مل سکا اس کے  
گھوڑا ڈلوایا اور گھر کی سداہاری۔ اگا میاں کے  
مپر درختے ہوئے کہ

"ایک وہ زمانہ تھا کہ دود و نوکر تھے۔ ایک وہ  
وقت آیا کہ فاقوں پر فاقے ہو رہے تھے اور گھر لٹ  
رہا تھا۔ اب تیسرا وقت یہ آیا کہ گو فرض دار ہیں  
مگر اطمینان ہے کہ اب شامت و نجاست کا دور گیا اور

پھر برکت و اطمینان کا زمانہ آ رہا ہے۔ جب وہ زمانہ گنا تو  
اسد یہ زمانہ بھی کاٹ دیکھا۔ وقت یکساں نہیں رہا  
کل کچھ تھا آج کچھ ہے۔ اور کل کچھ اور ہوگا۔ میں تو  
تم سے ہاتھ دھو بیٹھی تھی۔ اسد نے تم کو دوبارہ دیا  
گو یا دنیا جان کی نعمتیں دیں۔ اب تمہارے ارادوں کی  
ہست قاست عطا فرمائے۔ بان تم اپنے ہاتھ سے اگا  
ہاں گوزرا شرم نہ کرو۔ اپنے کام میں کوئی شرم نہیں اور  
عیش و عشرت اور مصیبت کا پھلا مان بھول جاؤ اور  
دل سے بھول جاؤ ۷

"شاہو" اپنی بیوی کی تقریر پوری توجہ سے سن رہا  
اور جواب میں کہا کہ

..... میری نہ صاف ہو سکنے والی خطاؤں سے درگت  
کرنے والی میری سچی ہمدرد و قدردان اور میری شریف  
بیوی میری شرمندگی اس حد سے بڑھی ہوئی ہے کہ  
عذر کروں۔ سحانی چاہوں میں عمر بھر تیری ہدایت  
کی دل سے قدر کروں گا اور ہمیشہ کا رہند رہوں گا ۷  
(۹)

"شاہو" کو اگا ہاتھ ایک سال ہو گیا۔ فرض ادا ہو چکا  
اور وہ زیورات جو کہنے سے بچے تھے اور رہن ہو گئے تھے  
وہ بھی چھوٹ گئے۔ اب پہلا جیسا تو عیش نہیں مگر اطمینان  
کی زندگی بسر ہو رہی ہے ۷

ساتھ بول سے کسی کو بگڑتے ہوئے دیکھتا ہے  
تو استاد مومن دہلوی کا یہ شعر پڑھ کر آپ بیتی دھرا دیتا

ایک ہم ہیں کہ ہوسے ایسے پشیمان کہ پس  
ایک وہ ہیں نہ جنھیں چاہ کے اراں ہونگے

انشیاء



# دنیا سے صحافت سے خطاب

ان جناب مرزا محمود علی صاحب شفق رامپوری

اور پھر سنوئے چشتی بھی دینی ہے کہ تمام قوم کو اپنی ریکی  
تاویلات، بیجا تعریضات، دورا گوش تمکیمات،  
خود ساختہ استعارات کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی  
دعوت دی جاتی ہے۔

کیونکہ اس کی نگہ ناز سے جینا ہوگا  
زہر دے اس پہ یہ تاکید کہ پینا ہوگا  
دور کیوں جائے دور حاضرہ کا ایک واقعہ فاجہ  
ملک کے پیش نظر ہے، یعنی نہرو کیٹی منقذہ لکھنؤ۔  
اس کانٹے پوش میں دو فریق ہو گئے، ایک حامی  
مخلوط انتخاب ایک جداگانہ انتخاب۔

ہم سر دست اس تحقیق و تحقیق تو ضیع و تنقیح میں پڑنا  
نہیں چاہتے کہ کون حق بجانب ہے، نہ یہ شذرہ اسکا  
بحث ہے یہاں لفظ استدلال تہذیب مخاطبہ  
مکالمہ دکھانا مقصود ہے جن اہل الرائے نے بالاستیقا  
اس ڈیرہ ماہ کی قلیل مدت میں خصوصاً پنجاب کے اجا  
کے فائلوں کو تعمق نظر اور وقت نگاہ سے دیکھا ہو  
علی وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں کہ کیا اس بحث  
تخصیص میں ٹھنڈے دل سے کسی دفعہ بر تباد کیا جا  
کوئی قانونی چارہ سازی ہو سکتی ہے؟ کیا کوئی لاکھ  
عمل ہے کیا کوئی تنظیم ہے؟ کیا کوئی شاہراہ ترقی  
توبہ توبہ، اس کا ذکر ہی کیا، قلب قلب طلب را  
بر قلب قلب قلب زن، خوب اخلاق فقرے غیر محض  
پھبتاں، آیات کا استدلال، اشعار کا تناسب  
غرض کہ کس کس بات کو یاد کیا جائے؟

گھر کا گھر ہمارے کس کس کے غزا داروں میں ہوں  
کیا ایک مدیر کا یہی فرض ہے؟ کیا ایک نامہ نگار کا  
یہی شان خصوصیت ہے؟ اخلاق تو رحمت ہے، لکھ  
اسے رحمت بلکہ لعنت کیوں بنایا جائے۔ خلاف  
پہلو بعض اوقات جیسا سو زخمش تک پہنچ جاتا ہے  
پہنچ گیا، محاکات سے تجاوز کر کے ذاتیات کو مو

وعدہ کرتے ہیں اور ایسی نظر فریب شاہراہ  
کرتے ہیں کہ قوم کے پاس سے بدست ہو کر اوچیت  
سمجھ کر ادراک ساؤناؤ لکھا کہتے ہوئے اپنی  
جانوں کے قدم آگے بڑھا دیتے ہیں۔ اور ان جنوع  
وکر کے احرام پوشوں کو خضر راہ، مرکزیت جان کر  
لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ مگر آگے  
خود غلط بود، پنداشتیم

آنکہ چون پستہ دیدش ہم سر مغز  
پوست بر پوست ہو چھو پیاز  
بہ یک جنبش نگاہ۔ باندک قوت غضبی سن باز  
بر فطرت کی طرح رجعت کا دجج البصر کرتے ہوئے  
نظر آتے ہیں۔ قوم پرستی یا ملک پرستی ایک ایسا لفظ  
جوشاہ دنیا سے اخبارات میں تو شرمندہ سعی نہ ہوا ہو  
یوٹرک (غیر جانبدار) وہ کلمہ ہے کہ مدیروں کے عالم  
میں کبھی ایسا سے حقیقت سے ہم آغوش ہوا، پردہ  
پوشی کے واسطے رنگینی الفاظ، گونا گوں لب و لہجہ  
جہاں اصوات کی برفریب جاماں بڑا کیجا ہی ہو مگر ہاتھ  
عویانی

ہر رنگے کہ خواہی جامہ سے پوش  
من انداز قدرت را می شناسم  
ہم بہ بانگ دھل بے خوف لوم و لام اس اظہار سے  
باز نہیں رہ سکتے کہ مذہب اخبارات، با اخلاق  
با علم نامہ نگار ذاتی کاوشوں، با ہی سینہ زور پول  
میں اپنے فرائض اور طرح نظر سے اس قدر دور گر جاتے  
ہیں اور اس قدر غلطی القاب اور غشاوۃ البصر ہو جاتے  
ہیں کہ آسمان و ریسمان میں تباہ بن محال ہو جاتا

از منہ اولی میں بھی ہر قوم میں مذہبیت معاشرت  
اتفاق عظیم غرض کہ ارتقا و رفعت کے وسائل اس  
دور کے اقتضائے موافق پائے جاتے ہیں۔ لیکن جس  
قوم نے ہندو تہی۔ الوالعزیز ترق نگاہی اور نیک  
نیتی سے ان علل و سباب کو تعمق نگاہ اور دقت  
نظری سے دیکھا وہ قوم بام ارتقا اور منصفہ شود  
پر کا شمس فی النہار نیکر چمکی اور جس قوم نے یا تو  
سے ان مناسبات اور معاملات پر نظر ہی نہ ڈالی  
اور یا پھر اس کی گہرائی اور حقیقی حالت کو بنظر تدقیق  
نہ دیکھا۔ وہ قوم انحطاط اور پستی کی طرف مائل ہو  
ہوئے اولئک کاہ لعاہ بل ہما اصل  
بن کر رہ گئی یہ ایک فلسفہ اور کلیہ اقوام عالم کے  
ترقی اور تزلزل کا بار ہر پور رہے گا۔ اگرچہ عنوان سبط  
اور اس شذرہ کی وسعت و بسط حد طوالت سے  
بھی کچھ طویل ہو۔ لیکن ہم بیک دوش نہیں، بیک  
قدم بہ طریق رجعت قمری نفس لامر پر آتے ہیں  
دور حاضرہ میں تنوع نظر اور تعلقات اور تعلقات  
کے سلسلہ علونیت کی سنہری کٹری، بام مرکزیت  
عووۃ الوثقی مطالعہ اخبارات و رسالہات  
جو حقیقت اصلاح قومی کا ایک بدیہی نتیجہ  
اور کشود کار کا ایک واقعی آکر ہے۔ بشرطیکہ اس کی  
عائزہ استعمال کا صحیح طریقہ اور مفید۔ رہانے کا سلیقہ ہو  
مگر تمامی اخبارات و رسالہات ابتدائے آفریق  
و ظہور میں عجیب ل فریب جاں پرور نظر انگیز  
الفاظوں میں قوم کا کرکٹ سنہا ل ہے، تمدنی معاشی  
حالت سنوارنے آزادی دلانے کا پرتکلیف اور کھونٹا



## جید آباد میں پولیس چل گئیں!

آپ کو ایک خبر نہیں ہو

گلوب سوڈا وائر فیکٹری کی تیار کردہ سوڈا-ایسویٹڈ-بجڑ  
رس بھری-نارنگی-گلاب-اور آئس کریم-سوڈے وغیرہ  
کی پولیس کم قیمت اور بالائینشین ہونے کے باعث غیر معمولی  
شہرت حاصل کر چکی ہیں جس کے لیے ہمارا دعویٰ ہو کہ آپ  
ایک مرتبہ ہتھمال کرنے کے بعد پھر کسی دوسری فیکٹری کا  
مال کبھی پسند نہ کریں گے صرف امتحان شدہ ہی  
مینجر گلوب سوڈا وائر فیکٹری جید آباد (دکن)

## شاہانہ سیل تیار ہو گیا

لیجے ماہران فن نے عرصہ دراز کی منتیں کے بعد  
شاہانہ سیل تیار کر لیا جو سفید بال سوانا میں جڑ سے سیٹھا  
کر دیا ہو پھر مرتے دم تک بال سفید نہیں ہوتے ہیں  
آئندہ ہر قسم کے خضابوں سے نجات حاصل کچھ فیکٹری  
تولید ہاتھ کی تیلی پر دس طرفوں والے معمولی سیل کی طرح  
یہ مچھانڈ شری بیوٹر پوسٹ بکس نمبر ۳۳ کراچی

بنا دیتا ہو کیا یہ روزنامے قوم کی مصوم اور چارپو  
انگوں سے نہیں گزرتے ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ لیج  
اگر کوئی ہم سے کہے تو ایک ہفتہ کے نام ہندوستان  
اخبارات سے انتخاب کر کے ہم ایک فریبلہ فرخضرات  
تیار کر کے پیش کریں

ہندوستان میں طریقہ تعلیم کا رونا آئے دن  
میں رویا جاتا ہو کیا اخبارات کے تعلیمی گوشہ  
مار در آئیں سے کوئی واقف ہو کیا اگر ع

در سرائے سعادت کس بہت

کوئی مخاطب ہو سکتا ہو کیا اس سب و شتم کا  
نا پاک طریق اور گھناؤنا رویہ یک لخت کا لغت  
ہونا چاہیے

کیا کوئی مدیر ہے کہ مختلف مسائل کا تصفیہ خذہ  
پیشانی منکسر المزاجی متواضعانہ طریق پر ملے کرے کیا  
موتیر ایڈیٹر ان اپنے ترکشوں سے جگر نیوست نہیں  
خوب اخلاق و سیفہانہ تیر نکال کر کھینک دینے کو تیار ہیں  
کیا کوئی رسالہ اخبار صحیح معنوں میں مصلح قوم ہے ہیں

امید ہو کہ زعمائے قوم غور و خوض کے بعد اپنی زرین  
رے سے ستیفیض فرمائیں گے کیا یہ شذرہ درخشاں

## کھٹل اور پھروں کا سفوف

یہ سفوف کھٹل سپور اور پھرو وغیرہ کے لیے سم قاتل ہے جس چارپائی میں  
کئی لاکھ سے زیادہ کھٹل ہوں اس کی پولوں میں اور جہاں جہاں  
کھٹلوں کے رہنے کا شبہ ہو سب جگہ چھڑک دیجئے اور فوراً چارپائی پر  
پاؤں پھسلا کر سو جائیے واقعہ یہ ہے کہ کھٹلوں کو اس سفوف کی جس  
جگہ خوشبو پہنچ جاتی ہو وہیں میں ہو کر رہ جاتے ہیں امتحان بھاگتے ہو  
کھٹل یہ یہ قدر فاصلہ پر اس سفوف کو ڈال کر دیکھ لیجئے اور پھر لطف  
یہ ہو کہ چھڑکتے وقت اگر انسان کی آنکھ ناک یا منہ میں چلا جائے تو  
کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا۔ باریک سے باریک سوراخ میں  
پھنچا دینے والی ایک نلکی ہر ڈبیہ کے ہمراہ ارسال کی جاتی ہے نیز  
ایک ڈبیہ ایک گھر کے لیے سال بھر کو کافی ہے قیمت فی ڈبیہ ۸

## عاشق مزاجوں مبلغ ساٹھ روپیہ نقد انعام کیلئے

جو کوئی ہمارا سمرنیم کے اٹھولوں سے تیار کیا ہو اس میں موہنی علاوہ کا سرہ آنکھوں میں ڈال کر جس کسی مرد یا عورت  
چاہے وہ کیسا ہی سنگدل سفور اور سخت کلام کیوں نہ ہو اس کے سامنے چلا جائے تو وہ اسی وقت سون  
موہت ہو جائیگا۔ اور اسے ہر وقت آپ کے ہی ساتھ رہنا پسند ہو گا۔ بغیر آپ کے ماہی بے آب کی طرح  
بے قرار رہے گا زیادہ لکھنا فضول عقلمندوں کو اشارہ ہی کافی ہے غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ ساٹھ  
روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس لیے قدر دان اصحاب ضرور قدر کریں۔ بار بار ایا وقت ہاتھ نہیں لگایا  
قیمت سے بڑھ کر یہ کھٹل استعمال صرف تین روپیہ محصول ڈاک معاف  
فیٹ قیمت کی کمی و نمونہ کے لیے فضول خط و کتابت کریں آپ اپنا اور ہمارا وقت ضائع نہ کریں پتہ صاف خوش خط ہونا چاہیے  
پتہ:- دی کال انڈیا رائل سمرنیم ہاؤس اینڈ مجیکل ورکس نمبر بی فی سہ روز پور خاص شہر بنجا

## خونخیزی! خونخیزی!! خونخیزی!!!

عرصہ سے یہ دیکھتے ہوئے کہ سبیل-دق اور دمہ کھانسی کے مریض ہزاروں کی تعداد میں ہر سال ضائع ہو  
جاتے ہیں اور بہت سے امیر اشخاص بیمار و بیفرہ جاکر محتاج ہونا چاہتے ہیں اگر اس موذی مرض سے معیار  
ہیں ہستے بیمار سے غریب کیا کریں یہ دیکھ کر ایک دوا سویت یا وور نام سے جاری کی ہے  
اور خاص اثر سبیل-دق اور دمہ کھانسی کے مریضوں پر کرتی ہے۔ ہزاروں مریض اچھے ہو رہے ہیں روزانہ  
دوا سے ہورہا ہے اس لئے اسے سبیل دق اور دمہ کھانسی کے مریضوں کو کو خونخیزی سنانی جاتی ہے کہ  
اس سے جلد اس دوا سویت یا وور کو استعمال کر دے یہ حاد واکر کہتا ہے قیمت بہت مناسب ہے  
دبیر ایک آدمی خرید کر فائدہ اٹھا سکتا ہے یا ایکس جو میں خوراک ایک روپیہ چھوٹا بکس بارہ خوراک  
چیون سدھار۔ یہ چورن بڑھتی درد شکم۔ نے۔ متلی کو از حد مفید ہے اور معدہ کے لیے تیرا  
بکسیاں یا کائیں جلد مریض معدہ کو نافع قیمت فی بکس چھ آگے۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ہر خرید نام  
یہ بکس کا پتہ ڈاکٹر ایس بی سہتا بلند سہر۔ یو۔ پی۔ انڈیا۔

سفوف درجن معیار ایک درجن یا پھر روپیہ علاوہ محصول وغیرہ ایک درجن کے خریدار کو محصول ڈاک ایک روپیہ کے علاوہ خرچ ہو گیا معاف۔ ایم جیل اینڈ برادر اس پاک کا بکس ہندی بازار  
پتہ:-



۱۰۰

ایک تانچی ناول  
سٹریٹ آف بلقان

زینودہری ظہور احمد صاحب ششدرگوانوی

محققین کی صنف مفرد

## باب اول

پراسرار دوست  
 سے۔ دہر کا حال جو کچھ ہم اُسے جانتے ہیں  
 گویہ منظر نہیں دلچسپ مگر سیر تو ہے  
 ہمیں سیری اس سرگشتہ پر نہ کہ ایمنر  
 باز پرس نہیں کرنی چاہیے تمہارے  
 سردار جو سیر پر یہ ہے خاص حقوق میاں  
 جس پر مجھے آج رات بس طسرح  
 دھل دینے کی جوت ہوئی۔ کوئی  
 نہ کوئی خاص وجہ مجھے اس قدر  
 جیباک نہا رہی ہے جس سے کہیں  
 تمہارے سردار کے قلوب داخل ہوا۔

مندرجہ بالا الفاظ ایک نوجوان کے منہ سے نکل رہے ہیں  
 جس کی وضع قطع، طبع و دو جیبی بھرت، اور لباس سے  
 اس کے البانوی ہونے کا پتہ چلتا ہے جس کے کانوں میں  
 سنہری چھلے، اس کو کسی کا حادہ بگوش غلام ہونے کا  
 حوالہ دے رہے ہیں یہ نوجوان ایک تاریک اور سیاہ  
 رات کو بارہ بجے کے قریب اپنی ٹیگرو (البانیہ اور دیگر  
 برصغیر کے قبائل کے مشہور و معروف ڈاکو پرستار  
 جو نیز کے علاقہ میں ایک کمرے کے اندر کودا ہے جس کے  
 سے اسے علاج میں سے اونچے روشتندان کو توڑ کر  
 جیلورہستہ کے راستہ حاصل کرنا پڑا اور صدر و بازو سے



- اندھا غل نہیں ہوا۔ اتفاق سے جس کمرے کے روتھنا کو توڑ کر وہ اندر کودا ہے وہاں وہ صلیح حبیب ڈاکو اپنے بیہوش برہمنوں کے ساتھ پہرے پر موجود تھے جنہوں نے کد فوراً ہی بیہوشوں کی نوکیں اب انوی کے سینوں پر رکھا کر بے بس کر دیا۔ اندھا نبی نوجوان نے اپنے آپ کو بے بس دیکھ کر کوئی غصہ نہیں کیا وہ اکثر در بے میاںک البابوئوں کی طرح چند کلندریں تک خاموش رہا جس کو بعد میں درج بالا فقروا سزا دلوں کو مخاطب کر کے کہا۔ نوجوان کے اس جواب پر ڈاکوؤں نے پرتخی نگاہ سے ایک دوسرے کو دیکھا اندھ پر نوجوان کو گہری نگاہ سے کھوڑ پوچھا "تو کد تھی، ہم تمہیں یہ حق حاصل ہے تو بتاؤ کہ ہمارے سردار کا ایک میاںک مہمان ہونیکی صورت میں ہمارے پاس کیا دلیل ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ صدر دروازے سے تم نے اندھا سنے کی اجازت نہیں لی۔

**لوچوان**۔ (جس کی خوشامد اور فریب آنکھوں میں خوشی انسان کی جھلک تھی) تین ماہ کا عرصہ ہوا کہ انٹی نیگرو کی ایک تائیک گلی میں میرے اور تمہارے نقاب پوش سردار کی ایک عجیب طور پر ملاقات ہوئی اور ہم اسی وقت ایک دوسرے کے دوست بن گئے۔ اس نے مجھے اپنے آزاد اور خوشحال تاج میں سے کی دعوت دی جس کو پورا کرنے کے لئے مجھے آج فرصت می ہے۔ میری اپنی طبیعت نے جو ایام طغویت سے گزری ہوئی ہے یوگورائیں کیا کہ پہرے داروں کو رات کی خوشنماک خاموشی میں

تجلیکھن ہوں اور خیریت ثابت کرنے کے لئے پڑا سرا  
جو نیکو دوست اپنے خوفناک روست کی طغانات کے لئے کسی  
پھاگ یا بارہا کا انڈیا نہیں کیا کرتا ایسے راستے سے چلاؤ۔  
اور دلیل میرے پاس سوانے اس کے ارد کوئی نہیں کہ  
استقامت مانٹی نیگیرو، یعنی خیریت قلب میں داخل ہو  
کا دہو نہائے گئے تھے۔

اقتضائے مافیٰ نیکو کے مخفی خیر خرمون سنگرمونوں پہرے داروں کے  
خونخاک برچھے، س کی چھاتی، پے سے جھٹ گئے اور ایک ذوقم  
چھپے ہی ہو گئے۔ تب اُن میں سے ایک نے سو دبا، لیچ میں  
کہا کہ خرمون مہمان چا ائمر، اسب معمول کہیں باہر نہ جاوے  
آپ اب کمرے میں ملکہ پڑاؤ نام کرتے جب سردار اے نکاتو  
طلعن دے دی جائے گی۔

نوجوان۔ میں تہا در چپ چاپ بیٹھے کا عادی نہیں میں  
 جاہنا جوں کا اس آفتاب میں غم میں سے کوئی، بسر کر کر غم میرے  
 دست، کر قلم کی سر کر ایسے کہوں کہ میں غم جو نیزگی زبانی ملو گی  
 بہت ترانہ سمیٹے۔

یہ کمزور جوان نے اپنا پرواہی کے ساتھ اس کمرے میں چاروں  
طرف نظر ڈالی جس میں کائنات اس کو ملے آیا تھا۔ اگرچہ اس کو  
نیکین و جوجیہ چہرے پر خونخواری کی زندہ دلی و سکاڑھٹ ہو جوتھی  
جواہر عمر میں ہر ذریعہ تہ تاہم ایک البانوی نئی گستاخ اور بیباک  
نگاہیں جب کمرے میں چاروں طرف پھرن تو اس میں ایک خاص  
تحسّس کی جھلک بھی تھی۔ وہ پوچھا تھی کہ کوہوں کو خزانہ دلو  
مشتعل ہو کر بھانسنے لگے تھے۔

نوجوان کا انداز انکھ اور بے باکانہ تھا جو لبرانیوں کا مشہور و معروف  
 خاصہ ہے۔ لیکن نوجوان کی ذہنی اور ادا نمٹ بھی موجود تھی۔ اس کے  
 طرز و طریقہ نباوت اور خصوصیات کا نشانہ تھا تاہم وہ ایک کوڑوں کی  
 بے چینی کا باعث ضرور ہوا اور انکھوں، آنکھوں میں ایک عجیب و غریب  
 کے بعد ان کے برعکس ایک نمبر پھر اٹھنے کیلئے تیار ہوئے۔

لیکن نوجوانان نے اہل ان کی حرکات و سکنات پر کوئی توجہ

نہیں دی اور اس کی لاپرواہی ظاہر کرتی تھی کہ باقودہ محلے کی  
اجسیت کو کچھ نہیں سمجھتا یا وہ اہلداد۔ لکھتے البانیوں کی طرح ٹھکڑا  
وہاوت زمانہ سے بے خوف ہے اس نے دیکھا کہ وہ ایک  
عالیشان گولہ لکھتے ہیں بے حسرت دے رہے ہیں ایک رات  
تھاپر نکلتا ہے ہوتا یہ صد درو رس کی طرف جاتا ہوا۔ وہ سر  
راستہ ایک کمرے کی طرف لگتا ہے جس کے دروازے  
کی ایک چتر اٹھار کی طرح چلتی ہے۔ اس کے منہ کے  
منہ دیوار میں آہنی کھونیاں ہیں میں نوادی زنجیر شک  
میں۔ اور ان زنجیر کے ساتھ چار بے نصیب قیدی جکڑے  
ہوئے ہیں ہوس بری کے عالم میں نوجوان کو امداد بھری نگاہوں  
سے دیکھ رہے ہیں ان کے ہر ذرہ چہرہ پر افسردگی کی جھلک  
اور بے بسی کی علامت۔ ان کو کیا بات ہے۔ سرت جہ منظر پیدا کر  
ہی ہیں ان میں سے۔ وہ تو اچھے عمر کے۔ ان میں۔ باس کی  
منہ معنی اس بیلوے بعد ان آدھوں سے ملتی چلتی ہے۔  
میر قیدی ایک نو عمر بچہ جس کی عمر نو دس برس سے دس سال  
ہوئی جس نے ابھرے ہوئے سرخ۔ سفید کال اس کی محنت  
با وضع اور ایک خاص۔ انتہا کمال سے اسے کسی کوٹ یا  
چوٹ کی ادا ہونے کا ارادہ رہا ہے۔ اس کے برابر  
ایک نوجوان جو تن پوش عیسائی لڑکی قید ہے جس کی عمر بیس  
سولہ کے دس سال ہے۔ وہ وہ مدد دے کئی مین ہے اور  
ناو ست کے لئے ٹھکان نہیں کہ ان میں لگا ہوں اور پائیز فساد  
خال کا اہلی نو کو ناظرین کے سامنے پیش کر سکے جس طرح کے  
حسن اس کے صیں ہونے کی شکر کھا رہا ہے۔ اسی طرح جیاد  
قید کی حالت میں نہایت سے غائب پہرہ اس کی محنت  
اور پاکیزہ خیالات کا طلعہ اٹھاتا ہے۔ اس کے لئے حکیم  
گھونگر والے بال جوشاوں پر لکھتے ہوئے ہیں دیکھتے  
دلوں کے جذبات کو بے تاب کرتے ہیں۔ اس کا مصوم  
و بے عیب چہرہ جس پر سادگی برس جی ہے۔ اس کی آہو  
نیم انگلیں جس میں کہ غصہ کی شوقی ہے اس کا سندوں اور

نچرل جس سے بھر پور لگے۔ ایسا ہوا ہم سخت پردہ کار کا ایک محرم  
نوٹ ہے۔ لیکن جب اس کی نرم و نازک ہرٹ میری سفید  
کلیوں میں دلفریب چوڑیوں کی بجائے آہنی زنجیریں نظر آتی  
میں تو دل بندھتے ہوئے بے خبر نہیں ہو سکتا اور زبان یہ ہے  
بیر نہیں رہ سکتی جس شخص سے اس کو قید کیا ہے وہ معلوم  
کس قدر سنگدل اور بے رحم ہے۔ البانی نو جوان اس  
سین کو دیکھ کر بھی مضطرب یا چین نظر نہ آیا جب اس کی نگاہوں  
نے نوجوان بے کو امداد بھری ادھیں دو شیرو کو شریک لگا  
سے ادا کئے لئے انہار سے دیکھا تو اگرچہ اس کی بے آب  
و کشاخ نگاہیں زمین کی طرف جھک گئیں لیکن وجہ واد وضع  
چہرے پر لایندہ ہی کی وہی نشان موجود تھی جو البانی کا۔ نوٹ  
انہار اور ہی طور پر لے جوتا ہے اگرچہ اس سے قیدیوں کے  
ہٹے ہیں۔ جوں سے محسوس کر لیا تھا کہ وہ نہ ہی انہار کر رہا  
لیکن اس کی تکیا دہا ہمت سے پتہ چل گیا کہ وہ نہ ہی لگا ہوتا  
ہے اس نے اپنے نوجوانوں پر کوس۔ البانی کی نگاہیں  
جھک مار رہی تھی پہرے داروں کی طرف اٹھایا جو برصیوں  
سہارا لئے اس سین کو بے یقینی سے دیکھ رہے تھے۔  
نوجوان۔ بچے افسوس ہے کہ غلطی سے میں اس کمرے  
کی طرف آگیا ہوں جو میرے دوست جو نیز کے قید یوں لگا  
تھیں جسے کامیاب ہوا وہ ہے جسے کہ جب تک تمہارا  
سردار اس سے میں ان قیدیوں سے گفتگو کر سکے اور  
بھلاؤں جب کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کو انہیں سونے کی  
ہی اجازت نہیں دی جاتی۔ اور نیز دوست ان کا سخت  
ترین دشمن ہے یہ لکھتے نوجوان نے نیز جواب کا انتظار کئے  
قدم بڑھایا۔  
واوہ راستہ نہ کہ انتہا نامی نیگرو کے سختی ہر حرف  
ہمارے دوستوں کے خاص نشان تھے، لیکن حضرات جہان میں  
افسوس۔ جسے ہم آپ کو قیدیوں کے پاس جانے کی  
اجازت نہ دے نہیں دے سکتے یہ کہ وہ کا یہ مادہ ایک۔۔۔

نوجوان۔ (لاپرواہی سے) ہشت۔ تم جیکو میرے اردوں  
سے نہ رو کو جو میری وضع کے خلاف ہے میں ایک جہان ہوں  
اور میری خواہشات کا پورا کرنا تمہارا فرض ہے۔ تمہارا سردار  
جاننا ہے کہ میں کون ہوں!  
واکوہ نوجوان جب قلعے میں تم کہتے ہو اس میں صرف وہی آسکتے  
ہیں کہ ہمارا سردار جاننا ہو۔ ہمارے لئے یہ ہی کافی ہے کہ  
تم کوئی البانیہ کے آؤ تو غلطی سے ہوا تم نے قلعے میں داخل  
ہونے کا مقصد نشان بنایا ہے لیکن البانیوں کے پاس سردار کو  
علامہ کی کو جاننے کی اجازت نہیں اس لئے ہم بچہ ہیں کہ آپ  
کو کسی کے ساتھ راستہ بتا دیں  
نوجوان۔ نہیں میری پہلی رائے اور نوجوان کو نہیں اس طریقے  
سے رو نہیں کر چاہئے جبکہ میں یقین دلاتا ہوں کہ سردار میرے  
اس رویے پر تم سے کوئی باز پرس نہیں کریگا میں البانوی ہوں  
اور تم جانتے ہو کہ ایک اور نوعیت میں نہیں ہوں۔  
واکوہ۔ نہیں۔۔۔ ہم دو دلیل بھی آپ کو اجازت دینے کے  
لئے تیار ہیں۔  
و نتیجہ میں جن پر کہ نوجوان کی سرسرت اور لاپرواہی کی اطمینان  
بخش شوقی جھلک مار رہی تھی دم دم ہر دوں میں بدل  
گئیں جن پر کہ غصہ ناک شکن پڑنے لگا۔ عمارت نے ہوئے عجیب  
طرح چہرے پر محال پڑنے لگا۔ ایسا معلوم ہونے لگا کہ نوجوان  
ان اٹھارہ اچھے بیٹوں میں سے ہے کہ چاہئے اردوں میں  
کسی کو غصے ہونے کا ہر داشت نہیں کر سکتے۔ اس نے حقارتاً  
طور پر دونوں ڈاکوؤں کی طرف دیکھا اور پھر غصے میں کہا۔  
نوجوان۔ تمہاری دانی ہے کہ ایک البانوی کے یقین دلا  
۔۔۔ پر بھی وہ طریقہ بتا دے جس میں کا میں عادی نہیں۔  
میرا دوست مجھے کس طرح تو فخر کے کا لین انہو لی جوان مگی  
یہ خوب ہے کہ وہ ایسا حکم کو وہ سردوں پر زبردستی ہے۔ میں  
کہتا ہوں کہ بچہ سردار کے لئے تک قیدیوں سے دل ہٹا  
دیا جائے جبکہ تم نہیں چاہتے لیکن میں نے اپنے امداد کو

# مشرق روح انسا

مفتہ آئندہ سے خلیل کے چیرہ نجات ان میں قیمت جواہر اتنا سے مشرق کے جاسٹیک بن کو ملک کے مشہور معون اور ہر دینہ زادیہ ہنرمند تان کے سب سے بڑے اور ایہ صد نادر مفتی افسانہ است عاجل باب دھرت ملاما فرما ذالک صاحب خیر لکنوی - غلام الہی لے

## مصر کی نامراد شاہزادی

کے نام سے ناول کی صورت میں خاص اور صرف خلیل کے لئے جمع فرمایا ہے۔ ناظرین خلیل انتظار رہائیں۔ خیرل خیر

### نرخ نامہ اشتہارات

.....	.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....	.....

فوت۔ بلڈنگ بیٹر میں ہیں فیصدی۔ اندیا بائیکا۔ اور میں ۵۰ سے ۱۰۰ کے ساتھ ہر فیصدی لیکن وہاں ہنگامہ میں بیچ مضمون دس میں چار انگلش عمر میں ہوتی ہیں۔  
فی محراب ایک مرتبہ کے لئے۔ دو مرتبہ کیلئے دس۔ چار مرتبہ کے لئے اسی۔  
مائیل بیچ صفحہ نمبر دس میں ایک بڑی محراب ہوتی ہے۔  
ایک مرتبہ کے لئے دس۔ دو مرتبہ کے لئے دس۔ چار مرتبہ کے لئے ایک صد روپیہ۔  
مائیل بیچ صفحہ نمبر دس میں یا محراب ہوتی ہیں اور پانچ نکوں میں چھٹی ہیں۔ مروت ہلاکوں کے لئے۔  
فی محراب ایک مرتبہ کے لئے دس۔ دو مرتبہ کے لئے دس۔ چار مرتبہ کے لئے دس۔  
اگر مرقومہ الا نزل میں آئی کا خیال ہو اور پوری قیمت دس سالی فراسے لے لیں تو خط و کتابت کی تکلیف نہ فرمائیں۔

ترسل رکام  
پتہ

ایم خلیل خیرل خیرل ہفتہ وار خلیل پانچ کا بلڈنگ بھنڈی بازار بمبئی نمبر

ہو کر کوس گا۔ یہ کہہ کر چٹیلے واکٹر نے جو ان کے ایک کو ایک ہاتھ کے ساتھ تھوڑا کر دوسرے کو دوسرے ہاتھ کے ساتھ ایک زبردست ملاوہ جو ناخامیہ مانت تھا وہ دونوں اپنی اپنی پشت دیواروں کے ساتھ ٹکرا کر بنگلانہ فرس پر گر پڑے۔ ان کے سر پر بچے ہاتھوں سے انک جا پڑے۔ تیرہ۔ سا۔ اسے بغیر کسی کاوت کے صاف نہا اور وہ آہستہ آہستہ قید ہو گیا۔ ماما بچہ چلا گیا۔ وہ قید خانہ کی دہلیز میں پہنچا تو ۲۱۔ نے پلٹ کر دیکھا کہ بقیہ بھن کیسا کر رہے ہیں جب کہ دونوں ہاتھ پر کھڑے ہو گئے تھے اور جوابی جھگڑنے کے لئے آنکھوں آنکھوں میں تھوہ کر چکے تھے۔ مروت کے ساتھ ملاوہ ہونے۔

(باقی آئندہ)

### شرت قیمت اخبار ہفتہ وار خلیل یکم فروری ۱۹۲۹ء تک

مالک فرسے سالانہ ..... ملے ..... ہندوستان سنی آرڈر  
ہندوستان سنی آرڈر ..... ملے ..... ہندوستان سنی آرڈر  
نی پر سپار  
فوت۔ یہ دس خزانوں سے یہ صاحب ہے کہ آئندہ  
چل کر وہ خلیل کی قیمت کچھ بھی کھوں نہ ہو جائے گا  
بیشہ سالانہ قیمت سے ہر فی جاتی ہمارے ہر دس  
رہا رہی اگر مائیل تو یکم فروری تک دس ہندوستان سنی آرڈر  
معاہت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

### یکم فروری ۱۹۲۹ء کے بعد

مالک ہفتہ وار سالانہ ..... ملے ..... ہندوستان سنی آرڈر  
ہندوستان سنی آرڈر ..... ملے ..... ہندوستان سنی آرڈر  
نی پر سپار  
فوت۔ یہ دس خزانوں سے یہ صاحب ہے کہ آئندہ  
چل کر وہ خلیل کی قیمت کچھ بھی کھوں نہ ہو جائے گا  
بیشہ سالانہ قیمت سے ہر فی جاتی ہمارے ہر دس  
رہا رہی اگر مائیل تو یکم فروری تک دس ہندوستان سنی آرڈر  
معاہت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

# باب النظم

## عزل

از جناب مولانا مرزا فدا علی صاحب خیر لکھنوی

نہ کرتا ضبط غم تو آپ کا ناشاد کیسا کرتا  
نہ ہوتی آہ میں تاخیر تو مسر یاو کیسا کرتا  
وہ بچوں کی جوانی، وہ فراغتِ ایشیائے کی  
نفس بے میکرانِ راضوں کو یاد کیسا کرتا  
بچے سبھی ادا اُس نے غافل کی شکایت پر  
جیاتی تمہارے، ترسے، میں یاد کیسا کرتا  
نکتہ جان کے چھوڑا ہے مجھ کو جس والو  
مقیہ پر شک یہ کو کوئی صیب او کیسا کرتا  
بنادی مبینہ، ہر گھرا ہمایا، محبت، سنے  
دل نہ ایک، اشتیاق، سنسناؤں، فریاد کیسا کرتا  
غضب کا من غم ہے اس کا پیوستہ بازو پر  
وہ ہم سے ناتواںوں پر بھلا میدا کیسا کرتا  
رباں پاک بے رہی تا عمر خودا کی خبیث کی  
سی کے سلسلے میں شکوہ سید، کیسا کرتا  
سائب کی فریاد کی ہے دوزخ، نہ کافی میں  
خوشی کی آ، رو میرا دل، ناشاد کیسا کرتا  
دل، قیاب پر قابو، نہ بس ان کی طبیعت پر  
لعل، فوس ملنے کے سونا شاد، کیا کرتا  
چنے جانا تھا ہم کو آپ اپنا نامہ بر بن کے  
نہ جانے کیوں کیا تھا یا دوہرا شاد کیسا کرتا  
بھت چھا چو خیر کو ہم لائے نہ محفل میں  
خدا جانے یہاں وہ خاں بر باد کیا کرتا

## عزل

از جناب اشیر الدین صاحب شرقی بجنوری

نہیں میں کچھ بھی نہ تھا جو پچھ کہ دردِ غم میں ہوتا  
نہیں میں کچھ بھی نہ تھا جو پچھ کہ دردِ غم میں ہوتا  
یعنی فردوسِ خیالِ ناکل پر غم میں ہوتا  
یعنی فردوسِ خیالِ ناکل پر غم میں ہوتا  
ریزہ، اماں ہی شامل، نگہ مریہم میں ہوتا  
ریزہ، اماں ہی شامل، نگہ مریہم میں ہوتا  
کیا قیامت کا اثر، ک قطرہ شبنم میں ہوتا  
کیا قیامت کا اثر، ک قطرہ شبنم میں ہوتا  
سو گوارد، دل ہوں مجلسِ ماتم میں ہوتا  
سو گوارد، دل ہوں مجلسِ ماتم میں ہوتا  
آج بحرِ غم کا طوفان دیدہ، پر غم میں ہوتا  
آج بحرِ غم کا طوفان دیدہ، پر غم میں ہوتا  
دوق، عہدِ جاں، ب، فطرت، آہ میں ہوتا  
دوق، عہدِ جاں، ب، فطرت، آہ میں ہوتا  
کون، اسودا خیالِ غمتی، میرہم میں ہوتا  
کون، اسودا خیالِ غمتی، میرہم میں ہوتا  
مستتر نظم، میراں لغات، زید و میر میں ہوتا  
مستتر نظم، میراں لغات، زید و میر میں ہوتا  
مجھ پر پوشیدہ تھا عالمِ ادب میں عالم میں ہوتا  
مجھ پر پوشیدہ تھا عالمِ ادب میں عالم میں ہوتا  
آستان میں ہے شہزادہ، عمدہ گاہ تدریس میں  
آستان میں ہے شہزادہ، عمدہ گاہ تدریس میں  
س غزل میں وہ سب کچھ ہے جو جاں ہم میں ہوتا  
س غزل میں وہ سب کچھ ہے جو جاں ہم میں ہوتا

## عزل

از جناب ماسٹرہ سبط صاحب بولانی

اور ہوتی باعثِ عزت وہ، سوانی بکھے  
اور ہوتی باعثِ عزت وہ، سوانی بکھے  
بے خودی میں بھی ہے یہ تپاس، ملتی بکھے  
بے خودی میں بھی ہے یہ تپاس، ملتی بکھے  
یوں اٹھے پردہ دہلی کا توڑی، آئے نظر  
یوں اٹھے پردہ دہلی کا توڑی، آئے نظر  
اب یہ مجھے پوچھے ہیں کیوں تیریاں مل گئے  
اب یہ مجھے پوچھے ہیں کیوں تیریاں مل گئے  
ہ قدم پر وشتِ دشت میں مراد، حال ہے  
ہ قدم پر وشتِ دشت میں مراد، حال ہے  
منع کرتے ہو جو مجھ سے کو مبارک حج سے  
منع کرتے ہو جو مجھ سے کو مبارک حج سے  
چھوڑ کر عشقِ تباں خود، میں الفت کر  
چھوڑ کر عشقِ تباں خود، میں الفت کر  
پردہ دوری سے دستِ تصور سے اٹھا  
پردہ دوری سے دستِ تصور سے اٹھا  
اتنا کھل کر جان وبری باسطاؤں سے ماسٹرنے  
اتنا کھل کر جان وبری باسطاؤں سے ماسٹرنے  
وکیجناب آپ کا نام ہے، چھائی مجھے۔  
وکیجناب آپ کا نام ہے، چھائی مجھے۔

## روغن بادام مرکب

یہ کاہو۔ کدو اور باداموں کا غلغلہ اور اصلی تیل ہے۔ صرف اس میں تھوڑی سی مقدار  
یہ کاہو۔ کدو اور باداموں کا غلغلہ اور اصلی تیل ہے۔ صرف اس میں تھوڑی سی مقدار  
سے ایسے اجزا شامل کئے گئے ہیں جس سے یہ تیل نوزیدہ دار ہو جانے کے علاوہ بچہ  
سے ایسے اجزا شامل کئے گئے ہیں جس سے یہ تیل نوزیدہ دار ہو جانے کے علاوہ بچہ  
قوی، المفصل اور سرریع التاثر ہو گیا ہے۔  
قوی، المفصل اور سرریع التاثر ہو گیا ہے۔  
اٹھواغ کی فشتی اور کدو کی۔ در و سرد دران سر۔ بالوں کی جڑوں کی دکھن۔ آنکھوں کی  
اٹھواغ کی فشتی اور کدو کی۔ در و سرد دران سر۔ بالوں کی جڑوں کی دکھن۔ آنکھوں کی  
گرائی۔ اور بخوابی کی شکایت اس کے پھلے ہی دن کے استعمال سے کافور ہو جاتی ہے۔  
گرائی۔ اور بخوابی کی شکایت اس کے پھلے ہی دن کے استعمال سے کافور ہو جاتی ہے۔  
چنا چر مر پر ملتے ملتے اس کے مفید اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں اور مدتوں سے رات کو  
چنا چر مر پر ملتے ملتے اس کے مفید اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں اور مدتوں سے رات کو  
جاگنے والا بے قرار شخص ایسی راحت افزا اور فرحت خیز نیند میں مست اور بے خبر ہو کر  
جاگنے والا بے قرار شخص ایسی راحت افزا اور فرحت خیز نیند میں مست اور بے خبر ہو کر  
سو جاتا ہے کہ وہ رات کے غیر معلوم طریقے سے محفلت کے۔ ساتھ ختم ہو جانے پر پریت  
سو جاتا ہے کہ وہ رات کے غیر معلوم طریقے سے محفلت کے۔ ساتھ ختم ہو جانے پر پریت  
اور غیر معمولی فائدہ محسوس کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی غیر نصف دین شیشے۔ ایک دین و دو  
اور غیر معمولی فائدہ محسوس کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی غیر نصف دین شیشے۔ ایک دین و دو  
علاوہ محصول و خرچہ کیلنگ وغیرہ۔  
علاوہ محصول و خرچہ کیلنگ وغیرہ۔  
ایک خلیل ایندرا در سر اچھے تیل بازا۔ پانچواں ناک مینٹی نمبر  
ایک خلیل ایندرا در سر اچھے تیل بازا۔ پانچواں ناک مینٹی نمبر

(از خلیل و اماسٹ)

قابل نوبہ حکیم صاحبان

**رنگ ظرافت** : حضرت اور مذاق و لطافت علی میو یکا ادنی ثبوت یہ کہ کمرہ ساز کے  
 تالیف غریب خدا دہ رخ گنبد میں سناخ ہو چکا جو قیامت اس  
 حاکم طریقہ استعمال آ کر شکایت قوی ہوں تو تیسرے روز وہ فقیر ایک تہ استغاثان کو سینا ملی چکا  
 قبیل فی قبس مں کہ جس یاس نور آن ہو گی ایک رو عین علاوہ حصول وغیرہ۔

اس کے علاوہ مرزا ابوالفتح محمد بن گلستان درویشوں کا کلمہ آموزہ دو دریاؤں کے درمیان میں حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے لکھا گیا ہے۔



## پانچ سو روپیہ کا نقد انعام

یہ خلیل کا پہلا سالانہ انعام ہے جو مندرجہ ذیل فروری ۱۹۲۹ء کو ۲۲ اشخاص میں سب تقسیم ذیل تقسیم کیا جائے گا۔  
اور اس کے بعد خدا کے فضل و کرم سے تقسیم انعامات کا سلسلہ مسلسل جاری رہے گا۔

پہلا انعام ایک صد روپیہ۔ دوسرا انعام پچتر روپیہ۔ تیسرا انعام پچاس روپیہ۔ باقی چھ بیس روپیہ کے دو۔ بیس میں دو روپیہ کے چار۔ دس دس روپیہ کے سات۔ اور پانچ پانچ روپیہ کے سولہ انعام تقسیم ہوں گے۔

انعامی کو کس کو فریب دینا چاہیے۔

سوال اگر مر قورہ بالا انعامی سوال کا سو سو جواب قواعد تقسیم انعامات کے مطابق نہ ہو گا تو شریک انعام نہ کیا جائے گا۔

## قواعد تقسیم انعامات

نمبر ۱۔ ہر سالانہ۔ ماہانہ۔ اور ہفتہ وار انعام کے محقق ذیل کے لوگ ہوں گے۔ اور اپنی میں تقسیم کیا جائے گا۔

(الف) جو سوال متعلقہ انعام کا مختصر جواب لکھینگے۔

(ب) جواب کے ہمراہ ٹکٹ مسئلہ سوال انعامی ارسال کریں گے۔

(ج) ہمارے اخبار کا مطالعہ کرنے والے ہونگے لیکن اخبار سے کوئی تعلق نہ رکھتے ہوں گے۔

نمبر ۲۔ ایک نفاذ میں ایک ہی شخص ایک سوال کے چند جواب موافق ٹکٹ یا ایک سے زیادہ اشخاص اپنے اپنے جوابات موافق ٹکٹ ارسال کر سکتے ہیں۔

نمبر ۳۔ ایک سوال کے جتنے جواب لکھے جائیں اتنے ہی ہر جواب کے ساتھ ملحدہ ملحدہ ٹکٹ ہونی لازمی ہیں جس ایک انعامی ٹکٹ کے ہمراہ ایک سے زیادہ جواب ہونگے وہ ٹکٹ کینسل کر دیا جائے گا۔

نمبر ۴۔ ہر طرح سے فریاداران و ناظرین خلیل کی دقتیں ہر مسئلہ اور غیر متعلق اسی طرح انعامی ٹکٹوں کی بھی دقتیں ہیں۔ ہر ماہ منت اور ادنیٰ فری۔

(الف) ہر ماہ منت ٹکٹ صرف مستقل خریداروں کے لئے ہیں جن کو غیر مستقل خریدار ہتھال نہیں کر سکتا اور ادنیٰ ٹکٹ غیر مستقل خریداروں کے لئے ہیں لیکن اگر ضرورت پڑے تو ادنیٰ ٹکٹ کو مستقل خریدار بھی استعمال کر سکتا ہے۔

(ب) چونکہ مستقل خریداروں کے ساتھ خاص رعایت منظور ہے اس لئے ہر ماہ منت ٹکٹوں کی قیمت ادنیٰ ٹکٹوں سے کم رکھی گئی ہے۔

سالانہ اور ماہانہ ہر ماہ منت ٹکٹ ..... فی ٹکٹ ۴۰۰۰۰۰

جو سالانہ اور ماہانہ ہر ماہ منت کی شرکت میں کام ویتا جو ..... فی ٹکٹ ۴۰۰۰۰۰

ہفتہ وار۔ ہر ماہ منت ٹکٹ ..... فی ٹکٹ ۱۰۰۰۰۰

جو ہر ہفتہ وار انعام میں شریک کیا جاتا ہے ..... فی ٹکٹ ۱۰۰۰۰۰

سالانہ اور ماہانہ ادنیٰ ٹکٹ ..... فی ٹکٹ ۵۰۰۰۰۰

..... فی ٹکٹ ۵۰۰۰۰۰

..... فی ٹکٹ ۵۰۰۰۰۰

## معذرت۔ شکریہ اور گزارش

### (از ایم خلیل جنرل منیجر)

خلیل جنرل منیجر کی بنا پر حسب وعدہ شایع ہونے کا ادون کے بیکار اظہار میں خلیل کے قیمتی صفحات ضائع کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا مختصر یہ ہے کہ اس میں ماسوا نقصان بنامی اور تفصیل اوقات کے فرم کا کوئی فائدہ نہ تھا اب اس کو تلف و تار انکھو فراموش کر دیجئے یہی سبب ہوئے جس سے خلیل قیمت شایع ہو چکا اور نہ ایسا کون شخص ہے جو عزت اور منافع کی آرزو نہ رکھتا ہو۔

### شکریہ

اب میں ان حضرات کا جنہوں نے اشتہار کے افانے بچے جتنے بھی اور خلیل کی ستر فریلوچرل سے شکر گزار ہوں انہیں کے بروقت شایع ہونے سے ادنیٰ جو جتنے بھی اخبار برداشت کرنا پڑی ان کے لئے بعد ادب معافی چاہتا ہوں۔

### گزارش

اس کے بعد میں ناظرین خلیل سے عرض کروں گا کہ اپنے خلیل کی بہت کو پوری طور محسوس فرما رہے ہیں ان کے کوئی الامکان اور کریں اور مجھے مزید شکریہ کا موقع دیں۔ اپنے فرائض کی ادائیگی کے متعلق میں ناظرین خلیل کا اطمینان دلانا چاہوں کہ اگر خدا کی برکت و برکت فضل شامل حل رہا تو آپ خلیل کو ہر وقت پہلے سے بہتر بنائیں اور مستقبل قریب میں آپ کا خلیل تمام دنیا کے انباروں سے بہتر ملے گا جو کام میں سے میرے ہر سبب کی آمدنی و تصدیق و توفیق بالاد۔

### تقسیم انعامات

تقسیم انعامات کو اس میں اگرچہ کام غلطی اب یقین کی حکمت ہو چکی ہے لیکن میں ناظرین کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں کہ میں نے جتنے ناظرین خلیل جتنے وعدہ کیا ہے میں اور آئندہ کروں گا وہ سب خدا کو فضل و کرم سے پایا جائے گا اور دنیا کی ترقی ہو کر جائے گا اور ایک کبھی کسی کی شکایت کا تو نہیں بیگا البتہ یہ طوطی کہ کام تباہی میں ہو کر تعلق و تعلق کر کے تدریج پر ہی پختہ ہو چکا ہے جیسا کہ اس میں استعمال اور تعلق سے پتہ چلتا ہے

تقسیم انعامات کو اس میں اگرچہ کام غلطی اب یقین کی حکمت ہو چکی ہے لیکن میں ناظرین کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں کہ میں نے جتنے ناظرین خلیل جتنے وعدہ کیا ہے میں اور آئندہ کروں گا وہ سب خدا کو فضل و کرم سے پایا جائے گا اور دنیا کی ترقی ہو کر جائے گا اور ایک کبھی کسی کی شکایت کا تو نہیں بیگا البتہ یہ طوطی کہ کام تباہی میں ہو کر تعلق و تعلق کر کے تدریج پر ہی پختہ ہو چکا ہے جیسا کہ اس میں استعمال اور تعلق سے پتہ چلتا ہے

اخبار "وادی النیل" بند کردیا گیا  
حکومت مصر کا شدید

اس پر نشانہ مصر کی ذات پر مل کر دے مقالات شائع کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

۲۲ فروری ۱۹۲۹ء کو یافیس نازکیوں کی شاندار عائنش ہو گئی  
 ہو اس میں نازکیوں کی تمام قسمیں کھج جائیگی۔

گزشتہ سہ ماہی کے ایک بازار میں ٹانگ ٹیجی ہوئی ایک عورت  
 سے سناؤ دوام مل گئے پولیس اور فائر بریگیڈ سے اب بہشت  
 والوں نے آگ پر خشک قادیایا۔

ماہ سیزیم کم جنوری، پال لیمکا ناچی جہانزیراگ لگ کئی نفعی  
اندوختی سازد سامان سب مل گیا صرف ایک حصہ بچا  
آگ لگنے کا سبب هنوز معلوم نہیں ہوا۔

وہابیوں کو چپا کر دیا گیا

ابن سہو اور فیصل میں نزاع

ابن سعود کی دھمکیاں اور اعلان چڑھا

جبریں موصول ہو رہی ہیں کیا جانتے کہ ابن سعود نے مؤثر مذاکرات کیے ہیں۔ مطابق ہمسایہ عربی علاقوں کے قبائل پر جبار کا املا کر دیا ہے اور ساتھ ہی مشرقی عرب کے قبائل کو دھمکیاں بھی دی ہیں ایمر عبداللہ و ملا مشرقی اردن اور بطلانوی متوحد متینہ عمان اور کیمانی سپر افواج مشرقی اردن پانچ ٹورنل میں سو لوازمات کے جنوب کی طرف دوڑ گئے ہیں۔

اور وہاں سے شرق کی طرف جانے والے ہیں خیال ہے کہ اس سفر کو مذکور ہتھولیں ہاک فبروں سے نفع ہے

آستانہ ۱۹ نومبر المانی مسطیر مستقینہ ترکیہ کو برنس طلب کیا گیا ہے  
 توقع ہے کہ وہ یکم دسمبر تک وہاں پہنچ جائیں گے۔

میردت ۱۰ نومبر تمام فرقو کے عیسائی مہرین مذہبی امتیازاً  
منسوخ کرنے پر جنہیں عفو ملے علیہ ایک قانونی احوال شخصی نافذ

## افغانستان کے حالات

## ایران کی دہریت پسندی

یقین سے علماء شہر بدر کو دیکھ گئے

ملک معظموں کی عدالت

جرمنی میں پچاس ہزار بحری مزدوروں کی تالی  
برلن ۳ دسمبر: شمالی اوبیکو مائیک کی ہندو گاہوں  
اور مزدوروں نے سرکاری حکام کو قید خانے کے باہر لٹا کر دیا۔

خبریں یہ ہیں کہ جس کے لئے مسلمان کے آئندہ منہ میں میز  
اگرچہ ہم کوشش کریں گے کہ اس سے خلیں کا برہم! اعتبار و امین

وہ فراموش ہو کر اٹھ بیٹھا کہ وہ پر ہرگز نہ ہے : یہ میں ہی سوچ رہا تھا  
 اگر دیکھا جائے گا تو اس کے لئے جو کچھ میں نے کیا ہے وہ بڑا  
 کمزور ہے ۔ دو ماہ پہلے ہی تھوڑی سی تاریخ سے ایک دن قبل ہی میری زندگی

ہندوستان  
کلکتہ کے اجتماعات

خند و ستان کے انتقامات کا نہ جانک کوئی خوشگوار نتیجہ  
 نکلا ہے اور نہ ہی اس وقت تک کسی بہتر نتیجہ کی امید کی جا سکتی  
 ہے جب تک واقعوں میں ہر ایک دور کے ساتھ خود غرضی  
 سے بھری ہوئی فطرتی چالیں چلیاں چھڑ دیں۔

اب دیکھایا ہے کہ لکھتے کیا یا بقاء حکومت سے زیادہ  
مہم نہ لایا جا رہا ہے برسر اقتدار اور آزاد اقوام کو پھر محمد  
ابن قتیبہؒ کا کیا موقع دیتا ہے یہ اس کا نتیجہ اُن کی اُمید  
خداوندی غور و فکر پر مبنی ہے

## سائپور سولینسی کی صاحبزادی

مداس کچھ ہندی مسانوہ سولہوی کی سب سے بڑی ملواری  
اپنے ایسی کاٹک اور دیگر نفعائے ہمارے آج صبح میان پختہ  
فری پورس کے پتہ سے آپ نے یہاں کیا کٹا کٹا کر کے  
میں یہاں ہوائی سے جاری خلطہ رات جس نیاں سرگرمی کا  
کیا کٹا کٹا کر کے ہوائی سے بھی جاری خلطہ رات کی کیا  
جہاز میں سواری کر کے کٹا کٹا کر کے گئی۔

ریاست وکن میں افغانستان کے لہو دما

[illegible]

شدنی کا مزہ

ابہ بدو و ضلع سب سے برحق گذشتہ اور اکثر برحق ایک بدت جی نے  
ایک ہر ایک کو جو وہ اس سال سے ایک ہند کے ساتھ تھی اور  
جو وہ بدو کو بدت بھی سے تھی شہ کیا اب دیوی کے : یہیں  
اُس کے تہہ کا شہ پہنچا اُنکی بدو نے نہیں اذات کیا اور  
پھر اُن کے بدو نے اُن کے بدو کو بدت بھی سے تھی شہ کیا اب دیوی کے : یہیں

سے پیٹتے چائے تھے وہوں نے پروا کی بھی شدھی کوئی تھی  
 پچاس بد پریموں ہوئے مزاج ٹھکانے کف کو نہ ہی کوئی لالہ ہو چکے۔  
 افغانستان کا شہزادہ فرار ہو گیا  
 گرفتاری پر انعام

۳ جنوری - شاہی خاندان افغانستان کے کچھ لوگوں والے ایوینو پر  
 بمباری ہوئی۔ انٹرنیٹ پر ویڈیو تھی اور بین سے ایک صاحب مسمی سردار  
 محمد خاں جو موجودہ شاہ افغانستان کی چھٹی زینت میں چلے جاتے ہیں  
 اور بہر کچھ عمر بیکار کا اطلاع سے بڑا آزاد ہے غائب ہو گئے ہیں  
 عام خیال ہے کہ وہ مرد کو عبور کر کے برسرِ پائیدار بن جائیں گے  
 جس میں سے ایک بیشتر کو ان کی تخیل بھی ہے حکومت نے انہیں  
 اس طرح گرفتار کر دینے والے سب سے معقول انعام بھی تو دیکھتے

## ریل گاڑیاں لڑکیں

ہم آدمی زخمی ہوئے

۱۴۰۰ھ کی سیاحت میں پیر پور سے تشریف لے کر آئے تھے۔ پیر پور سے تشریف لے کر آئے تھے۔ پیر پور سے تشریف لے کر آئے تھے۔

ناگپور میں بادشاہ کیلئے دعا

ناپو سیریز کی جیسے ملا کر اس میں دھوئی بارانہ نے ایک جیلر کر کے ملک  
مظفر کی محنت دی گئی ہے دماغی اور فزیکل کو کہاں کہاں یاد دلا دے  
پایا کہ یہ کتاب کا نظم جو اس طرح سے تدوین نہ ہو جائے ملاحظہ  
فرمائی۔ مستور الملک - پٹنہ

## لاہور میں گرفتاریاں

مسٹر سائیدو ایس۔ اسٹیٹ سپرٹنڈنٹ پولیس اور شی عین محلہ

ہندو کا نسب کے قتل کے سلسلے میں پہلی گھڑی بائیس  
گرتا۔ یاں مل میں اچکی لہجہ میں سے دو سلاں اور قبیلہ  
ہندو افراد میں عدالت کے کچھ کو فائیت پر چھوڑ دیا باقی کے  
معلق سہولت زبرد ہے مزید کرتا۔ یوں کا جنور و قتل  
ہے توجہ کیا کوئی خاص اشار نہیں جہاں یوں نہایت مرگزی و  
مصرعہ تفسیر کی تحقیق ہے ۔

## مفتی ہائی

مل مزدور کے محنت و تپش کی دھکیلا

قتل کے سلسلہ میں چار سو گرفتاریاں  
 لیبر لیڈ، ویس، انقلاب اور مزدوروں کی مختلف یونینیں جو تین  
 بائیں بازو فسادات اور بے چارے تین چھاپہ کاروں کی سربراہی  
 لیبر لیڈ پر پول مزدوروں نے حملہ کر دیا جو مذہبی رہے اور ایک  
 ہندو مولیٰ کی گناہ دیکر ٹھیک لالہ اچانک پاس کیا۔

جہ کو پونے تیس بیس ساڑھے دو تھائی مزدوری کے مسئلہ پر مینجسٹرل کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی اور تین ساڑھے چھلانے والوں نیز سونے کانے کے آٹے کے والوں کو بھی قتل کی دھمکی دی گئی۔

سٹریٹ بازو کی گرفتاریاں

بہنی پولیس کی اس کم کی مرکزیاں راتیں ستاتی ہیں چنانچہ  
شکل کی رات کو شیخ حسین سسرٹ بھی میں ڈوئیر پر پولیس نے  
ایسے کی درکان پر پوریش رستے بلعون سے جو کھیلے گا  
۲۶ آدمی گرفتار کئے۔

اس کے متعلق ہم آئندہ مفصل طور پر لکھیں گے۔

بہی کی منڈی

رونی

مارواری بازار سیوری

بجائے ۱۰۰۰ روپے دسمبر ۱۹۶۲ء میں دسمبر ۱۹۶۳ء میں ۱۰۰۰ روپے دسمبر ۱۹۶۳ء میں ۱۰۰۰ روپے

[illegible]

اور ۳۹ رجب میں

ادوات الحياطة من خيوط ابر  
والخياطون في كل بلد

١٥٠

محمد جمیل الرحمن پرنس نے خافت پرنس بھی عثمانی چاہا اور یہ خلیفہ سلطان نے فرما ملائکہ صفائی از اسباب

# ناظرین خلیل کے لیے ہماری حسد

بہن (بہن کی تشریف آوری)

بہن تشریف لانے والے دن ات کو اندازہ سے زیادہ روپیہ خرچ کرنے کے باوجود بھی وہ آرام نہیں ملتا کہ جس کی کم از کم قیام صحت کے لیے ایک مسافر کو ضرورت ہوتی ہے۔ رہی دوسری مشکلات اور تکالیف سو ان سے وہ حضرات بخوبی واقف ہیں جو کبھی بہن تشریف لا چکے ہیں۔ اس لیے اس کے متعلق ہم نے ناظرین خلیل کے لیے یہ انتظام کیا ہے کہ وہ حضرات ہماری معرفت بہن تشریف لائیں گے ہم اپنی پوری ذمہ داری کے ساتھ ان کے قیام و طعام کا انتظام ان کی مرضی اور خواہش کے مطابق کریں گے پھر ان کو کسی قسم کی تکلیف ہوگی نہ شکایت کا موقع ملے گا اور نہ ہی اندازہ سے زیادہ روپیہ خرچ ہو سکے گا۔ لہذا آپ ہماری معرفت بہن تشریف لانا چاہتے ہیں تو دفتر کو حسب ذیل امور سے دو ہفتہ یا کم از کم ایک ہفتہ قبل آگاہی بخشنے کی ضرورت ہے۔

(۱) غرض تشریف آوری کیا ہو اور کتنے روز قیام فرمائیں گا اور (۲) تنہا تشریف لارہے ہیں یا سب کتنے آدمی ہیں۔

(۳) پورے قیام میں یا روزانہ قیام و طعام پر آپ اوسطاً کتنا خرچ (۴) قیام بہن کے بعد آپ کہاں تشریف لے جائیں گے اور کتنا خرچ کرنا چاہتے ہیں اور اس خرچ سے قیام و طعام میں کیا کیا چاہتے ہیں۔

لیے آپ ہم سے کیا خدمت لیں گے۔

اگر ان کے علاوہ اور کوئی خاص امر ہو تو اس سے بھی مطلع کیجئے اور نوازش نامہ کے ہمراہ پانچ آنے کے ٹکٹ ارسال فرمائیے تاکہ ان کے لیے جو مناسب انتظام کیا جائے اس سے آپ کو مطلع کر دیا جائے۔ اور اگر اس کے بعد کسی مزید ہتھکڑی کی ضرورت ہو تو صرف جو یہ ٹکٹ ارسال کر دینا کافی ہوگا۔

نوٹ: غرض تشریف آوری معلوم کرنے سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کے قیام کا انتظام آپ کے کاروبار سے متعلق جگہ کے قریب کیا جاسکے۔

## (طبی مشورہ)

اس شعبہ کو بہن کے مشہور و معروف ہر دل عزیز اور حضرت مسیح الملک حکیم حافظ محمد جل خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں عظیم دہلی کے مایہ ناز و افتخار شاگرد ویرینہ رفیق اور پرنسپل سکرٹری عالی جناب حکیم رشید احمد خاں صاحب دام اقبال کی سرپرستگی حاصل ہے۔ لہذا ابتداء سے لیکر اس وقت تک مختصر کیفیات مرض و سمالجات اور مرض کی عمر و موجودہ حالت لکھ کر اس کے ہمراہ پانچ آنے کے ٹکٹ ارسال فرمائیے نیز یہ بھی لکھ کر آپ کے یہاں ادویات کے طے میں کیا کیا مشکلات ہیں یا نہ نسخہ جو نیز وقت ان کا لکھا جائے۔

نوٹ: اگر مناسب سمجھا گیا تو نسخہ کے ہمراہ کوئی تعویذ یا نقش اور کوئی وظیفہ یا آم بھی درکار کرنے کے لیے بھیجا جائے۔

## (آپ کے خادم)

(ایم۔ خلیل اینڈ برادرز) پانچ کا بلڈنگ پہلا مالا بھنڈی بازار بمبئی نمبر ۹





M. Khalil G. Manager



H. H. Nawab Sahib of Bhopal



M. Qadir Mohiuddin.



A Jagirdar of Bhopal







